نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

رسالہ محراب و منبر کے شر انگیز پراپیگنڈا کے جواب میں

معرکۃ الآرا کتاب

(حصہ اوّل)

سیفِ نوشاہی

برگردن

خاک نشین شکریلیائی

تصنیف

ابوالاویس پیر سیّد کوثر حسین شاہ سیّد قادری نوشاہی

الناشر: بزمِ نوشاہیہ قادریہ آرملے لیڈز 12 ویسٹ یارک شائر انگلینڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

نورِ خُدا ہے کُفر کی حرکت پہ خندہ زن   پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

رسالہ محراب و منبر کے شر انگیز پراپیگنڈا کے جواب میں

معرکۃ الآرا کتاب

سیفِ نوشاہی (حصّہ اوّل)

بر گردن

خاک نشین شکریلیائی

تصنیف

ابوالاویس پیر سیّد کوثر حسین شاہ سیّد نوشاہی قادری

الناشر: بزمِ نوشاہیہ قادریہ آر ملے لیڈز ۱۲ ویسٹ یارک شائیر انگلینڈ

marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب............ سیف نوشاہی برگردن خاک نشین شکریلیائی حصہ اوّل

مولف............... ابوالاویس پیر سیّد کوثر حسین شاہ سیّد نوشاہی قادری

سال تصنیف...............9 مئی 2009ء

سال اشاعت............... جون 2009ء

تعداد...............................ایک ہزار

ہدیہ ....دس پونڈ

الناشر: بزم نوشاہیہ قادریہ آرملے لیڈز ویسٹ یارکشائیر انگلینڈ

ملنے کا پتہ:

Noshahi Academy

Armley, Leeds

West Yorkshire

England United Kingdom

Moblie: +44 07879251053

Email- sk.shah@hotmail.co.uk

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
١	**انتساب۔**	11
٢	**آغازِ سخن۔**	12
٣	کارِ مومن فی سبیل اللہ جہاد☆ کارِ مُلّا فی سبیل اللہ فساد	25
۴	بابِ اوّل	29
۵	حضرت پیر سیّد خانعالم شاہ نوشاہی کی پنڈ عزیز آمد	30
٦	خواجگان شکریلہ کی کارکردگی	32
۷	وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (1) اور اُسکا جواب	33
٨	ثبوت درنسب سخی سلیمان نوری قادری بھلوالی	37
٩	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (2) اور اُسکا جواب	39
١٠	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (3) اور اُسکا جواب	40
١١	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (4) اور اُسکا جواب	44
١٢	ـــــــ نمبر (5) ـــــــ	47
١٣	ـــــــ نمبر (6) ـــــــ	50

marfat.com

۱۴	---------نمبر(7) ----------	53
۱۵	ایک گلہری اور طوطے کا قصہ۔	62
۱۶	وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر(8)اور اُسکا جواب۔	64
۱۷	پیر سیّد معروف حسین شاہ عارفؔ نوشاہی کی دینی اور قومی خدمات۔	65
۱۸	پیر سیّد عارفؔ نوشاہی ورلڈ اسلامک مشن اور اسلامک مشنری کالج کا قیام	68
۱۹	اشاعتی خدمات اور کتب خانے	70
۲۰	غیر مسلموں کا قبولِ اسلام	71
۲۱	خدمات برقیہ پر مشتمل ایک رباعی	74
۲۲	ملاں خاک نشین کے کارنامے۔ (ختم شد باب اوّل)	75
۲۳	(آغاز باب دوم) وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر(9)	76
۲۴	جن حضرات نے سیّد نوشہ پیر اور آپکی اولاد کو سیّد اور علوی لکھا۔	82
۲۵	وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر(10)اور اُسکا جواب۔	87
۲۶	یہاں پیو تو حلال ہے وہاں پیو تو حرام ہے۔	87
۲۷	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر(11)اور اُس کا جواب۔	89
۲۸	دو ہزار 9 میں ملاں شکریلوی سے نوشاہیوں کے 9 سوال۔	90

marfat.com

۲۹	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (12) اور اُس کا جواب۔	92
۳۰	چور مچائے شور۔	93
۳۱	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (13) اور اُسکا جواب۔	94
۳۲	قطب کس خاندان سے ہوتا ہے۔	98
۳۳	کیا سیّد نوشہ گنج بخش منصب قطبیت پر فائز تھے؟	99
۳۴	وسوسہ خاک نشین شکر یلوی نمبر (14) اور اُسکا جواب۔	101
۳۵	آغاز باب سوم	101
۳۶	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (15) اور اُسکا جواب۔	102
۳۷	------- نمبر (16) --------	104
۳۸	------- نمبر (17) --------	106
۳۹	------- نمبر (18) --------	108
۴۰	------- نمبر (19) --------	110
۴۱	------- نمبر (20) --------	112
۴۲	شیر، چیتے کا تنازعہ اور گیدڑ کا فیصلہ۔	113
۴۳	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (21) اور اُسکا جواب۔	116

marfat.com

۴۴	ـــــــــــ نمبر (22) ـــــــــ...	118
۴۵	ـــــــــــ نمبر (23) ـــــــــ...	122
۴۶	سیّد نوشہ گنج بخش کا شکم مادر میں تشریف لانا۔	126
۴۷	وسوسہ خاک نشین شکر یلوی نمبر (24) اور اُسکا جواب۔	127
۴۸	قدیم اور جدید کتب جن میں سیّد نوشہ گنج بخش کی ولادت 959ھ لکھی گئی۔	128
۴۹	ارشادات عالیہ سیّدنا عبدالقادر جیلانی برائے سیّد نوشہ گنج بخش۔	129
۵۰	ارشاداتِ عالیہ سیّد پیر پیراں برائے سیّد نوشہ پیر۔	130
۵۱	واقعہ بیت حضرت معروف چشتی اور ارشادات سیّد مبارک حقانی۔	131
۵۲	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (25) اور اُسکا جواب۔	134
۵۳	ـــــــــــ نمبر (26) ـــــــــ...	136
۵۴	ـــــــــــ نمبر (27) ـــــــــ...	140
۵۵	تذکرہ نوشاہی قلمی بزبان فارسی۔	142
۵۶	ثواقب المناقب سال تصنیف۔ (1126ھ)	145
۵۷	بابِ چہارم وسوسہ خاک نشین نمبر (28) اور اُسکا جواب۔	149
۵۸	جن مصنفین نے سیّد نوشہ پیر یا آپکی اولاد کو سیّد اور اولادِ سیّدنا علیؓ حیدر کرار لکھا۔	150
۵۹	وسوسہ ملاں خاک نشین شکر یلوی نمبر (29) اور اُسکا جواب۔	154

marfat.com

۶۰	وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (30) اور اُسکا جواب۔	156
۶۱	وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (31) اور اُسکا جواب۔	157
۶۲	شکر یلی خانقاہ کے مجاور اور گورکن۔	158
۶۳	وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (32) اور اُسکا جواب۔	159
۶۴	التماس غزل پیر روشن ضمیر سرکار سیّد سلطان علیشاہ صاحب۔	163
۶۵	دربیان غزل در جدائی پیر رہنما حضرت سیّد سلطان ملک شاہ۔	164
۶۶	شُعلہ شمع نبی ابن عباس۔	168
۶۷	پمفلٹ دستور العمل میں سیّد ہادی حسین شاہ لکھا جانا۔	172
۶۸	صاحبزادگان سنگھوئی شریف سے چند استفسار۔	174
۶۹	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (33) اور اُسکا جواب۔	178
۷۰	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (34) اور اُسکا جواب۔	179
۷۱	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (35) اور اُسکا جواب۔	180
۷۲	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (36) اور اُسکا جواب۔	182
۷۳	شجرہ نسب حاجی سیّد محمد نوشہ گنج بخش قادری رنمل شریف۔	183
۷۴	وسوسہ ملاں، خاک نشین نمبر (37) اور اُسکا جواب۔	188
۷۵	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (38) اور اُسکا جواب۔	190

marfat.com

۷۶	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (39) اور اُسکا جواب۔	192
۷۷	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (40) اور اُسکا جواب۔	193
۷۸	غیر شرع پیروں کے لیے سیّد نوشہ پیر کے ارشادات عالیہ۔	195
۷۹	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (41) اور اُسکا جواب۔	196
۸۰	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (42) اور اُسکا جواب۔	197
۸۱	ملاں خاک نشین کے لیے تجویز کیا گیا خطاب۔	198
۸۲	شہزادہ بوم اور دلنشین رباعی ۔	199
۸۳	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (43) اور اُسکا جواب۔	200
۸۴	چند معتبر کتب سے سیّدنا حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد کو سیّد لکھے جانے کے ثبوت۔	201
۸۵	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (44) اور اُسکا جواب۔	210
۸۶	وسوسہ ملاں خاک نشین نمبر (45) اور اُسکا جواب۔	213
۸۷	کتب لغت کی روشنی میں لفظ میاں کا مفہوم۔	215
۸۸	بنیئے کا لڑکا کچھ دیکھ کر ہی گرتا ہے۔	217
۸۹	پیر صاحب کے شجرہ طریقت پر ایک نظر۔	220
۹۰	پیر صاحب کو نوشاہی کہلوانے سے نفرت۔	221
91	شجرہ نسب سادات گیلانیہ اور تفصیل اولاد سیّد حامد گنج بخش۔	222

marfat.com

۹۲	کیا غنیۃ الطالبین سیّد غوث الاعظم کی تصنیف ہے۔	223
۹۳	شکر یلوی ملاں کے افکار پر چند مذمتی اشعار۔	224
۹۴	قارئین کرام کی خدمت میں ایک التماس۔	225
۹۵	ضروری بات۔	228
۹۶	اظہار تشکر۔ کتاب ہذا کے اشاعتی تعاون پر دعائیہ۔ 229 تا	230
۹۷	عکس سی حرفی پکار در دربار پیر روشن ضمیر مطبوعہ جس میں پیر سلطان علیشاہ کو سات بار سیّد لکھا گیا مرتبہ حکیم نظام۔	233 234
۹۸	عکس آئینہ اسرار جس میں مولف نے اپنے مرشد کے کے نام کیساتھ سیّد لکھا ہے۔	235
۹۹	عکس آئینہ اسرار جس میں صاحبزادہ ملک شاہ کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے	236
۱۰۰	عکس آئینہ اسرار جس میں مؤلف نے اپنے دادا مرشد کے نام کے ساتھ سید لکھا ہے	237
۱۰۱	عکس گلزار نوشاہی جس میں سیّد نوشہ پیر کو عباس بن علی کی اولاد لکھا	238
۱۰۲	عکس شجرہ نسب صاحبزادگان سنگھوئی مرتبہ طلا محمد پشاوری۔	239
۱۰۳	شجرہ شریف طریقت نوشاہی قادریہ مرتبہ حکیم نظام نوشاہی۔	240
۱۰۴	سرورق آئینہ اسرار جس میں اولاد نوشہ پیر کو سیّد لکھا ہے۔	241

marfat.com

۱۰۵	عکس گلزار نظام جس میں عبدالرسول کو سیّد لکھا گیا ہے۔	242
۱۰۶	شجرہ شریف جدّی سیّد نوشہ پیر از بیاض نوشاہی قلمی۔	243
۱۰۷	شجرہ طریقت صاحبزادگان سنگھوئی مرتبہ حکیم نظام نوشاہی۔	244
۱۰۸	کرسی نامہ نوشہ پیر از کنز الرحمت پنجابی مطبوعہ۔	245
۱۰۹	شجرہ جدّی نوشہ پیر مطبوعہ مرتبہ سیّد شیر علی شاہ رنمل شریف۔	247
۱۱۰	شجرہ نسب نوشہ پیر از گلستان نوشاہی مطبوعہ سیّد محمد حسین شاہ۔	249
۱۱۱	شجرہ نسبی نوشہ پیر از ماہنامہ القادر مطبوعہ 1924ء ۔	250
۱۱۲	عکس شجرہ نسب نوشہ پیر مرتبہ سید عمر بخش رسولنگری قلمی	251
۱۱۳	عکس نسب نوشہ پیر از تذکرہ نوشاہی منقول احوال وآثار نوشہ گنج بخش	252
۱۱۴	عکس شجرہ نسب نوشہ پیر عالیجاہ منقول نوشہ پھل گلاب دا مطبوعہ	253
۱۱۵	کرسی نامہ نوشہ گنج بخش از کنز الرحمت فارسی مطبوعہ۔	254
۱۱۶	عکس پمفلٹ دستور العمل مطبوعہ چار عدد جن میں اولاد سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کو سیّد لکھا گیا ہے۔	255 تا 258
۱۱۷	شجرہ نسبت نوشاہیہ	259
۱۱۸	عکس مزارات بمعہ شجرہ نوشاہیہ قادریہ بحر العلومیہ 260 تا	264

marfat.com

انتساب

محرمِ حرمِ جلال شاہدِ بزمِ وصال سراج السالکین راحت العاشقین گنجینہ رموزاتِ الٰہیہ مخزنِ فیوضاتِ لامتناہیہ امام سلسلہ نوشاہیہ مجدّدِ اعظم ابوالہاشم حضرت سیّد حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری جن کی تبلیغی اور ترویجی کوششوں سے برِّ صغیر میں اسلام کی شمع روشن ہوئی کے نام منسوب کرتا ہوں۔

(گر قبول افتد زہے عز و شرف)

فیضان نوشاہیہ

نوشہ پَل اندر رنگن چاہڑ دیندا، پہلی نظر تھیں پاک رحمٰن رنگیا
شاہ شہید، سچیار، فضیل، طاہر، صالح شاہ، تے فتح دیوان رنگیا
ٹھل شریف، سنگھوئی، رکھیاہ، وصلہ، پنڈ عزیز تے پنڈی اعوان رنگیا
گوہڑہ شاہاں، بلوارہ تے بھڑی سیّد، نوشہ پیر نے سارا جہان رنگیا

(کلام مصنف کتاب ہذا)

روضۂ نوشہ بقعۂ نور ہیں ☆ وادیٔ رنمل رشکِ طور ہیں

آستا جانی سے پوچھیئے اس نظر کی شوخیاں مُردہ زندہ ہو گیا آئی جو بوئے گنج بخش

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغازِ سُخن

برّصغیر ہندوستان میں کُفر وشرک کا طوفان اپنے عروج پر تھا۔ جہاں ربِّ واحد کے بجائے لوگ بتوں کی پُوجا کرتے تھے، ہر طرف ظلمت کے پردے پڑے ہوئے تھے۔ اہلِ ہند نے بے شمار فضول رسموں کا اجرا کر رکھا تھا۔ غریبوں کے گھروں میں غربت وافلاس کا دَور دَورہ تھا جبکہ اُمراؤں میں راجوں مہاراجوں نے بے شمار چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم کر کے اپنی حکومتیں بنا رکھی تھیں۔ عدل وانصاف مفقود تھا اور اونچ نیچ ذاتوں کے فارمولے بنا رکھے تھے۔ کسی کو برہمن، کھتری اور کسی کو اچھوت بنا رکھا تھا۔ ذات پات کا فرق پیدا کر کے لوگوں کو کئی طبقوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ کسی کی بہو بیٹی کی عزت محفوظ نہیں تھی۔ علم وادب، اخلاق، آپس میں پیار ومحبت اور رواداری کا کوئی نام ونشان تک نہ تھا۔ پتھر کے بنائے ہوئے بتوں کی پُوجا زوروں پر تھی، دیگر بُت خانوں کے علاوہ ہندوستان میں ایک بہت بڑا بُت خانہ سومنات کا مندر تھا۔ نیز انسانوں کی خرید وفروخت کا کاروبار اپنے عروج پر تھا بڑی بڑی منڈیاں لگتی تھیں۔ مردوں، عورتوں، بچوں کو جانوروں کی طرح خریدا اور بیچا جاتا تھا۔ انسانیت اپنی تذلیل کی وجہ سے آخری ہچکیاں لے رہی تھی، غرض کہ دُنیا کی ہر بُرائی ہندوستان میں موجود تھی اور شیطانیت اپنی کامیابی پر رقص کر

marfat.com

رہی تھی۔ آخر ربِّ کائنات کی بارگاہ میں غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور ستم رسیدہ لوگوں کی آہوں نے قبولیّت کا شرف حاصل کیا۔ اور مختلف ممالک سے اولیائے کاملین نے دین اسلام کی ترویج واشاعت کے لیے ہندوستان کا رُخ کیا۔ جن نفوس قُدسیہ نے ہندوستان میں دین اسلام کی شمع فروزاں کر کے اہلِ ہند کی کایا کو پلٹ کر رکھ دیا اُن میں حضرت داتا گنج بخش ہجویری، حضرت خواجہ مُعین الدین چشتی اجمیری، حضرت نظام الدین اولیا، حضرت بختیار کاکی، حضرت سیّد غوث محمد بندگی اُچی، حضرت سیّد عبد العلی المعروف عون قطب شاہ قادری جیسی شخصیات کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جنہوں نے دین اسلام کی اشاعت اور لوگوں کی اصلاح کر کے ہندوستان جیسے مُلک میں دین اسلام کے جھنڈے گاڑھ دیئے۔ دوسری طرف سلطان سبکتگین بادشاہ اور غازئ ملت سُلطان محمود غزنوی کی فوجی یلغاروں نے بھی اپنا اثر دکھایا اور سومنات کا مندر فتح ہونے پر اہلِ ہند کی کمر ٹوٹ گئی۔

سومنات کا مندر ٹوٹنے کے بعد اہلِ ہندوستان کا ظاہری طلسّم ٹوٹا اور باطنی طلسّم کو توڑ نے میں اولیائے کاملین کی بے لوث کوششوں اور تعلیمات نے اہم کردار ادا کیا اور روحانی تلوار سے دلوں میں بیٹھے ہوئے کُفر والحاد کے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بغداد شریف حضرت غوث الاعظم سیّد عبد القادر جیلانی کے دم قدم سے علم وعمل اور اخلاقیات کا گہوارہ تھا اور آپ نے دین اسلام کی اشاعت کے

marfat.com

لئے درس و تدریس کے علاوہ دوسرے ملکوں میں بھی اسلام کی تعلیمات پہنچانے کے لیے اپنے مبلغ بھیجنے شروع کر دیے۔ ہندوستان میں سیّد غوث الاعظم نے اپنے خالو سیّد عبدالعلی علوی کو قطب الہند بنا کر بھیجا۔ حضرت سیّد عبدالعلی قادری نے اشاعت اسلام کے ساتھ ساتھ بادشاہ غزنوی کی فوجوں کی افرادی اعانت بھی کی اور بنفسِ نفیس متعدد جنگوں میں حصہ لیا اور اپنی بہادری اور شجاعت حیدری کے جوہر دکھائے۔ اور بادشاہ اسلام نے آپکو عون یعنی مدّدگار کا لقب عطا کیا اور آپ عون قطب شاہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

آپ نے چار شادیاں کیں آپکی پہلی بیوی کا نام سیّدہ عائشہ تھا جو حضور سیّد غوث الاعظم عبدالقادر گیلانی کی سگی خالہ تھیں۔ ہندوستان آکر آپنے تین شادیاں اور کیں ہندوستانی بیویوں میں ایک کا نام خدیجہ دوسری کا زینب اور تیسری کا اُمِّ کلثوم تھا تینوں کے بطن سے اولادیں ہوئی ہیں۔ زینب کے بطن سے تین بیٹے اور ایک بیٹی تولد ہوئی، بیٹوں کے نام مزمل علی، جہان شاہ، زمان علی اور بیٹی کا نام رقیہ تھا، زمان علی کی اولاد سے سیّد محمود شاہ عُرف پیر جالب کے نام سے مشہور ہوئے جو (رام دیانہ) ضلع سرگودہا میں وفات پا کر وہیں دفن ہوئے۔ اُن کی اولاد سے ایک بزرگ سیّد علاؤالدین حسین غازی تھے جنہوں نے اُس زمانہ میں جبکہ ذرائع آمدورفت مفقود تھے پیدل چل کر سات حج کیے آپ کا مزار پُر انوار موضع گھوگاں والی میں مرجع خلائق ہے، بانی سلسلہ نوشاہیہ مجدّد اعظم حضرت سیّد حاجی محمد نوشہ

marfat.com

قادری حضرت سیّد علاؤالدین حسین غازی کے فرزندِ ارجمند تھے۔ سیّد نوشہ گنج بخش قادری سے جاری ہونے والا سلسلہ طریقت نوشاہی کے نام سے مشہور ہے آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد لاکھوں پر مشتمل ہے۔ جو پاکستان کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی قیام پذیر ہیں۔

حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری کے دو فرزند تھے دونوں فرزندوں کی اولاد پاکستان کے مختلف اضلاع میں آباد ہے، آپ کے بائیس (۲۲) خلفاً کرام تھے چار خاص اٹھارہ عام۔ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کی ملک کے اندر اور بیرون ملک سینکڑوں گدیاں قائم ہیں اور اسلام کی اشاعت اور ترویج میں سرگرم عمل ہیں۔

جہاں امام سلسلہ نوشاہیہ حضرت سیّد حاجی محمد نوشہ گنج بخش کے عقیدت مندوں کا جمِ غفیر ہے وہاں آٹے میں نمک کے برابر سیّد نوشہ عالیجاہ اور آپکی اولاد اور مریدین کے مخالفین و حاسدین بھی موجود ہیں۔ جو ہر دور میں اپنی مولویت اور پیری چمکانے کے لیے سیّد نوشہ عالیجاہ اور آپ کی اولاد کے خلاف حسب نسب کا ہتھیار استعمال کرتے رہتے ہیں اور آخر کار ذلیل و خوار ہوتے ہیں۔

آجکل بھی ایک خاک نشین حسد کی آگ میں جل کر منفی پراپیگنڈہ کر رہا ہے جس کا بطورِ علاج آپریشن کرنے کے لیے اس کتاب کی وجہ تصنیف بنی ہے موضع شکریلہ کے نزدیک سیّد نوشہ عالیجاہ قادری کی اولاد دو جگہوں موضع پنڈ عزیز اور بلوارہ شریف میں آباد ہے۔ سیّد نوشہ پیر کی اولاد سے ایک بزرگ سیّد نور علی مجذوب

marfat.com

علاقہ سموال میں آ کر آباد ہوئے اُن کے ارادت مندوں نے نذرانہ کے طور پر کچھ اراضی آپکو دی تھی جو آج تک آپکی اولاد کے پاس موجود ہے۔ حضرت میاں محمد بخش مصنف سیف الملوک نے اپنی کتاب تذکرہ مقیمی میں لکھا ہے کہ سیّد نور علی، صاحب حال اور مست ومجذوب ولی تھے۔

سیّد نور علی نوشاہی کی اولاد سے صاحبزادگان ہر سال موضع بلوارہ شریف میں عُرس سیّد نوشہ گنج بخش کا اہتمام کرتے ہیں۔ سن دو ہزار سات عیسوی میں عرس مبارک کی تقریب کا اہتمام کیا گیا اور وعظ کرنے کے لیے ایک مولانا صاحب آف شکریلہ کو دعوت دی گئی۔ مولانا صاحب وقت مقرّرہ سے پہلے ہی موضع بلوارہ شریف میں جانازل ہوئے کیونکہ مولوی صاحب کے پاس وقت کافی تھا اور وقت گزارنے کے لیے اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں اور صاحب عرس کے متعلق پوچھنے لگے کہ ان کا نام کیا ہے نام بتانے کے بعد صاحب عرس کی قوم پر تبادلہ خیال کرنے لگے اور صاحب عرس کی قوم (گلگو) پر اصرار کرنے لگے اسی اصرار میں نوبت تکرار تک پہنچ گئی اور مولوی صاحب کے میزبانوں نے مولوی کو بغیر تقریر اور معاوضہ کے چلتا کیا۔ اور مولانا صاحب عبرت ناک انجام سے دوچار ہو کر وہاں سے واپس ہوئے اور دل ہی دل میں گنگنا رہے تھے (تیرے کوچے سے ہم بڑے بے آبرو ہو کر نکلے) صاحبزادگان بلوارہ شریف تو سمجھے کہ مولوی صاحب گئے اور آئی بلا ٹل گئی۔ سارا دن یہی وظیفہ کرتے رہے یا مولیٰ کریم (جل تو جلال تو آئی بلا ٹال تو)

marfat.com

مگر صاحبزادگان بلوارہ کو شائد یہ معلوم نہ تھا کہ کس قسم کے ملاں سے واسطہ پڑا ہے ایسے ملاں کو بلانا (آ بیل مجھے مار کے) مترادف تھا۔ دوسری طرف ملاں جی نے بھی بدلہ لینے کی منصوبہ بندی کر لی۔ موضع شکریلہ کے ایک (ملاں) خاک نشین صاحب بلوارہ شریف سے زخمی ہونے والے ملاں کے رشتہ دار ہیں۔ جب زخمی ملاں روتا پیٹتا اپنے مربی کے پاس پہنچا تو ملاں خاک نشین نے اُسے تسلی دی اور کہا کہ فکر نہ کرو ان نوشاہیوں سے ایسا بدلہ لوں گا کہ دُنیا یاد کرے گی۔

اور پھر اپنے مُربی وُمحسن مسٹر ہمفرے کا نام لیکر قلمی میدان میں کُود پڑے اور اپنے سہ ماہی رسالہ محراب و منبر میں ایک اعلان جنگ جاری کر دیا اور رسالہ میں ایک عنوان (جعلی سادات کی بیخ کنی) کے تحت چند خانقاہوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔

رسالہ محراب و منبر کا سرپرست اعلیٰ ملاں خاک نشین شکریلوی پہلے پہل اپنے اجداد سے تفویض شُدہ کاروبار (لسّی فروشی) کرتا تھا اور فی گلاس کی قیمت دس روپے مقرر تھی، موجودہ دور میں عوام الناس کی رغبت بازاری مشروبات کی طرف زیادہ ہے، وہ شکریلوی خانقاہ کی لسی کے فیوضات و برکات سے ناآشنا اور لاتعلق ہو گئے اور لسّی کی دوکان تنزل کی طرف ڈبکیاں کھانے لگی۔ ڈوبتی ناؤ کو سہارا دینے کے لیے ملاں شکریلوی نے رسالہ محراب و منبر کا اجرا کر دیا۔

موجودہ دور میں ملک کے اندر لاتعداد اخبار، رسائل، اور ماہنامے صحافتی میدان میں سرگرم عمل ہیں ایسے حالات میں ملاں جی شکریلوی کا تیس روپے قیمت والا

marfat.com

رسالہ خریدنے میں لوگوں نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔ مولوی موصوف اسی سوچ و بچار میں تھے کہ لوگوں کو رسالے کی خریداری کی طرف کیسے رغبت دلائی جائے واقعہ بلوارہ شریف میں ملاں جی کو اُمید کی ایک کرن دکھائی دی اور اُنہوں نے یا ہمفرے المدّد کا نعرہ لگا کر نوشاہیوں کے خلاف طبلِ جنگ بجادیا۔

رسالہ محراب و منبر کے شمارہ نمبر (5 جولائی تا ستمبر 2007ء) میں جعلی سادات کی بیخ کنی کے عنوان سے ایک مضمون داغ دیا، جس میں چند خانقاہوں اور اُن کے متولیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ جو خانقاہیں ملاں خاک نشین کی زدّ میں آئیں اُن میں سیّد نوشہ عالیجاہ کا مزار شریف اور آپکے متولی دوسرے نمبر پر تھے۔ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری کے متعلق لکھا کہ آپکا خاندانی تعلق (گلگو) برادری سے تھا اور آپ کے مرشد کے بارے میں یہ لکھا گیا کہ اُنکی قوم موچی تھی، علاوہ ازیں یہ شوشہ بھی چھوڑا گیا کہ سیّد نوشہ پیر مجرد تھے اور اُنکی جسمانی اولاد نہیں تھی۔

(لعنت اللہ علی الکاذبین)

پھر تعصب و عناد کی آگ میں جل کر ملاں خاک نشین شکریلوی نے سلسلہ نوشاہیہ کے ایک عظیم سپوت قطب الارشاد حضرت پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی المتوفی 2 اپریل 1985ء پر انتہائی غلیظ زبان استعمال کرتے ہوئے شرمناک الزام لگائے۔ اور سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہی جنکا وصال مورخہ 4 جولائی 1983ء کو ہوا، کے متعلق لکھا کہ مولوی شرافت آف منڈی بہاؤالدین جو کہ اب سیّد

marfat.com

شرافت حسین کہلا رہا ہے۔مولوی خاک نما شکریلوی کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ یہ دونوں حضرات وصال فرما چکے ہیں،اور فوت شدگان کے خلاف گندی زبان استعمال کرنا انتہائی قبیح فعل ہے۔ملاں بے لگام دلشاد حسین خاک نشین نے بازاری زبان استعمال کرتے ہوئے سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی کے متعلق متعدد بار کذاب کا لفظ استعمال کیا۔

نیز مضمون کی آخری سطور میں مبلغِ اسلام محسنِ اہلِ سنت بانی وکنو ینز ورلڈ اسلامک مشن مہتمم جمیعت تبلیغ الاسلام تاجدار مسندِ نوشاہیہ حضرت پیر سیّد معروف حسین شاہ عارفؔ نوشاہی قادری سلمہ تعالیٰ اور سیّد شرافتؔ نوشاہی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ یہ دونوں شہرت پکڑنے اور مشہوری کے لیے مشغول عمل ہیں۔

(لعنت اللہ علی الکاذبین)

بزرگان دین یا اُن کی اولاد کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے والا کوئی مجہول مطلق ہی ہوسکتا ہے کسی خانقاہ معلیٰ کے خاک نشین سے ایسی توقع نہیں کی جاسکتی البتہ کسی بازار معلیٰ کے رہائشی سے اس قسم کی لغویات متوقع ہیں۔میاں خاک نشین شکریلوی (کھسیانی بلی کھمبا نوچے) کے مصداق پریشانی کی حالت میں ہذیانی باتیں اپنے رسالے کی زینت بنا رہا ہے،تا کہ عوام الناس اس کے عمدہ اخلاق اعلیٰ کردار اور گفتار سے آگاہ ہوسکیں۔جو آدمی دوسروں پر کیچڑ اُچھالتا ہے اُسے کوئی صاحبِ علم یا عقلمند نہیں کہے گا بلکہ اُسے پسماندہ علاقے کا جاہل اور گنوار تصور کیا

marfat.com

جائے گا۔ ملاں خاک نشین کو بچپن سے جھوٹ بولنے، خودنمائی کرنے اور اولیائے کرام پرنسبی حملے کر کے اُن کی تضحیک وتحقیر کرنے کی قبیح عادات ہیں جن کا آئندہ اوراق میں پوسٹمارٹم کیا جائے گا۔

محراب ومنبر کے الفاظ مسجد کے ساتھ منسلک دو چیزوں کے نام ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کی تقدیس وتہلیل کی جاتی ہے، محراب ومنب میں آئمہ مساجد اور خطبا نماز پڑھاتے اور ربِّ کائنات کی حمد بیان کرتے ہیں دونوں مقام مقدّس اور محترم ہیں۔ ملاں خاک نشین نے اپنے رسالے کو محراب ومنبر کا نام دے کر اچھائی کا محور ظاہر کیا ہے۔ جبکہ اندر تعصب وعناد، خودنمائی، اولیائے کرام کی تضحیک، اپنی سیادت کا لوہا منوانے، غیر شائستہ زبان استعمال کرنے، کذب ونفاق جیسی عِلتوں کو ہوا دی جارہی ہے۔ محراب ومنبر کا نام غلط مقاصد کے لیے استعمال کیا جارہا ہے۔

ہرچہ گیرد علتی علت کند ☆ کفر گیرد کاملے ملت شود

روگی جس چیز کو ہاتھ لگاتا ہے اُسے روگی بنادیتا ہے اور مردِ کامل جس جگہ ہاتھ لگاتا ہے اُس کو ملت یعنی قوم بنادیتا ہے۔ ایک رسالہ میں ملاں شکریلوی کا سیّد نوشہ پیر عالیجاہ اور اُن کی اولاد کے خلاف ہرزہ سرائی کر کے دل نہ بھرا تو دوسرے رسالہ میں مزید دِل آزار قسم کی سُرخیاں لگائی گئیں اور منفی مواد پر مبنی تحریریں کر کے اپنا منہ کالا کیا گیا اور (چور مچائے شور) کے مقولے پر پورا پورا عمل کیا گیا۔ جب کسی کے جدّ امجد یا والد گرامی کے خلاف بکواسات بکے جائیں اور منفی مواد شائع کیا جائے تو

marfat.com

متاثرہ افراد کی اولاد کا جواب دینا ایک فطری امر ہوتا ہے۔ اُنہی دنوں تاجدار اقلیم ولائت سرچشمہ رُشد و ہدائت حضرت پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزندِ ارجمند صاحبزادہ پیر سیّد قطب شاہ ابدالؔ نوشاہی سلمہٗ تعالیٰ برطانیہ سے پاکستان گئے ہوئے تھے۔ کسی آدمی کی معرفت اُنہیں مغلظات سے لبریز ملاں خاک نما شکریلوی کا رسالہ ملا، ظاہر ہے اپنے والد بزرگوار کے خلاف لکھے گئے نازیبا الفاظ دیکھ کر اُنہوں نے خاموش تو نہیں رہنا تھا جوابی کاروائی کرنا اُن کا فطری ردِعمل تھا۔ چنانچہ صاحبزادہ صاحب موصوف نے میاں ناشاد کو دلشاد کرنے کے لیے وکیل کی وساطت سے رسالہ محراب ومنبر کے سرپرست اعلیٰ ملاں خاک نشین شکریلوی اور نگران خصوصی محمد شاہ کے نام ایک نوٹس جاری کر دیا۔

جس میں دونوں کو یہ کہا گیا کہ دس دن کے اندر تحریری معذرت نامہ جاری کرو اور جو نقصان ہوا ہے اسکی تلافی کرو۔ مگر خاکی میاں نے اس نوٹس کا کوئی جواب نہ دیا اور نوٹس کو ایک مجذوب کی بڑ خیال کیا۔ اُنہی دنوں حُسنِ اتفاق سے مبلغِ اسلام فخر المشائخ حضرت پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی پاکستان میں موجود تھے آپ نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے میاں خاک نشین سے ٹیلی فون پر رابطہ قائم کیا اور دعوت دی کہ آپ میرے پاس آئیں تا کہ آپ کی غلط فہمی کو دُور کیا جائے۔ میاں خاک نشین نے وعدہ ملاقات تو کر دیا مگر اپنے کالے کرتوتوں کے پیش نظر ایفائے وعدہ نہ کر سکے۔ دوسری طرف پیر عارفؔ

marfat.com

نوشاہی صاحب، خاکوانی میاں کی یاد میں یہ شعر پڑھتے پڑھتے عاجز آ گئے۔

وعدہ کیا تھا یار نے مِلوں گا دن ڈھلے

سورج خُدا کے واسطے آ جا تھلے تھلے

الغرض مُلاں شکریلوی کے دل کے اندر چھپے ہوئے وسواس نے پاؤں میں زنجیر پہنا دیئے اور وہ وعدہ ملاقات کو عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ قانونی نوٹس کی مقررہ مدت ختم ہونے کے بعد سیّد ابدال نوشاہی نے میاں خاک نشین کے خلاف مبلغ دو کروڑ روپے ہرجانہ کا دعویٰ گجرات کی عدالت میں دائر کر دیا۔ اور پھر ہر طرف سے دمادم مست قلندر کی آوازیں آنے لگیں۔

سیّد ابدال نوشاہی کے علاوہ اولاد سیّد نوشہ عالیجاہ میں سے کسی شخص نے بھی اپنے جدّ امجد کے خلاف لکھی جانے والی نازیبا تحریروں پر کوئی احتجاجی قدم نہیں اُٹھایا اُنکی اس افسوس ناک حالت کے پیش نظر ایک شعر عرض خدمت ہے اسے پڑھ کر اپنی حالت کو سدھارنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا

کارواں کے دِل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

درگاہ عالیہ شاہ دولہ گجراتی۔ کنتریلا شریف۔ چکوڑی شریف۔ ڈھوک مرید۔ اقبال ملنگ ڈماس۔ آستانہ عالیہ چورہ شریف کے متوسلین اور اولاد نے چُپ سادھ لی اُن کی خاموشی (خاموشی نیم رضا) پر دلالت کرتی ہے اور شاید اُنہوں نے خاموشی ہی

marfat.com

میں اپنی عافیت سمجھی ہے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

سیّد ابدال نوشاہی کے دعویٰ کے جواب میں سیّادت کے ٹھیکے دار ملاں شکریلوی نے چند کتابوں کے نام لکھ کر یہ موقف اختیار کیا کہ خاک نشین نے حتی المقدور تحقیقات کر کے مضمون شائع کرنے کی اجازت دی ہے۔اور آگے لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل کتابوں کو سامنے رکھ کر اس مضمون کو شائع کیا گیا ہے۔

نمبر 1 پمفلٹ نوشہ گنج بخش قادری مرتبہ منیر الحق۔نمبر 2 قصرِ عارفاں مولوی احمد علی چشتی۔نمبر 3 تحقیقی مقالہ اہلِ نظر کی نظر میں مرتبہ مولوی صفدر رضا۔نمبر 4 نسبِ رسول حصہ سوم مرتبہ ملاں محمد یونس۔نمبر 5 سوانح حیات چنہی والی سرکار مرتبہ منیر الحق۔نمبر 6 نوشہ گنج بخش حیاتی فکر تے فن از عصمت اللہ زاہد۔

قارئین کرام پمفلٹ منیر الحق کے ردّ میں ایک کتاب بنام ضربِ نوشاہی بر مدعی چندر بنسیائی مرتبہ راقم الحروف شائع ہو چکی ہے۔اسی طرح عصمت اللہ کا تحقیقی مقالہ اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔اور اس کا محاکمہ کر دیا گیا ہے عنقریب شائع کر دیا جائے گا۔مولوی احمد علی چشتی۔ ملاں یونس۔ملاں صفدر رضا۔میاں خاک نشین شکریلوی کے حاشیہ نشین اور چاچے مامے ہیں۔اور ان کے اقوال شکریلے کے فتنہ پرور ملاں خاکی ہی کو مبارک ہوں۔خاک نشین شکریلوی طریقت کے اعتبار سے سلسلہ چشتیہ سے وابستہ ہیں اور سلسلہ چشتیہ کے متعلق یہ قول خاص و عام میں مشہور ہے (چشت اہل بہشت) یعنی چشت کا گروہ بہشتیوں کا گروہ ہے اور اب نہ جانے بہشتیوں کے

marfat.com

گروہ میں دوزخ کا پتھر کہاں سے آٹپکا ہے۔ سعادت مند اولاد اپنے خاندان والوں کا نام روشن کرتی ہے اور خاک نشین قماش کے لوگ اپنے آباؤ اجداد کی عزت کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے بانی سیّد نوشہ گنج بخش اور سلسلہ چشتیہ کے مشائخین کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے، اس تعلق کی وضاحت کر دینا ضروری ہے۔

حضرت سیّد نوشہ گنج بخش کے دادا مرشد سلطان المشائخین حضرت محمد معروف چشتی قادری شہباز اوجِ معرفت حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ چشتی سلسلہ سے بھی منسلک ہیں اور قادری سلسلہ میں حضرت سیّد مبارک حقانی گیلانی اُچی کے دست مبارک پر بیعت اختیار کی۔ حضرت شیخ محمد معروف قادری مجمع البحرین ہیں، چشتی اور قادری سلاسل کے دریائے تصوف کا ملاپ آپ کی ذات والا صفات پر ہوتا ہے۔

(ایں سعادت بزور بازو نیست)

قادری چشتی دونویں لوواں ظاہر اُوس چراغوں

اللہ، اللہ، اُوہدی الفت، پاک کرے ہر داغوں

میاں خاک نشین مندرجہ بالا بیان کردہ تعلقات سے بے خبر ہو کر بدمست ہاتھی کی طرح گلستان سادات نوشاہیہ کو ملیا میٹ کرنے کے لیے اور اپنی سیادت اور لسّی کی دوکان چمکانے کے لیے اوچھے ہتھیاروں پر اُتر آیا ہے اس قسم کے لوگ شرافت کی

marfat.com

زبان نہیں سمجھتے۔ ایسے لوگوں کی طبیعت میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کے لیے مستند کتب سے دلائل دینے کے علاوہ دوسرا طریقہ بھی اختیار کرنا پڑتا ہے اور وہ طریقہ یہ ہے

(لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے)

آئندہ صفحات میں میاں خاک نشین کے رسالوں کے ترتیب وار جوابات دلائل قاطعہ سے دے کر منکرین سیادت نوشاہیہ کی زبان پر سکوت کی مہر لگادی جائے گی اور ساتھ ہی اُن غداران سلسلہ نوشاہیہ کو جن کے گمراہ کن لٹریچر کے زور پر شکر یلوی ملواڑہ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کر رہا ہے نشانِ عبرت بنادیا جائے گا۔

کارِ مومن فی سبیل اللہ جہاد ☆ کارِ مُلا فی سبیل اللہ فساد

محترم قارئین کرام: ملاں خاک نشین موضع شکریلہ میں بیٹھ کر شکر چاٹ رہا ہے اور پاک پتن شریف سے بھی شکر بطور تبرک مل رہی ہے زیادہ مقدار میں شکر چاٹنے سے تو میاں جی کی زبان میٹھی ہونی چاہیے تھی۔ مقامِ حیرت ہے کہ موصوف کے منہ سے مٹھاس کی بجائے کڑواہٹ کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ آپ سوال کریں گے کہ ایسا کیوں ہے۔ اسکا جواب عربی گرائمر کے قانون سے سمجھا جاسکتا ہے۔ عربی گرائمر کے قانون کے مطابق جہاں دوبار نفی آئے تو وہاں اثبات کا معنی آتا ہے۔ اور جہاں دوبار شکر کا دَور چلے وہاں مٹھاس کی بجائے کڑواپن ظاہر ہوتا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے اُلٹی تاثیر اپنا رنگ دکھا رہی ہے، اور بدہضمی کیوجہ سے کھانا ہضم نہیں ہو رہا۔ اسے صاحبزادگان پنڈ عزیز سے ہاضمہ والی گولی لینی چاہیے۔

marfat.com

گر خُدا خواہد کہ پردہ کس درد ☆ میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

جب اللہ تعالیٰ کو کسی کی پردہ دری مقصود ہوتی ہے تو وہ شخص اولیا اللہ پر نسبی اخلاقی اور خرافاتی حملے شروع کر دیتا ہے اور بالآخر ذلیل ہوتا ہے جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شکریلے کی جھاڑیوں سے نکل کر شہر کا رُخ کرتا ہے اور پھر مسکونہ جھاڑیوں میں واپس آنا نصیب نہیں ہوتا۔ اسی طرح خاک نشین کی علمی ،ادبی ،اخلاقی ،سماجی ،نسبی ،شعری کمزوریوں پر پردہ پڑا ہوا تھا۔لوگ اُنہیں اجداد کی نیک نامی کیوجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔راقم الحروف بھی شاعری سے شغف رکھتا ہے اور ملک الشعرا پیر ملک علی صاحب کے کلام کو پسند کرتا ہوں ،حضرت خاک نشین کے شعر دیکھ کر اُن کی ذہنی ناپختگی اور علمی بے مائیگی کا بخوبی اندازہ ہوا ہے اور موصوف کے شعر پُکار پُکار کر اپنی قسمت کا رونا رو رہے ہیں، کہ کس قسم کے ملاں کے ساتھ واسطہ پڑا ہے، ہماری دُعا ہے کہ

زورِ قلم اور زیادہ ہو

شکریلہ کے شُعلہ نوا ملاں نے اولیائے کاملین پر نسبی اور اخلاقی حملے کر کے اپنے ناشائستہ ہونے کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔تمام نوشاہی برادران کو شکریلوی ملواڑے کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔کیونکہ اس کی ناشائستہ حرکت کیوجہ سے سُلگتا دھواں آگ کے لپکتے شُعلوں میں تبدیل ہو چُکا ہے اور اب تمام اُلجھے ہوئے مسائل حل ہونے کا وقت آ پہنچا ہے۔اور قارئین حضرات کو سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کا تمام لٹریچر پڑھنے کا

marfat.com

موقعہ میسّر آرہا ہے علاوہ ازیں یہ فائدہ بھی ہوا کہ آئندہ سو سال کے لیے پرانے مواد کو نئی زندگی مِل گئی ہے۔اگر شکر یلے کا خاک نشین ملواڑہ سلسلہ نوشاہیہ کے مورثِ اعلیٰ پر نسبی حملہ نہ کرتا تو سلسلہ نوشاہیہ سے متعلق خاندانی مخطوطات، قلمی اور مطبوعہ کتابیں، شجرہ جات وملفوظات عوام الناس کی نظروں سے اوجھل ہی رہتے اور وہیں پڑے پڑے ناپید ہو جاتے۔

بھلا ہو میاں خاک نما شکر یلوی شکر خورے کا کہ اُسنے تعصب وعناد سے مغلوب ہو کر اولاد نوشہ پیر پر ایک نسبی پتھر پھینک کر خواب غفلت سے جگایا ہے۔سیّد نوشہ پیر کی تمام اولاد کو میاں ناسبی صاحب کا شُکر گزار ہونا چاہیے کہ جنہوں نے سلسلہ نوشاہیہ کے اندر بیٹھے آستین کے سانپ بھی دکھا دیئے ہیں۔اور کوئی خاک نشین کا شکریہ ادا کرے یا نہ کرے۔مگر راقم الحروف دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس عجیب الخلقت ہستی کا شُکریہ ضرور ادا کرے گا۔شُکریہ۔شُکریہ۔

وابستگان سلسلہ نوشاہیہ اور اولاد نوشہ پیر کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ شکر یلوی ملاں قماش کے لوگ سلسلہ نوشاہیہ کی عظمت ورفعت اور عوام النّاس میں مقبولیّت دیکھ کر اور اپنے آستانوں کو بے رونق وغیر آباد دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتے ہیں اور سلسلہ نوشاہیہ کی عزت وعظمت کو کم کرنے اور عوام الناس کو سلسلہ سے متنفر کرنیکے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔نیز جتنی زیادہ مخالفت کرتے ہیں سلسلہ نوشاہیہ کو مزید عروج وفروغ حاصل ہوتا ہے، کیونکہ (سونا آگ میں جل کر کندن

marfat.com

ہو جاتا ہے) یہی حال سلسلہ نوشاہیہ کا ہے اور حاسدین ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ زیر نظر کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جس میں ملاں شکر یلوی کے افکار باطلہ کا قلع قمع کیا گیا ہے اس کتاب کا حصہ اول چہار ابواب پر مشتمل آپکے ہاتھوں میں موجود ہے اور حصہ دوم جلد از جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپکے پاس پہنچ رہا ہے انشاء اللہ۔ آخر میں سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے منتسبین کو حاسدین کی سازشوں سے ہوشیار رہنے کی التماس کرتا ہوں اور سلسلہ نوشاہیہ کے رائیٹر حضرات کو اپنی قلمی خدمات کو مزید بڑھا وادے کر سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ کو چار چاند لگانے کی ضرورت پر زور دیتا ہوں۔

شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری یہ بات

العارض

احقر العباد ابوالاویس پیر سیّد کوثر حسین شاہ سیّد نوشاہی قادری بحر العلومی عفا اللہ عنہ،

آستانہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ بحر العلومیہ آر ملے لیڈز ویسٹ

یارک شائیر انگلینڈ

....

نوٹ: کتاب کے سرورق پر لگائی جانے والی تلوار کی تصویر سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی تلوار جس کا نام ذوالفقار ہے کا اصلی فوٹو ہے یہ تلوار ترکی میں موجود ہے۔

marfat.com

باب اوّل

بعالم تا ابد فیضان نوشہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بملکِ معرفت سلطان نوشہ

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (قرآن مجید)

بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عزت و بزرگی والا ہے جو متقی اور پرہیزگار ہے

ابتدا: سرائے عالمگیر سے جاتلاں میرپور کی طرف جاتے ہوئے برلب سڑک ایک موضع بنام شکریلہ آتا ہے جہاں پنجابی زبان کے ایک صوفی شاعر حضرت پیر ملک علی صاحب اور اُن کے اجداد کے مزارات واقع ہیں۔ یہ خاندان علاقہ میں حکمت گری اور تعویز نویسی کی وجہ سے معروف ہے۔ علاوہ ازیں ملک الشعرا پیر ملک علی صاحب قدس سرہ' کی عام فہم شاعری بھی شہرت کا سبب بنی۔ اس خاندان کے مورث اعلیٰ خواجہ میاں غلام رسول صاحب نوراللہ مرقدہ' بیان کیے جاتے ہیں جنہوں نے موضع شکریلہ میں اپنے قدم رنجہ فرمائے، گردونواح کے لوگ انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ خواجہ غلام رسول صاحب اور انکی اولاد نے طبابت کا فن سیّد خانعالم شاہ نوشاہی کی اولاد آف پنڈ عزیز سے سیکھا، پنڈ عزیز کے نوشاہی برادران اور شکریلہ کے حکیم صاحبان کے آپس میں بڑے اچھے تعلقات تھے۔ پھر زمانے کے تغیر و تبدّل نے اپنا رنگ دکھایا اور دیرینہ تعلقات اخوت و اخلاص حسب ونسب کی بھینٹ چڑھ گئے۔ موضع پنڈ عزیز جو کہ سیّد نوشہ گنج بخش کی اولاد کی وجہ سے علم و حکمت کا گہوارہ تھا، اس سرزمین نے بیسیوں گوہر نایاب پیدا کیے

marfat.com

جنکی علمی ،ادبی اور روحانی شعاؤں نے ایک عالم کو منور فرمایا۔اب وہ محترم ہستیاں اسی سرزمین میں آسودہ خاک ہیں (آسماں اُنکی لحد پہ شبنم افشانی کرے)

حضرت پیر سیّد خانعالم شاہ نوشاہی، نبیرہ حضرت سیّد نوشہ پیر کی پنڈ عزیز آمد

مجدّ د اعظم سیّد نوشہ گنج بخش قادری کی اولاد سے حضرت سیّد خانعالم شاہ نوشاہی بن سیّد محمد ابراہیم شاہ فقیہہ اعظم نے (1145ھ) کے بعد رنمل شریف سے ترک سکونت کر کے موضع پنڈ عزیز میں رہائش اختیار کر لی۔اُس زمانے کے مشہور منصب دار راجہ شیر جنگ بہادر نے موضع رحمان پور کی نصف اراضی جاگیر بطور نذرانہ آپکی اولاد کو دی۔

آپ کی اولاد سے حضرت حافظ سیّد قمر الدین شاہ نوشاہی، پیر سیّد نواب دین نوشاہی، سیّد محمد شاہ صاحب نوشاہی، زینت الفقرا پیر سیّد ولی محمد شاہ نوشاہی، الحاج حکیم سیّد فضل حسین شاہ صاحب نوشاہی، اپنے اپنے دور میں جیّد عالمِ دین ،روحانی وجسمانی طبیب تھے جن کے مطب سے سینکڑوں مریض حاضر ہو کر شفا یاب ہوتے تھے۔

پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا صاحبزادگان نوشاہیہ آف پنڈ عزیز کے کچھ گھرانوں نے نقل مکانی کر کے دیگر موضعات میں رہائش اختیار کرلی اور باقی ماندہ نوشاہی

marfat.com

احباب نے ورثہ میں ملی ہوئی علم وحکمت جیسی دولت کی طرف کوئی توجہ نہ دی اور ذریعہ معاش کے لیے دیگر شعبوں سے منسلک ہو کر اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنا بھول گئے۔ اور آپس میں عدم اتفاق کی بیماری نے اُنہیں دیمک کیطرح چاٹ ڈالا۔ حضرت پیر سیّد فضل الرحمٰن شاہ صاحب نوشاہی قادری اپنے دورِ حیات میں اپنے سکونتی گاؤں پنڈ عزیز میں ہر سال حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری کا سالانہ عرس مبارک نہایت تزک واحتشام سے منعقد کرتے تھے۔ جس میں گردونواح کے عقیدت منداحباب تو شامل ہوتے ہی تھے مگر اولاد نوشہ پیر کی عدم دلچسپی بھی عیاں ہوتی تھی۔ علم وعرفان کی جو شمع حضرت سیّد نوشہ گنج بخش کے ایک عظیم سپوت سیّد خانعالم شاہ نوشاہی نے روشن کی تھی، وہ زمانے کی تندو تیز ہواؤں کی زَدّ میں ہے، تعصب وعناد کی آندھیاں اُسے بجھانے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں۔ صاحبزادگان پنڈ عزیز میں ہے کوئی ایسا مردِ میدان جو اپنے بزرگوں کی جلائی ہوئی شمع کو حسب نسب کی متعصّبانہ آندھیوں سے تحفظ دے سکے۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر از بر ہو ☆ پھر پسر قابلِ میراث پدر کیونکر ہو

اولیائے کرام کی جلائی ہوئی شمعیں کسی کے تحفظ کی محتاج نہیں ہوتیں، جو روشن کرتے ہیں وہ حفاظت بھی کرتے ہیں۔

جھکھڑ جھلدے رہے نی صدف لکھاں بلدا فقر دی کلی چراغ رہیا

کدی نہ بجھسی کدی نہ بجھسی ایہ چراغ نورانی ☆ دتی بھورے والے آقا جس نوں نویں جوانی

marfat.com

ہیرا پھیری پُھلیریاں بڑی کیتی پھر بھی تازہ نوشاہیاں دا باغ رہیا

خواجگان شکر یلہ کی کارکردگی

دوسری طرف خواجگان شکریلہ نے تہی دامن ہونے کے باوجود علاقے میں اپنا اثر رسوخ قائم کرنے، اپنی سیّادت کا لوہا منوانے، اپنے خاندان کے افراد کو ڈھیر سارے القابات سے نوازنے، حقیقی گنج بخش کی اولاد کے خلاف منفی پراپیگنڈا کی مہم جاری کرنے، اپنے جدّ امجد خواجہ غلام رسول صاحب کے نام کے ساتھ گنج بخش کا لقب فِٹ کرنے، حکمت گری کے میدان میں مرگی کے مریضوں کے لیے لسّی کا گلاس بطور دوائی ایجاد کر ڈالا، زنانہ امراض کے لیے ادویات ایجاد کر کے قابلِ غور خدمات سرانجام دیں۔

تعویز فروشی میں بھی خوب نام پیدا کیا، اور محراب و منبر نام کے رسالے کا اجرا کر کے ادبی دُنیا میں تعصب و عناد کے جگنو چمکائے، خاندان نوشاہیہ کے مشائخین کے خلاف بازاری زبان استعمال کر کے اپنی کوتاہ عقلی کا ثبوت پیش کیا اور اس بدزبانی کی پاداش میں ہتکِ عزت کے ملزم ٹھہرائے گئے، اور اپنے اجداد کے عرس مبارک کے نام پر مجمع عام لگا کر بازاری اور درباری مُلاؤں سے سیّد نوشہ گنج بخش قادری اور آپکی اولاد کے خلاف نازیبا بکواسات کروائے گئے۔

شکریلوی مُلاؤں کے مندرجہ بالا اوصاف اور کارناموں کے پیش نظر کتاب ہذا سیف نوشاہی برگردن خاک نشین شکریلیائی تصنیف کرنے کی ضرورت پیش آئی۔

marfat.com

قارئین کرام؛ اب آپ آئندہ سطور میں مُلاں خاک نشین شکریلوی کے مکروہ عزائم اور افکار کی تفصیلات اور اُن کے دندان شکن جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

آن ستار نوشاہیاں ماری، مارُ وانگ چلایا

کافی کفر تروڑن لگی مولیٰ رنگ بنایا

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر 1 | رسالہ محراب ومنبر کے شمارہ نمبر ۵ جلد نمبر ۱ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۷ء کے صفحہ نمبر ۱۰۹ پر (مزار حضرت حاجی محمد نوشہ رحمتہ اللہ علیہ کے مجاور) کے عنوان سے ایک سرخی لگائی گئی۔اور پھر لکھا کہ حضرت حاجی محمد نوشہ رحمتہ اللہ کا مزار ضلع منڈی کے موضع رَمل شریف میں واقع ہے۔جنکا خاندانی تعلق برادری گلگو (کمہار) سے تھا۔جو کہ حضرت شاہ سلیمان بھلوالی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے جنکا قومی تعلق موچی برادری سے تھا۔

(لعنت اللہ علی الکاذبین)

الجواب نوشاہی | قارئین کرام ملاں دلشاد المعروف خاک نشین شکریلوی کے وسوسہ سے تعصب وعناد کی بُو آرہی ہے،اور ساتھ ہی مندرجہ بالا ہر دو بزرگان کے خاندانی پس منظر سے لاعلمی کے شعلے لپک رہے ہیں۔اور مندرجہ بالا اعلان جنگ کسی اور کی طرف سے نہیں بلکہ میاں شکریلوی کی کارستانی ہے۔ملاں خاک نشین شکریلوی نے اپنے آپ کو پاک صاف رکھنے کے لیے اوروں کا نام فِٹ کر دیا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملاں خاک نما شکریلوی فریب کاری کے میدان

marfat.com

کے ایک منجھا ہوا کھلاڑی ہے۔اور حقیقت یہ ہے کہ اس خام خیالی کا موجد بھی مُلاں خاک نشین ہی ہے۔اور رسالہ محراب و منبر کا روح رواں مُردہ ضمیر شکر خورہ یہی مغضوبین ہے۔

اب راقم الحروف ملاں مغضوبین شکریلوی کے مضمون کا جواب سلسلہ نوشاہیہ کی قدیم کتابوں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کے حوالہ جات سے پیش کرے گا۔

قل ھا توا بر ھا نکم ان کنتم صٰد قین

حضرت سیّد نوشہ گنج بخش اور آپکی اولاد کا نسب سادات ہونے پر خاندانی کتب ثقہ سے دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

ثبوت نمبرا؛ ثواقب المناقب۔ مصنفہ علامہ صداقت کنجاہیؒ سال تصنیف ۱۱۲۶ھ۔

امافی الحقیقت ذات آں محو حقیقت ذات و عارف گزشتہ از عرفیات بقوم قریش علوی ارتباط دارد۔یعنی آپ کا خاندانی تعلق قریش علوی سے تھا۔

ثبوت نمبر۲؛ کتاب و مصنف ایضاً؛ یکے از اجداد آں پاک طینت ہنگام ابجد خوانی تبلیغ اسلام از خطہ پاک بغداد سفر اختیار کردہ، در سواد اعظم ہندوستان آمدہ توطن ارزانی فرمودہ بود۔ترجمہ؛ آپ (نوشہ پیر) کے اجداد سے ایک بزرگ تبلیغ اسلام کے لیے بغداد شریف سے سفر کر کے ہندوستان میں تشریف لائے۔

قارئین محترم ثواقب المناقب کی دونوں عبارتیں یہ بتارہی ہیں کہ سیّد نوشہ پیر کے آباؤ اجداد بغداد سے آئے تھے اور وہ علوی یعنی سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہ، کی

marfat.com

اولاد تھے۔اب ملاں شکر یلوی سے یہ کہنا ہے کہ اگر حضرت علی علیہ السلام سیّد تھے تو اُن کی اولاد بھی سیّد ہے اور اگر نعوذ باللہ جناب امیر علیہ السلام کا قومی تعلق کمہار برادری سے تھا تو خاک نشین صاحب اپنے آپ کو بھی اسی برادری کا حصہ شمار کریں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اپنی کذب بیانی سے توبہ کریں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے

لعنت اللہ علی الکاذبین

ثبوت نمبر۳؛ گلزار نوشاہی مطبوعہ مولفہ مولانا نظام الدین نوشاہی آف راولپنڈی ہے فرزند عباسؓ علیؓ دا نوشہ پُشت عباسوں

میرے تے اعتبار نہ جس دا خبر لوے ہر پاسوں

مولانا نظام نوشاہی صاحب نے اس شعر میں علامہ صداقت کنجاہی کے بیان کی تصدیق کی ہے کہ سیّد نوشہ پیر، حضرت عباس علمبردارؓ بن سیّدنا علیؓ کی اولاد ہیں۔

ثبوت نمبر۴؛ آئینہ اسرار مطبوعہ مصنفہ مولانا نظام الدین نوشاہی آف راولپنڈی سیّد نوشہ پیر کے پڑپوتے سیّد عبدالرسول شاہ جو کہ صاحبزادگان سنگھوئی شریف کے جدّ امجد ہیں کے متعلق لکھا ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

سیّد عبدالرسول اُنہاں نوں بیٹا بخشیا خالق

لائق تک اُنہاں نوں قبلہ گدیوں کیتا مالک

ذی شعور قارئین حضرات ؛ راقم السطور نے سیّد نوشہ پیر کا سیّادت علویہ کے ساتھ نسبی طور پر منسلک ہونے کے پرانی کتابوں سے شواہد پیش کر دیے ہیں۔جن میں

marfat.com

سے دو ثبوت 1126ھ، کی لکھی ہوئی کتاب سے ہیں۔اور دو شہادتیں 1319ھ کی لکھی ہوئی کتابوں کی ہیں۔نوٹ، یہ تینوں کتابیں پیر سیّد برق شاہ صاحب نوشاہی کی پیدائش سے پہلے کی تصنیف شُدہ ہیں۔اب راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہوگا کہ حاسدین کے گروہ کے سرغنہ ملاں شکریلوی کا بیان جھوٹ کا پلندہ ہے۔

لعنت اللہ علیٰ الکا ذبین

خواتین وحضرات قارئین گرامی۔کذب کی بلندیوں کو سر کرنے والے ملاں خاک نما شکریلوی نے سیّد نوشہ گنج بخش قادری کے مرشد گرامی القدر قطب الکونین سخی پیر سلیمان نوری قادری بھلوالی کی قوم موچی لکھی ہے۔اور تحریری طور پر کوئی ثبوت پیش نہیں کیا لہذا عدم ثبوت کی بنا پر اسے قابل اعتماد نہ سمجھتے ہوئے ردّی کی ٹوکری کی نذر کیا جاتا ہے۔

سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کا لٹریچر اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ سخی سلیمان نوری قادری قوم قریش کے چشم و چراغ تھے،شائد اُن لکھاریوں کو از راہ کشف معلوم ہو گیا تھا کہ اکیسویں صدی عیسوی میں موضع شکریلہ سے ایک سر کنڈا نمودار ہوگا اور وہ سخی صاحب نوری کی قوم موچی لکھے گا اس لیے اُن لکھاریوں نے احتیاطاً سخی پاک کی قوم بھی تحریر کر دی۔آئندہ سطور میں اس موضوع پر مفصل بحث ملاحظہ فرمائیں اور ملاں شکریلوی کے علم و عقل اور تحقیق کی مذمتی انداز میں دل کھول کر داد دیں اور اسی خوش گوار موڈ میں شواہد کی دُنیا میں واپس آ کر ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

marfat.com

ثبوت درنسب سخی سلیمان نوری قادری

کتاب مناقبات نوشاہیہ قلمی نسخہ: تصنیف سیّد عمر بخش رسول نگری صفحہ نمبر ۵۰

ارشادات عالیہ سیّد مبارک حقانی برائے حضرت معروف خوشابی

اگوں ہن اک لڑکا ہوسی شاہ سلیماں نام
اصلی ذات قریشی ہوسی، ہوسی اوس انعام
نکیاں ہوندیاں شیر خواری وچ ماں باپ مرجاسی
میاں منگھو ترس کریسی عورت شیر پلاسی
سجے پاسے ویکھ لے ایہہ کھلا ہے اوہ
اچھی طرح پچھان چھڈ دل دا، لاہ دھرو
وچ بھلوال دے ہوسیا عُمر ہوسی چھ سال (6)
ایہہ امان ہے اوسدی بخشش کریں سنبھال
نوسو چوداں ہوسیا ہجری تدوں سن (914ھ)
اک ہزار تے باراں اندر ہوگ وفات اُسن (1012ھ)
اگوں اس تھیں ہوسیا نوشہ اک جوان
مغرب مشرق فقر اوس پوسی دُھم جہان

قارئین حضرات مناقبات نوشاہیہ کے مصنف نے شاہ سلیمان نوری بھلوالی کی قوم قریشی رقم کی ہے اور ساتھ ہی سن پیدائش اور وفات بھی لکھ دیئے ہیں اس واضع

marfat.com

ثبوت کی موجودگی میں مولانا ورولانا شکریلوی کا موقف غلط ثابت ہوتا ہے اور تحریری شہادت کے سامنے کسی من گھڑت کہانی کی کوئی وقعت نہیں ہوتی حضرت سخی پاک کی قوم موچی لکھنا شکریلوی کا جھوٹ ثابت ہوگیا ہے لہذا ایک بار پھر۔

لعنت اللہ علی الکا ذبین

چشتی سلسلہ طریقت سے منسلک سادات فیملی کے چشم و چراغ حضرت پیر سیّد وارث شاہ صاحب جنڈیالوی فرماتے ہیں کہ چوہڑے کا بیٹا سیّد نہیں بن سکتا اور گھوڑا (لیلی) یعنی بھیڑ بکری کا بیٹا نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح جاٹ، موچی، تیلی کی اولاد فقیر نہیں ہوسکتی۔ وارث شاہ صاحب کا کلام ملاحظہ فرمائیں۔

نائیں چوہڑے دے پُتر ہون سیّد

گھوڑے ہون نائیں پُتر لیلیاں دے

وارثؔ شاہ فقیر وی نہیں ہوندے

پُتر جٹاں تے موچیاں تیلیاں دے

مندرجہ بالا کلام کے مطابق اگر سخی پاک کی قوم موچی ہوتی تو ولائت جیسے بلند رتبے پر فائیز نہ ہوتے۔ اگر ملاں شکریلوی کی اب بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو کشف القبور کے ماہر ماسٹر منیر الحق اور عصمت اللہ کو ساتھ لیکر وارثؔ شاہ صاحب مرحوم کا انٹرویو لینے کے لیے جنڈیالہ شیر خان پہنچ جائیں اور اُن سے اس کلام کی وضاحت طلب کریں اگر پھر بھی تسلی نہ ہو تو خاک اُڑائیں کیونکہ خاک اُڑانا ہی انکے مقدر میں لکھا ہے۔

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر 2 | حاجی محمد نوشہ رحمتہ اللہ علیہ مجرد تھے اس لیے انکی کوئی جسمانی اولاد نہیں ہے آپ کے وصال پہ آپ کے مرشد کی اولاد سے کچھ افراد آپ کے مزار کے مجاور بنے۔

الجواب نوشاہی | قارئین کرام ملاں خاک نشین کا درج بالا بیان تعصب وعناد سے لبریز اور خاندان نوشاہیہ کی تاریخ سے لاعلمی پر مبنی ہے جس کا حقیقت کی دُنیا کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ۱۱۰۷ھ سے لے کر آج تک لکھی جانے والی تمام کتابوں میں یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش صاحب اولاد تھے آپ کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ تینوں کی اولاد پاکستان کے مختلف اضلاع میں آباد ہے آپ کے وصال کے بعد آپ کی اولاد سے سیّد محمد ہاشم شاہ دریا دل (فرزندِ اصغر) سجادہ نشین اوّل مقرّر رہوئے۔

جنہیں سیّد نوشہ پیر نے اپنی ظاہری حیات میں ہی اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ ملاں خاک نما کا یہ لکھنا کہ نوشہ پیر کے مُرشد کی اولاد آپ کے مزار کی مجاور بنی سراسر غلط اور آج کے دور کا سب سے بڑا جھوٹ ہے ایک بار پھر۔

لعنت اللہ علی الکاذبین

سچائی چُھپ نہیں سکتی بناوت کے اُصولوں سے
خوشبو، آ نہیں، سکتی کبھی، کاغذ کے پھولوں سے

marfat.com

رباعی

میاں خاکی دیاں کذب بیانیاں تھیں، شرمسار نے ہفت، افلاک، ہوئے
ضد، حسد، دے، بحر، وچ، مار، غوطہ، گم، اوس، دے، فہم و، ادراک، ہوئے
جاہل مطلق نہ علم دی سار جانے اوہدیاں خصلتاں ندے پردے چاک ہوئے
سیّدؔ، فقر نوشاہی، دی ویکھ، چڑتل، حاسد وچ شکر یلے، دے، خاک ہوئے

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (3)

ان مجاوروں کی اولادوں نے شاہ جی، کہلوانا شروع کر دیا اور وقت گزرتا گیا۔ حتیٰ کہ میاں غلام رسول، منگلہ والے کا دورِ حیات شروع ہوا جس نے منگلہ سے سکونت ترک کر کے گجرات کے موضع ڈوگہ شریف میں، اپنی خانقاہ قائم کر کے میاں غلام رسول کی بجائے سیّد ابوالکمال برقؔ کہلانا شروع کر دیا اور پھر منڈی جہلم گجرات میرپور، بھمبر کے اضلاع کے برادرزادوں کو سیادت کے جھوٹے دعوے کی ترغیب دلائی اور سرکاری محکموں کے، کاغذات میں قومیت کے خانوں میں سیّد لکھوایا۔

الجواب نوشاہی | قارئین محترم رسالہ محراب و منبر کے سرغنہ ملاں خاک نشین نے یہ انکشاف کر کے (کہ ان مجاوروں کی اولادوں نے شاہ جی کہلوانا شروع کر دیا) اپنی اصلیّت کا پردہ فاش کر دیا ہے۔ شیشے سے ہمیشہ اپنا ہی چہرہ نظر آتا ہے اور

marfat.com

چور سب کو چور ہی سمجھتا ہے۔ موضع شکریلہ کی خاک معلّی کے خاک نشین مجاور کے آباؤ اجداد نے سیّد بننے کے لیے یہی طریقہ واردات استعمال کیا ہے۔ صوفی باصفا جناب عبدالمجید صاحب فقیہہ قادری صاحب آف کھاریاں کے بقول موضع شکریلہ کے خواجگان وخاکدان (ارائیں) قوم کے چشم وچراغ ہیں۔ کسی اور جگہ سے نقل مکانی کر کے موضع شکریلہ میں آباد ہوئے۔ اور یہاں آکر شاہ جی کہلانا شروع کر دیا، پھر منصب خواجگی پر متمکن ہو گئے اور آس پاس کے سادات کے ساتھ رشتہ داریاں قائم کر کے پکے سُچے سچے سکّے بند سیّد بن گئے۔

گیدڑ اگر شیر کی کھال پہن لے تو وہ شیر نہیں بن جاتا اُس کی عادات اور حرکات وسکنات گیدڑ کی ہی ہوتی ہیں۔ شیر کی آواز میں دھاڑ یعنی گرج ہوتی ہے اور گیدڑ کی آواز (روڑیں) ہی ہوتی ہیں رسالہ محراب ومنبر میں میاں جی شیر کی کھال پہن کر روڑیں ہی لگا رہے ہیں۔ اور دُنیا اُنکے علم وعقل اور اخلاق کا ماتم کر رہی ہے۔ ملاں خاک نما شکریلوی جس طرح خود منصب سیادت پر بر اجمان ہوا ہے۔ دوسروں کے بارے میں بھی یہی خیال کرتا ہے کہ وہ بھی اسی طرح منصب سیادت پر متمکن ہوئے ہوں گے۔ شکریلے کے ملاں نے بغض وعناد کی آگ میں جل کر پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی قدس سرہٗ کو میاں غلام رسول منگلہ والا لکھا ہے۔ اور کذب گوئی کا مرتکب ہوا ہے سیّد برقؔ شاہ نوشاہی نے اپنی رہائش منگلہ میں کبھی بھی اختیار نہیں کی بلکہ آپ چند سال موضع ٹھل شریف

marfat.com

میں اقامت گزیں رہے ہیں۔ ملاں جی کا منگلہ والا بیان مبنی بر حقیقت نہیں ہے ۔اور پھر ملاں شکریلوی کا یہ لکھنا کہ اُنہوں نے ڈوگہ شریف جا کر اپنا نام تبدیل کر لیا اور نیا نام سیّد ابوالکمال برقؔ رکھ لیا۔ سفید جھوٹ ہے، ٹھل شریف کے قیام کے دوران سیّد برقؔ شاہ صاحب نے جو کتابیں لکھیں اُن سب پر اپنا نام سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی اور سیّد ابوالکمال غلام رسول شاہ برقؔ نوشاہی لکھا ہے۔ ثبوت کے طور پر قیام ٹھل شریف کے دور کی مطبوعہ کتابیں دکھائی جا سکتی ہیں دو کتابوں کے نام ملاحظہ فرمائیں, 1 تحائف نوشاہیہ (2) شجرہ شریف نوشاہی

ناظرین کرام; سیّد برقؔ شاہ صاحب کا نام سیّد غلام رسول شاہ تھا آپکی کنیت ابوالکمال اور تخلص برقؔ ہے آپ اپنے نام کے بجائے اپنی کنیت اور تخلص سے مشہور ہیں آپ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ میں امتیازی حیثیت کے حامل تھے آپ کی مساعی جمیلہ سے اندرون و بیرون ملک سلسلہ نوشاہیہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ آپکی تمام عمر دین اسلام کی ترویج و اشاعت اور سلسلہ نوشاہی کی گراں قدر خدمات سرانجام دینے میں صرف ہوئی آپ کی ذات والا صفات بے شمار خُوبیوں کا مُرقع تھی۔ آپ ایک بلند پایہ، عالم دین،، مناظر اسلام،، ادیب،، خطیب،، عربی،، فارسی، اردو اور پنجابی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ نے نظم و نثر میں سیکڑوں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ آپ کا حلقہ ارادت بڑا وسیع ہے لاکھوں لوگ آپ کے مرید ہیں۔ بلند پایۂ علماءَ، فضلا اور شعرا عظام آپکی چوکھٹ پر جبینِ نیاز خم کرنا اپنی

marfat.com

سعادت سمجھتے ہیں۔اتنی خوبیوں کے حامل پیرِ طریقت رہبرِ شریعت کی شان میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرنا کسی خارجی ذہن کے حامل شخص کا کام ہوسکتا ہے۔ایسی ذہنیت کے مجسمے کو تحفے کے طور پرایک بارپھر ہماری طرف سے (لعنت اللّٰہ علی الکا ذبین) کاہارقبول ہو۔

ذی شعورقارئین کرام ; سیّدابوالکمال برقؔ نوشاہی کے دورِحیات میں بھمبراورشہر میرپور میں اولادنوشہ پیر سےکوئی فردآبادنہیں تھا۔چند سال ہوئے میرپورشہر میں دوتین گھرانوں نےسکونت اختیارکی ہے۔لہذاملاں خاک نشین کایہ لکھنا کہ برقؔ نوشاہی نے بھمبراور میرپور کے برادرزادوں کوسیّادت کے جھوٹے دعویٰ کی ترغیب دلائی۔ملاں شکریلوی کی تضادبیانی کی روشن دلیل ہے۔

نیزخاکی ملاں نےبغض وعناد میں جل بھن کراورجھوٹ کی انتہا کو فتح کرتے ہوئے ایک اورتضادکادھماکہ کرتے ہوئےلکھا کہ سرکاری محکموں کےکاغذات میں قومیت کےخانوں میں سیّدلکھوایا۔اورپھراپنے رسالہ کےآئندہ شماروں میں خودہی اپنی کذب بیانی کاپول کھول دیا۔اورپنڈعزیز،منڈی بہاوالدین،رنمل شریف،چک سواری کے محکمہ مال کےعکس لگا کریہ ثابت کرنیکی ناکام کوشش کی ہے کہ سیّدنوشہ گنج بخش اوراُنکی اولادکی قوم سیّدنہیں بلکہ جالپ راجپوت،جالپ جاٹ اورفقیر ہے۔اگرواقعی محکمہ مال کےکاغذات میں اسی طرح درج ہےتوپھر ملاں شکریلوی کایہ دعویٰ باطل ہوجاتا ہےکہ سیّدبرقؔ نوشاہی نےاپنے برادر

marfat.com

زادوں کو ترغیب دلا کر محکمہ مال کے کاغذات میں قومیّت کے خانوں میں سیّد لکھوایا محکمہ مال چکسواری کے قومیّت خانہ میں پسران چراغ عالم شاہ فقیر لکھا ہوا ظاہر کرتا ہے کہ سیّد برقؔ نوشاہی نے محکمہ مال کے قومیّت خانہ میں کوئی تبدیلی نہیں کروائی بلکہ جوں کا توں موجود ہے یہاں ملاں شکریلوی کا کذب ظاہر ہو گیا ہے۔

دروغ گورا حافظہ نباشد

جھوٹے آدمی کا حافظہ نہیں ہوتا وہ پہلے کچھ اور بعد میں کچھ لکھتا اور کہتا ہے۔ اسی لیے ارشاد خداوندی ہے۔ **لعنت اللّٰہ علی الکاذبین**

رباعی

حلوہ خورا ایہہ خاک نشین ملاں، باہروں ہور، تے اندروں ہور دسدا
کرداطعن نوشاہیاں دی ذات اُتے، باطن بھونڈ تے ظاہر چکور دسدا
شکل بزرگاں عمل شیطان والے باہروں شاہد تے اندروں چور دسدا
سیّد کرے حملے، اصفیا اُتے، اندروں کاوَنی تے، باہروں مور دسدا

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (4)

جن لوگوں نے سب سے پہلے برق (؟) کا، ساتھ، دیا، تھا اُن میں مولوی شرافت آف منڈی بہاؤالدین جو کہ اب سیّد شرافت حسین شاہ کہلا رہا ہے۔

الجواب نوشاہی | مُحترم، ناظرین کرام، ملاں خاک نشین کا بیان آپنے ملاحظہ

marfat.com

فرمایا ہے کیا ایسی زبان کسی دربار معلیٰ کے درباری کی ہوتی ہے یا بازاری ہیجڑے کی ہوتی ہے ملاں خاک نشین شکریلوی غالباً کچھ عرصہ ہیجڑوں کی ٹولی کے ساتھ رہا ہے اور مخنثوں کی صحبت خاص نے اسکے دل ودماغ میں اپنا رنگ بھر دیا ہے اب اسے کسی خانقاہ معلیٰ کی سجادگی کے خواب دیکھنے کے بجائے اپنے مربیوں اور اساتذہ یعنی اُن ہیجڑوں کی ٹولی میں واپس چلا جانا چاہیے اور ڈھول کی تال پر ناچ کر اور منہ سے مغلظات بک کر اپنی عادت خاصہ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ کسی پیر طریقت رہبر شریعت مُرشد کامل عارف باللہ ہزاروں لاکھوں افراد کے روحانی راہنما حضرت سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی جن کی دینی ملی اور روحانی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے اُنکی ان خوبیوں کو سراہنے کی بجائے شکریلے کا خاک نشین ہیجڑا اپنے بد باطن کا مظاہرہ کر کے کذاب جیسا غلیظ لفظ استعمال کر رہا ہے اور اس لعنتی پر ہزاروں لعنتوں کی برسات ہو رہی ہے۔ ایسے ہی بد طینتوں کے لیے سیّد برقؔ شاہ صاحب نوشاہی نے ایک رباعی لکھی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

دُوتیاں دے سریں خاک پا کے جھنڈے فقر نوشاہی دے جُھلدے رہسن
مَرسن، موت، حرام، تمام، موذی، دھوکھا، نفس دا، کھا کے، بُھلدے رہسن
بُوٹے، آس، اُمید، اساڈڑی دے ہر سے اندر پھلدے پُھلدے رہسن
برقؔ ازل تھیں فتح نصیب میرے دُوتی وانگ ککھاں گلیں رُلدے رہسن

☆

marfat.com

شکر یلے کے شکر خورے کی پراگندہ سوچ کے پیش نظر راقم الحروف کی طرف سے ایک رباعی ملاحظہ فرمائیں۔

خاک نشین شکر یلے دا ملواناں کرے، ہمسری پیراں نوشاہیاں دی
شکرہ، کرے، مقابلہ، باز، دے نال حرص رکھدا، کج، کلاہیاں دی
حسب نسب دے فتنے برپا کیتے بن کے سر تے پگ برائیاں دی
سیّد لسّی دے دور چلان والے نہیں جاندے، لذت ملاّیاں دی

☆

قارئین محترم؛ حاسدین کے سرغنہ ملاں خاک نشین ناشاد کا سیّد شرافت نوشاہی کے خلاف بدزبانی کا باب کھولنا اور نازیبا الفاظ استعمال کرنا ملاں خاکوانی کی بد باطنی کی بیّن دلیل ہے۔ سیّد شرافت نوشاہی صاحب کا ۱۹۸۳ء میں انتقال ہو گیا تھا جبکہ ملاں کے رسالے کی تحریر اُنہیں زندہ ظاہر کر رہی ہے۔ ملاں کی بے خبری اپنے عروج پر ہے اور جعلی سادات کی بیخ کنی کرتے کرتے اپنی اور اپنے رسالے کی بیخ کنی کرا رہا ہے۔ فوت شُدگان پر الزام تراشیاں کرنا انہیں بُرا کہنا دین اسلام میں جائز نہیں ہے، اور شکر یلے کا بدمست ہاتھی دین اسلام کی حدود کو روندتا پھرتا ہے اسی طرح سیّد برقؔ شاہ صاحب جنہوں نے ۱۹۸۵ء میں انتقال فرمایا اور ۲۰۰۷ء میں ملاں شکریلوی ان کے خلاف ہذیان بک رہا ہے ایسا کرنا دین اسلام میں روا نہیں ہے اور سیادت کا ٹھیکیدار اپنا مال سمجھ کر سب کچھ ہڑپ کیے جا رہا ہے۔

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (5)

اس کے علاوہ موضع پنڈ عزیز کے نوشاہیوں اور جاتلاں، بھمبر کے نوشاہیوں نے ساتھ دیا اور پھر ان سب نے اپنے اپنے علاقہ میں جھوٹی اور کاغذی شہرت حاصل کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ **لعنت اللّٰہ علی الکاذبین۔**

الجواب نوشاہی

ناظرین کرام مُلاں خاک نشین کی مندرجہ بالاتحریر کردہ عبارت کسی خانقاہ معلیٰ کے مجاور کی بجائے کسی بازار معلیٰ کے مخنث کا انداز بیاں معلوم ہوتا ہے نیز ملاں شکریلوی نے سستی شُہرت کے حصول کے لیے سیّد نوشہ گنج بخش قادری اور آپکی اولاد کے نسب سیّادت کو متنازعہ بنانے کے لیے ناپاک جسارت کی ہے۔ اور عوام الناس میں سیّد نوشہ عالیجاہ اور آپکی اولاد کی قدر ومنزلت کم کرنے کے لیے کنفیوژن پیدا کی ہے۔ اور اپنی غیر مصدقہ سیّادت کا سکّہ جاری کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کسی پر الزام لگانے سے پہلے ثبوت فراہم کیے جاتے ہیں پھر جُرم ثابت ہونے کے بعد فیصلہ سنایا جاتا ہے۔ اور ملاں شکریلوی کے افکار اور رسم ورواج نرالے ہیں۔ انکے دربار معلیٰ میں الٹی گنگا رواں دواں ہے۔ یہاں ثبوت موجود نہیں اور صرف فیصلہ ہی فیصلہ ہے انکا فیصلہ سنتے جاؤ اور شرماتے جاؤ۔ ملاں خاکی کی اس دریدہ دھنی پر ایک بار پھر (لعنت اللہ علی الکاذبین) کا تحفہ پیش خدمت ہے

marfat.com

قبول فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ میاں خاکی کی تحریروں میں یہ بات بخوبی عیاں ہے کہ وہ عوام الناس میں اپنی قدر و منزلت بنانے کیلئے اپنے حسب نسب کا کچھ زیادہ ہی پرچار کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عزت و عظمت والا ہے جو متقی و پرہیزگار ہے قبر اور حشر میں آدمی کو اپنا نسب نہیں بلکہ اعمال صالحہ کام آویں گے۔ قیامت کے دن سزا جزا کے لیے سوال و جواب کی فائلوں میں آدمی کی قوم کا کوئی خانہ نہیں ہوگا اور نہ ہی کوئی اس قسم کا سوال کیا جائے گا۔ قیامت کے دن محکمہ مال کے کاغذات اور قوم وغیرہ کا سوال نہیں پوچھا جائے گا۔ البتہ ملاں خاک نما شکریلوی سے یہ توقّع کی جاسکتی ہے کہ قیامت کے دن ایک ریال والا نسبی سر ٹیفکیٹ ہاتھ میں لیے فرشتوں کو مطمعن کرتے نظر آئیں گے کہ اے فرشتو نہ مارو ہم سیّد ہیں ہم سیدو ہیں۔ مگر کسی آل رسول کے مدعی کو جو کہ بدزبان بد باطن اور اولیائے کاملین پر نسبی حملوں کا مرتکب ہو محشر کے روز اور قبر میں بچاؤ کے لیے حسب نسب کا ایک ریال والا سند نامہ کام نہیں دے گا۔ اب راقم الحروف قارئین کرام کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے اور ملاں ناسبی کے حسب نسب کا بھُوت اتارنے کے لیے چند صاحب دیوان سادات کے اقوال پیش کرتا ہوں جن کے نزدیک حسب نسب کی شیخی بھگارنا فضول کام ہے۔

نمبر ۱۔ سیّد نیک عالم شاہ صاحب نقشبندی آف گوہڑہ سیّداں میر پور فرماتے ہیں

حسب نسب تھیں شرف نہ ملدا نہ کسبوں نہ مالوں ☆ سوہنی خو جہاں دی نائیں ساڑے نار انہاں نوں

marfat.com

نمبر۲۔ پیر سیّد وارث شاہ صاحب چشتی آف جنڈیالہ شیر خاں کتاب ہیر رانجھا میں ملاں خاک نشین شکریلوی جیسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

﴿ جھڑا ذات تے وطن ول دھیان رکھے دنیا دار ہے اوہ درویش کہیا ﴾

نمبر۳۔ ایک اور صوفی بزرگ کا نصیحت آموز کلام پیش خدمت ہے۔

سانس وطن ہے ذات ہے جوگی سگے پرائے خویش نہیں

ذات وطن کو دیکھنے والا لوبھی ہے درویش نہیں

قارئین کرام مندرجہ بالا کلام میں جن علتوں سے دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے موضع شکریلہ کی نہر معلیٰ کا مگرمچھ ان تمام علتوں کا مصداق ہے۔ اپنے رسالے میں اپنے آباؤ اجداد کی بے شمار کرامتیں لکھی ہیں اور ایسے ایسے اوصاف بیان فرمائے ہیں کہ ان پر ملکوتی صفات کے مظہر ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ اگر فی الواقع اُن میں بیان کردہ اوصاف موجود تھے تو ان خوبیوں کا پرتو انکی اولاد شریفہ میں بھی ہونا چاہیے تھا جبکہ انکی زندہ تابندہ کرامت ملاں خاک نشین کے روپ میں ایک مہیب نظارہ پیش کر رہی ہے یہاں تاریخ ایک بار پھر اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور انکے بیٹے کے واقع کی تشریح کی جا رہی ہے دو شعر پیش کر کے اس مضمون کی بساط لپیٹتا ہوں۔

طفل میں بُو کیا آئے ماں باپ کے اطوار کی

دُودھ، تو، ڈبے، کا ہے تعلیم، ہے، سرکار کی

marfat.com

ذاتاں صفتاں اس سرکارے ہرگز پیش نہ گیاں

پہن، سنگار سہاگن ہویاں، جو سجدے وچ پیاں

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (6)

اب تک حاجی محمد نوشہ کے مزار کے مجاوروں کی اولادوں سے جو لوگ برق (؟) کے قائل ہو گئے وہ تو سیّد کہلانے کی ناپاک کوشش میں مصروف ہیں، لیکن جو اس (؟) کے ناپاک دعویٰ یعنی جھوٹی سیادت کے دعویٰ سے خوفِ خدا کی بدولت اس سے بچ گئے وہ آج بھی شاہ سلیمان قادری بھلوالی کی اولاد ہونے پر قائم ہیں۔ (اللہ انہیں مزید عزت بخشے)

الجواب نوشاہی

قارئین کرام؛ آپ نے شکریلے کے دجالِ اعظم مُلاں خاک نشین کا سطور بالا میں بیان الجزام ملاحظہ فرمایا ہے۔ بیان بالا مراق کی بیماری میں مبتلا مرزا غلام احمد قادیانی کے تربیت یافتہ، شکریلہ کی خارگاہ معلیٰ کے خاک نشین کے عمدہ اخلاق کا بہترین نمونہ ہے۔ کذب گوئی۔ بزرگان دین پر بہتان بازی۔ ناشائستہ زبان اور وضع قطع کے پیش نظر مرزا قادیانی اور ملاں شکریلوی میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے۔ اور یہ امر مبنی بر حقیقت ہے کہ مرزا کیطرح ملاں کے بیان میں بھی پائیداری نہیں ہے موسم کے ساتھ ساتھ اس کے خیالات بدلتے رہتے ہیں۔ آئندہ

marfat.com

اوراق میں آپ اس کا مشاہدہ کریں گے۔ فی الحال ملاں بے لگام کے چند جھوٹ ملاحظہ فرمالیں۔

نمبر ا۔ سیّد نوشہ گنج بخش کی قوم (گلگو) لکھی ہے۔ اور ستمبر ۲۰۰۷ء کے بعد جو رسالے شائع کیے ہیں اُن میں سیّد نوشہ عالیجاہ کی قوم جالپ راجپوت لکھی ہے۔

نمبر ۲۔ سیّد نوشہ پیر کو مجرد لکھ رہا ہے اور ستمبر ۲۰۰۷ء کے بعد کے رسالوں میں سیّد نوشہ پیر کو صاحب اولاد لکھ رہا ہے۔ اور آپکی اولاد کے سسرالی شجرے بھی لکھے ہیں

نمبر ۳۔ سیّد نوشہ گنج بخش کے مزار کے قریب رہائش پذیر صاحبزادگان کو سخی سلیمان نوری قادری بھلوالی کی اولاد ہونے کی گردان الاپ رہا ہے۔ اور ستمبر ۲۰۰۷ء کے بعد کے رسالوں میں اس کی نفی کر رہا ہے۔

نمبر ۴۔ سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی پر برادران نوشاہی کو ورغلا کر اُن سے سیادت کا دعویٰ کرانے کا الزام لگا رہا ہے۔ جبکہ سلسلہ نوشاہی کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ سیّد برقؔ نوشاہی اور سیّد شرافتؔ نوشاہی سے پہلے کے تذکرہ نگاروں نے بھی سیّد نوشہ گنج بخش اور آپکی اولاد کو سادات علویہ خاندان کا چشم وچراغ لکھا ہے۔ ثبوت کے طور پر چند تذکرہ نگاروں کے نام لکھے جاتے ہیں

نمبر ا۔ مرزا احمد بیگ لاہوری (نمبر ۲) علامہ محمد ماہ صداقت کنجاہی (۳) سیّد محمد حیات برخورداری نوشاہی (۴) سیّد عمر بخش رسول نگری (۵) سیّد نصیر الدین شاہ بحر علوم (۶) مولانا محمد اشرف منچروی (۷) مولانا محمد حیات نوشاہی شرق پوری

marfat.com

(۸) پیر نواب علی نوشاہی سچیاروی (۹) مرزا طلا محمد نوشاہی پشاوری (۱۰) مولانا خلیفہ نظام الدین نوشاہی راولپنڈی (۱۱) سیّد شیر علی شاہ نوشاہی آف رنمل شریف (۱۲) مولانا حامد علی شاہ گمٹالوی (۱۳) پیر کمال الدین لاہوری۔ یہ سب حضرات سیّد برقؔ نوشاہی اور سیّد شرافتؔ نوشاہی سے پہلے کے لکھاری ہیں جنہوں نے سیّد نوشہ پیر اور آپکی اولاد کا نسب نامہ سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ تک منتہی کیا ہے۔ لہذا سیّد برقؔ شاہ صاحب یا سیّد شرافتؔ نوشاہی کو موردِ الزام ٹھہرانا شکر یلہ کے کذاب کی سلسلہ نوشاہیہ کی تاریخ سے عدم واقفیت اور کذب بیانی کی روشن دلیل ہے شکر یلے کا کذابِ اعظم رسالہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۷ء میں نوشہ پیر کو مجرد لکھتا ہے اور بعد کے رسالوں میں صاحب اولاد لکھتا ہے۔ بالکل یہی طریقہ کار مرزا قادیانی کذاب کا تھا۔ وہ ایک جگہ لکھتا ہے کہ میں عیسیٰ اور موسیٰ کا مثیل بنا کر بھیجا گیا ہوں اور دوسری جگہ پر لکھتا ہے۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

راقم الحروف کی طرف سے ایک رُباعی در ذکر فیضان نوشاہیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں اور ساتھ ہی دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شکر یلے کے مگر مچھ کو ہدائت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

marfat.com

رباعی

چمکے فقر نوشاہیاں دا چن وانگوں کیہڑا ہمسری کرے نوشاہیاں دی
شرق، غرب وچ خوشی دے ساز وجے، گئی دور آواز شہنائیاں دی
جاگے بھاگ مقدراں، ستیاں دے ساعت آگئی نیک سخایاں دی
سیّد، پیر نوشہ گنج بخش حاجی، لاہی، دلاں، توں، میل، سیاہیاں دی

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (7)

اس طرح ابوالکمال برق (؟) کے ایما پہ جو نوشاہی سیّد کہلا رہے ہیں عوام الناس ان کے خاندان سے بخوبی واقف ہیں کہ چند سال قبل تو میاں جی کہلانے والے اب سیّد ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے بھی ہیں اور اپنی قبروں کو آگ سے بھر بھی رہے ہیں۔

الجواب نوشاہی

قارئین کرام: ملاں خاک نشین شکریلوی کی مندرجہ بالا عبارت تعصب وعناد، جھوٹ اور کم علمی کا بہترین نمونہ ہے۔ علاوہ ازیں میاں شکر خورے کے عمدہ اخلاق کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ **اِلّا ماشاءاللہ**۔

ملاں شکریلوی نے اس عبارت میں لغویات اور کذب گوئی کا بے تحاشہ استعمال کیا ہے اور بزعم خود رسالہ محراب و منبر میں علمی اور ادبی خدمت سرانجام دی گئی ہے۔

marfat.com

جبکہ اہلِ علم حضرات کے نزدیک ایسے انداز کو بازاری زبان کہا جاتا ہے۔ نیز بلاوجہ کسی کو کذاب کہنا گناہِ عظیم ہے۔ جبکہ ملاں شکریلوی خود کذب گوئی کا مرتکب ہوا ہے۔ اب ملاں کی عبارت کا محاسبہ کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر ا۔ سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی کو کذاب لکھنا (۲) انکی ایما پر نوشاہیوں کا سیّد کہلانا (۳) کسی کے میاں جی کہلانے سے اسکے سیّد نہ ہونے پر دلالت کرنا۔

(۴) کسی کو بغیر ثبوت کے جھوٹا کہنا (۵) انکی قبر پر آگ کا عذاب ہونے کی وعید صادر کرنا۔

قارئین محترم؛ اب آئندہ سطور میں مُلاں خاک نشین کی عبارت سے اخذ کی گئی پانچ شقوں پر بحث کی جائے گی کہ کیا ان الزامات میں کوئی صداقت بھی ہے یا کہ شکر یلے کا بے مہار شُتر اصول وضوابط اور حقائق پر دُھول ڈال رہا ہے۔ اب نمبروار جوابات ملاحظہ فرمائیں۔ اور ساتھ ہی ملاں خاک نشین کی عقل پر افسوس بھی کریں

الزام نمبر (۱) کا جواب۔ بلاوجہ کسی کو کذاب کہنے والا خود بہت بڑا کذاب ہوتا ہے سیّد برقؔ نوشاہی نے اپنی کتابوں میں جو بھی لکھا ہے اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں لکھا بلکہ ماقبل کے لکھاریوں کی کتابوں سے موضوعات اخذ کیے ہیں مثلاً سیّد نوشہ پیر کی سوانح حیات۔ کرامات۔ تاریخ ولادت ووفات اور نسب نامہ کا تذکرہ کرتے وقت اپنے سے پہلے تذکرہ نگاروں کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کیے ہیں اور نسب نامہ لکھتے وقت متعدد کتابوں سے ثبوت فراہم کیے ہیں اور وہ تمام کتابیں

marfat.com

مطبوعہ اور غیر مطبوعہ میسّر ہیں۔ سیّد برقؔ نوشاہی کی طرف سے دیے گئے ثبوت اُن تمام مخطوطات اور تذکرہ جات میں مِن وعن موجود ہیں۔ سیّد برقؔ نوشاہی اور سیّد شرافتؔ نوشاہی کی پیدائش سے پہلے کے تذکرہ نگاروں نے سیّد نوشہ گنج بخش قادری کا جو شجرہ جدّی پیش کیا ہے وہ سیّدنا علی المرتضیٰؓ تک پہنچ رہا ہے۔ راقم نے اُن لکھاریوں کے نام پچھلے صفحات میں لکھ دیے ہیں۔ اگر کسی کو کذب کا فتویٰ لگانے کا شوق ہو تو وہ پہلے یہ ثابت کرے کہ متذکرہ بالا لکھاریوں کی کتابوں اور پیش کردہ حوالہ جات کا شواہد کی دُنیا میں کوئی نام ونشان نہیں ہے۔

اگر ایسا ثابت نہیں کیا جا سکتا تو بلا وجہ کسی کو جھوٹا کہنے والا خود بہت بڑا کذاب ہے قارئین محترم جس خاک نشین کی زبان مبارکہ سے تعصب وعناد، کذب وخود نمائی کے پھول جھڑتے ہوں وہ مستقبل میں مسندِ سجادگی پر متمکن ہو کر کیا گُل کھلائے گا جس خانقاہِ معلیٰ کے ایسے سجادہ ہوں اس خانقاہ کی روحانیت اہلِ تصوف کی دینی خدمات کو داغ دار کرے گی اللہ تعالیٰ شکر یلی دربار کو نیک سجادہ نشین نصیب فرمائے

نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا

کہ بجلی گرتے گرتے خود بیزار ہو جائے

ایک شعر مُلاں خاک نشین کی نذر کر کے الزام نمبر (۱) کے جواب کو سمیٹتا ہوں۔

نہ دیکھ کسی کو حقارت کی نظر سے

ہر چہرہ کسی کا محبوب ہوتا ہے

marfat.com

الزام نمبر (۲) کا جواب: ملاں خاک نشین شکر یلوی کا یہ لکھنا کہ برؔق نوشاہی کی ایما پر نوشاہی حضرات سیّد کہلا رہے ہیں۔ بالکل غلط اور کذب کی روشن دلیل ہے۔ اگر نوشاہی برادران سیّد برؔق شاہ صاحب کی ایما پر سیّد کہلا رہے ہیں تو برؔق نوشاہی سے پہلے تذکرہ نگاروں سیّد حیات نوشاہی۔ صداقت کنجاہی۔ حامد شاہ صاحب گمٹالوی اور دیگر کی تحریروں کا کیا کیا جائے گا۔

شکر یلے کے خاک نما کا یہ لکھنا کہ سیّد برؔق نوشاہی کی ایما پر نوشاہیوں نے سیّد کہلانا شروع کیا ہے۔ اکیسویں صدی عیسوی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

لعنت اللّٰہ علی الکاذبین

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم ☆ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

واہ خاکی جی واہ اپروں مسلئے ہور سناویں وچوں لاویں دا

جتھے ویکھیں چنگا چوکھا پڑھیں کلام سوا دال روٹی نوں ویکھ کے لیند اکھ پرتا

رباعی

کاذبا، غاصبا، بازآ، جانہیں، تے، خاک، ہوجاویں، گا، یادرکھ لے

گیا، وقت نہ آوسی ہتھ تیرے، تلیاں مل کے پچھتاویں، گا، یادرکھ لے

نوشہ پیر جناب دے غضب پاروں عزت خاک ملاویں گا یادرکھ لے

سیّد بازآ بھیڑیاں چالیاں تھیں، جُتیاں، سروچ، کھاویں گا یادرکھ لے

الزام نمبر (۳) کا جواب۔ ملاں خاک نشین شکر یلوی نے لکھا ہے کہ جس آدمی کو

marfat.com

میاں صاحب یا میاں جی کہا جائے اُس آدمی کا نسبی طور پر سادات قبیلہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا اگر وہ آدمی اپنے آپ کو سیّد کہلائے یا لکھے تو وہ جھوٹا ہے۔

العیاذ باللہ

محترم قارئین راقم الحروف اب ملاں شکریلوی کے اس دعوے کو غلط ثابت کرنے کے لیے چند معتبر حوالہ جات پیش کرے گا کہ بعض سیّد خانوادے سے منسلک احباب نے اپنے نام کے ساتھ لفظ میاں کا استعمال کیا ہے اور کر رہے ہیں مگر حیرت کا مقام ہے کہ اُن سادات کے نسب میں کوئی فرق نہیں پڑا لفظ میاں کے استعمال کے باوجود بھی وہ سیّد ہی رہے۔ جبکہ ملاں خاکدان صاحب لفظ میاں لگ جانے سے غیر سیّد ہونے کا فتوی لگا رہے ہیں۔ اسے کہتے ہیں

نیم حکیم خطرہ جان ☆ نیم ملاں خطرہ ایمان

قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لیے چند ثبوت پیش خدمت ہیں ملاحظہ کریں

نمبرا۔ کتاب ہیر وارث شاہ کے چند مصرعے جن میں لفظ میاں استعمال ہوا ہے۔

الف۔ وارث شاہ میاں فعل بندیاں دے رب قدرتاں نال ازماوندا اے

ب۔ وارث شاہ میاں کم سو کریے جھگڑے ہون تیرے درکار دے نی

ج۔ منگھو چھیڑ کے جل وچ میاں وارث اساں تخت ہزارے نوں جاونا ئیں

د۔ وارث شاہ میاں پنجاں کا ملاں نے کردتی اے نیک تدبیر تیری

(نوٹ) وارث شاہ صاحب کے آخری دو مصرعے میاں شکریلوی کی طبیعت

marfat.com

میں ٹھراؤ پیدا کرنے کے لیے موزوں ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

ز۔ وارثؔ شاہ میاں پنڈ جھگڑیاندی پچھوں ملاں مسیت دا آیائی

ح۔ وارثؔ شاہ میاں سُتے معاملے نوں لگے رچھ نے پھیر جگایائی

قارئین حضرات کی خوش طبعی کے لیے سیّد وارث شاہ صاحب سے معذرت کر کے اس مصرعے کو موقع محل کے مطابق اسطرح لکھنے میں مزہ آئے گا۔

وارثؔ شاہ میاں پنڈ جھگڑیاں دی پچھوں ملاں شکر ملے دا آیائی

حقیقت کے متلاشیوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مندرجہ بالا اشعار میں پیر سیّد وارث شاہ صاحب گیلانی چشتی نے اپنے نام کے ساتھ لفظ میاں استعمال کیا ہے مگر اُن کا نسب تبدیل نہیں ہوا پھر کیا وجہ ہے کہ سیّد نوشہ پیر کی اولاد کے بعض افراد کے ساتھ اگر لفظ میاں استعمال ہو تو وہ غیر سیّد کیسے ہو سکتے ہیں یہ دورنگی کیوں ہے۔

(عملاں باجھ درگاہ تھیں چین پَولے لوکاں وچ میاں وارثؔ شاہ ہویا)

نمبر۲۔ سیّد احمد شاہ صاحب گیلانی محدث اعظم کچھوچھہ شریف اور انکی اولاد کو میاں صاحب کہا جاتا ہے۔ اُن کی اولاد عالی قدر فخریہ طور پر اپنے نام کے ساتھ لفظ (میاں) کا استعمال کرتے ہیں مثلاً سیّد محمد مدنی میاں۔ سیّد محمد ہاشمی میاں۔ سیّد محمد نورانی میاں۔ اگر ان کے ناموں کے ساتھ لفظ میاں کا اطلاق ہونے سے نسب میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی وہ ہنوز گیلانی سیّد ہی ہیں۔ تو اولاد سیّد نوشہ گنج بخش کے ساتھ لفظ میاں کا استعمال ہونے سے وہ غیر سیّد کیسے ہو سکتے ہیں۔ سطور سابقہ

marfat.com

کی بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر دیگر سادات لفظ میاں سے غیر سیّد نہیں ہو سکتے تو سادات نوشاہیہ کے بعض افراد کو میاں صاحب کہنے سے ان کے نسب سیّادت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ ملاں خاک نشین قسم کے لوگ اپنے حسد کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے لفظ میاں کا سہارا لیکر کسی کی کردار کُشی کرتے رہتے ہیں۔ لفظ میاں کا مفہوم کتب لغت کی روشنی میں آئندہ اوراق میں پیش کیا جائے گا۔

نمبر۳۔ رومئ کشمیر حضرت میاں محمد بخش قادری مصنف سیف الملوک کا خاندانی تعلق گجر پسوال گوت سے ہے مگر تمام دُنیا میں محترم لفظ (میاں) محمد بخش کے نام سے یاد کیے جاتے ہیں۔ اگر انکے نام سے لفظ میاں حذف کر دیا جائے تو ان کی پہچان میں دِقت پیش آتی ہے۔ انکے نام کے ساتھ لفظ میاں کے استعمال سے انکی قوم میں کوئی فرق نہیں پڑا، اور نہ ہی کسی نے انکی قوم میاں سمجھی ہے تا حال ان کی قوم گجر پسوال ہی لکھی اور بتائی جا رہی ہے۔ بزرگی اور احترام کے پیش نظر لوگ اُن کو میاں صاحب کے محترم لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ میاں شکر یلوی کو ان کی قوم بھی میاں ہی تصور کرنی چاہیے اور (گجر پسوال) پر لکیر پھیر دینی چاہیے اگر ایسا نہیں کر سکتے تو پھر ویسا بھی نہیں کر سکتے۔ قارئین محترم لفظ میاں کسی کو ادب و احترام سے پکارنے کے لیے استعمال ہوتا ہے جبکہ ملاں خاک نشین نے اسے نوشاہیوں کی تحقیر و تضحیک اور نسب کے لیے استعمال کیا ہے۔ شکر یلے کے گینڈے کی لغت ہی نرالی ہے۔

(نہ اقراری کنی نہ انکاری کنی)

marfat.com

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر

مردِ ناداں پہ کلام نرم و نازک بے اثر

نمبر۴۔ گورنمنٹ پاکستان پنجاب کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جاری کردہ اُردو کی تیسری کتاب کے صفحہ نمبر (۱۱۵) پر ایک سبق بعنوان (میاں وارث شاہ رحمتہ اللہ علیہ لکھا ہے۔ ملاں شکریلوی کو چاہیے کہ جلد از جلد پنجاب حکومت کو خط لکھ کر ان کو غلطی کرنے کی اطلاع دے یا پھر اپنے رسالہ میں وارث شاہ صاحب کی قوم (میاں) ہونے کا بگل بجا دینا چاہیے۔

راقم الحروف نے کتاب ہذا میں میاں شکریلوی کو متعدد بار میاں خاک نشین شکریلوی لکھا ہے اپنے وضع کردہ فارمولے کے مطابق ملاں جی کو بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے غیر سیّد ہونے کا نعرہ بلند کر دینا چاہیے نیکی کے کاموں میں دیر نہیں کرنی چاہیے اگر ایسا نہیں کر سکتے تو آئندہ کسی سادات فیملی کو میاں کی آڑ لے کر غیر سیّد کہنے سے پکی اور سچی توبہ کر لیں اللہ تعالیٰ بخشنہار ہے ضرور بخش دے گا اور اگر حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہوں تو استاد امام دین گجراتی کے مصرعے پر عمل کر کے اپنا مستقبل روشن بنا سکتے ہیں۔

جنت میں کوئی سیٹ خالی نہیں ہے توں دوزخ میں بھج کے وڑ امام دینا

الزام نمبر (۴) کا جواب: قارئین کرام کسی کے دعویٰ کو بغیر دلیل کے جھوٹا قرار دینا اپنے احمق ہونے اور بے علم ہونے کی روشن دلیل ہوتی ہے۔ سیّد برقؔ نوشاہی اور

marfat.com

سیّد شرافت نوشاہی صاحبان نے اپنے سیّد ہونے کا اظہار کیا ہے تو اُنہوں نے ثبوت بھی تو فراہم کیے ہیں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ عقل کا اندھا ملاں شکر یلوی اُن کے پیش کردہ شواہد کو توڑنے کے لیے علم الانساب کی روشنی میں ٹھوس دلائل پیش کرتا اور علمی وادبی حلقے میں اپنے محقق ہونے کا لوہا منواتا۔ مگر علم و عقل سے بے بہرہ ہونے کی وجہ سے تعصب وعناد کی رَو میں بہہ کر بازاری زبان استعمال کرتے ہوئے لغویات کی بارش برسا کر اپنے کور باطن ہونے کا ثبوت دیا ہے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

ملاں خاک نشین نے سیّد برق نوشاہی اور دیگر تذکرہ نگاروں کی طرف سے پیش کردہ نسب نامے کو کتبِ انساب سے دلائل دے کر غلط ثابت کرنے کے بجائے کذب بیانی کا فتویٰ جاری کر دیا۔ اور اپنے اجداد کے لیے ننگ اور بدنامی کا باعث بنا۔ اور کچھ دن (گلگوئی) کی گردان کر کے دریائی گھوڑے نے نئی سمت چھلانگ لگا دی اور سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کی (قوم) جالپ راجپوت ہونے کا نعرہ بلند کر دیا ہے اور ثبوت کے طور پر عصمت اللہ کا تعلیمی مقالہ جو کہ عصمت اللہ کے اپنے ہی مفروضات سے مزّین ہے اور خاندانی شواہد کے بالکل برعکس روایات اور خیالات کی عکاسی کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ملاں خاک نشین نے خوشبوئے شکر یلہ منیر الحق کے گمراہ کن لٹریچر کو بھی ثبوت کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس کی تفصیلی بحث اگلے صفحات میں آئے گی۔ ملاں خاک نما کی طبیعت میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کے

marfat.com

لیے ایک رباعی پیش خدمت ہے، ملاحظہ فرما کر سرور میں آئیں۔

جھنگ، سیالاں، اُجاڑ، کے تے، کیدو، ملاں دے، رُوپ، وچ آیائی

بدیاں لادے نوشاہیاندے رانجھنے تے ڈیرہ وچ شکر یلے دے لایائی

حسب، نسب، دے، ڈھول، بجا، کے، تے، راجپوتیاں، دا، نغمہ، گایائی

سیّد، بڑا، گستاخ، بے، باک، ملاں، فتنہ، سارے، جہان، وچ، پایائی

الزام نمبر (۵) کا جواب: ناظرین کرام ابھی تک تو ملاں خاک نشین گلہری کی طرح ایک درخت سے اُتر کر دوسرے درخت پر چڑھنے کی پریکٹس کر رہا ہے۔ تا حال کوئی مصدقہ ثبوت پیش کر کے سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کو غیر سیّد ثابت نہیں کر سکا۔ اور جن یاروں کے سہارے پر اس نے نعرہ شرّ بلند کیا تھا وہ ملاں دلدار کو بیچ منجدھار چھوڑ کر رفو چکر ہو گئے ہیں۔ اور اس بات کا فیصلہ قاری حضرات ہی کریں گے کہ ملاں شکریلوی کے دعویٰ میں کتنی صداقت موجود ہے اور پھر فریقین میں سے کسی ایک کا انتخاب ہو جائے گا کہ کس نے اپنی قبر میں آگ بھری ہے۔ ملاں شکر ملا کی ناگفتہ بہ حالت کے پیش نظر موقع محل کے مطابق ایک شعر ملاحظہ کریں۔

نمازِ جنازہ پڑھی غیروں نے ☆ مرے تھے جن کے لیے وہ رہے وضو کرتے

ایک گلہری اور طوطے کا قصّہ

کسی جنگل میں ایک طوطا اور گلہری رہتے تھے دونوں میں دوستی ہو گئی گلہری دو تین دن کے بعد طوطے کے ٹھکانے پر ملنے کے لیے چلا جاتا طوطا اپنے دوست گلہری

marfat.com

کی آمد پر بہت خوش ہوتا اور اپنے مہمان کی قسم قسم کے پھلوں سے خاطر تواضع کرتا اور پھر گلہری واپس چلا جاتا اسی طرح ایک عرصہ گزر گیا۔ گلہری تو اپنے دوست کو ملنے چلا جاتا مگر طوطا کبھی گلہری کے گھر نہ گیا اسکی وجہ یہ تھی کہ گلہری نے طوطے کو موقع ہی نہ دیا آئے دن خود ہی طوطے کے پاس پہنچ جاتا۔ آخر ایک دن طوطے نے کہہ ہی دیا کہ میاں گلہری تم نے کبھی مجھے اپنے گھر آنے کی دعوت ہی نہیں دی۔ یہ سُن کر گلہری نے بادلِ نخواستہ طوطے کو دعوت دے دی۔ اور ایک دن میاں مٹھو صاحب بن سنور کر اور اپنی آنکھیں مٹکاتے اپنے دوست کے گھر پہنچ گئے۔ گلہری میاں اپنے دوست کی آمد پر بہت خوش ہوئے اور لگے چھلانگیں لگانے وہ ایک درخت سے چھلانگ لگا کر دوسرے پر چڑھ جاتا اور دوسرے سے تیسرے درخت پر غرضیکہ وہ سارا دن چھلانگیں ہی لگاتا رہا اس نے طوطے کو کھانے کے لیے کچھ نہ دیا جب طوطا بھوک سے نڈھال ہو گیا تو اسنے گلہری سے کہا اے دوست کچھ کھانے کو بھی دو گے یا چھلانگیں ہی لگاتے رہو گے۔ گلہری بولا میاں طوطے کھانے وانے کو چھوڑو میرا آنا جانا دیکھو کہ کس طرح ایک درخت سے چھلانگ لگا کر دوسرے پر پہنچ جاتا ہوں ۔میاں شکریلوی کی مثال گلہری کی طرح ہے (گلگوئی) کے درخت سے چھلانگ لگا کر راجیوتانے کے درخت پر پہنچ جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کسی ثبوت کا نہ پوچھو جو کہتے ہیں وہ سُنتے جاؤ۔ ہمارے دربار میں ثبوت نہیں دکھائے جاتے بلکہ فتوے لگائے جاتے ہیں۔ شکریلے کی جادونگری میں سویلین حکومت نہیں بلکہ

marfat.com

ڈکٹیٹر شپ چلتی ہے۔ ظلمت کدے میں روشنی کا داخلہ ممنوع ہے۔

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر 8 | برق (؟) کا ایک بھائی جہلم کے مضافات میں سیّد معروف حسین شاہ کے نام سے شُہرت پکڑنے کے چکر میں ہے۔ جبکہ مولوی شرافت نوشاہی منڈی بہاؤ الدین کے مضافات میں سیّد شرافت حسین شرافت کے نام سے مشہوری کے لیے مشغول عمل ہے۔

الجواب نوشاہی | محترم قارئین حضرات خیالی تنظیم کے سرغنہ شکریلے کے میاں مُرغے نے سیّد برقؔ نوشاہی کے خلاف بکواسیہ لفظ استعمال کرتے ہوئے اُن کے برادرِ اصغر مبلغِ اسلام پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی کی دینی خدمات کو (شُہرت پکڑنے کے چکر) سے تعبیر کیا ہے۔ شکریلے کے دوٹانگ والے اونٹ کی ہر (کل) ہی نرالی ہے اب راقم الحروف مشرق و مغرب میں مبلغ اسلام پیر سیّد معروف حسین شاہ عارفؔ نوشاہی کی مذہبی، قومی، سماجی خدمات کا مختصر تذکرہ کریگا۔ اور شکریلی مجاور کی کارکردگی بھی پیش خدمت کی جائے گی۔ پھر قارئین اس بات کا اندازہ کرلیں گے کہ احساس کمتری کا شکار ہو کر شکریلوی دربار کا مجاور صالحین اُمت پر بلا وجہ کیچڑ اُچھال رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حسب نسب کے تندور میں جلے میاں مجاور کو حسد کے بجائے رشک کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دوسروں کیطرح دین اسلام کی اشاعت کرنیکا جذبہ عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

marfat.com

پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی کی دینی اور قومی خدمات کا ایک مختصر تذکرہ

مبلغِ اسلام پیر سیّد عارفؔ نوشاہی نے ۱۹۵۴ء میں گورنمنٹ ہائی سکول چکسواری سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ پھر دینی تعلیم کے حصول کے لیے مشین محلّہ نمبر (۱) جہلم میں دارالعلوم اہلسنت میں داخل ہوئے اور جیّد اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ایک سال بعد مدرسہ غوثیہ مورگاہ راولپنڈی میں چلے گئے اور حضرت علامہ مفتی محمد صادق صاحب گولڑوی سے اکتساب علم کیا۔ بعد ازاں دارالعلوم احسن المدارس مرکزی جامع مسجد راولپنڈی میں داخلہ لے لیا اور وہاں حضرت علامہ شاہ عارف اللہ قادری۔ علامہ عبدالحی آف تورڈھیر۔ حضرت علامہ حافظ محمد عظیم صاحب اور دیگر نامور اساتذہ سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۱ء میں دینی علوم کی تکمیل کا اعزاز حاصل کیا۔

تحصیل علم کے فوراً بعد آپ برطانیہ کی طرف عازم سفر ہوئے، برطانیہ پہنچ کر آپ نے دیکھا کہ مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی حالت انتہائی دگرگوں تھی وہ دینی شعائر سے لاتعلق ہو چکے تھے۔ اُنہیں رمضان اور عیدین کا پتہ تک نہ چلتا تھا اور مسلمان واقعتاً اپنی اقدار اور اپنے تشخص کو فراموش کر چکے تھے۔ قبلہ پیر سیّد عارفؔ نوشاہی صاحب نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے برطانوی مسلمانوں کے دینی اور

marfat.com

ملی جذبے کو بیدار کرنے کے لیے انہیں اسلامی شعائر کی طرف آنے کی دعوت دینی شروع کردی، اور اپنے رہائشی مکان میں نماز با جماعت اور قرآن پاک ناظرہ اور ماہانہ محفلِ ذکر بسلسلہ گیارویں شریف کا اہتمام کیا۔ فیکٹری میں نائٹ شفٹ کام کرنے کے باوجود بھی آپ نے اس ناساز گار ماحول میں ۱۹۶۳ء کے اوائل میں اپنے چند ساتھیوں کے تعاون سے ایک جماعت آرگنائز کی جس کا نام جمعیت تبلیغ الاسلام رکھا گیا۔ اسوقت بریڈفورڈ میں کوئی بڑی مسجد نہیں تھی پیر صاحب کی کوششوں سے مسلمانوں میں مذہبی شعور بیدار ہونے لگا۔

علاوہ ازیں آپنے ضرورت کے پیش نظر بریڈفورڈ اور گردونواح کے شہروں میں بھی مساجد قائم کرنی شروع کردیں۔ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ برطانیہ کے دیگر شہروں میں تبلیغی دورے کر کے مسلمانوں کے مذہبی شعور کو بیدار کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے انگلینڈ کے متعدد شہروں میں مساجد قائم ہونے لگیں اور لیڈز، ہیلی فیکس، ڈیوز بری ویکفیلڈ، مانچسٹر، شفیلڈ، بلیک برن، پریسٹن، اولڈہم، کونٹری، لیوٹن، سٹوک ان ٹرنٹ، ووکنگ، ڈربی، نوٹنگھم، مڈلز برو، کیتھلے میں پیر صاحب اور آپکے ساتھیوں کے تعاون سے مساجد قائم ہوئیں۔ پیر صاحب نے برطانوی مسلمانوں کو مساجد اور مدارس کی ضرورت سے آگاہ کیا جس کا مؤثر نتیجہ برآمد ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے برطانیہ میں بہت سی تنظیمیں معرض وجود میں آگئیں اور مسلمانوں میں جذبہ ایمانی اجاگر ہوا، اور دن بدن بڑھتا ہی چلا گیا۔

marfat.com

اس دوران پیر سیّد عارفؔ نوشاہی صاحب نے حضرت پیر ہارون الرشید صاحب سجادہ نشین موہڑہ شریف۔ حضرت پیر علاؤالدین صدیقی صاحب نیریاں شریف جناب پیر اولیا بادشاہ موہڑہ شریف۔ صاحبزادہ پیر فیاض الحسن صاحب قادری۔ قائد اہلسنت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی۔ حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہری۔ حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ صاحب قادری۔ مجاہد ملت حضرت علامہ عبدالستار خان نیازی صاحب۔ علامہ ارشد القادری صاحب۔ پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب۔ حضرت علامہ ریحان رضا خاں صاحب بریلوی۔ حضرت علامہ ضیاءُ اللہ صاحب قادری۔ حضرت علامہ مفتی عبدالشکور صاحب ہزاروی۔ مولانا اورنگ زیب صاحب قادری۔ حضرت پیر حیدر شاہ صاحب قادری ڈھوڈا شریف گجرات۔ حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی۔ سرمایۂ اہلسنت حضرت مولانا حفیظ نیازی صاحب کے تبلیغی دوروں کا اہتمام کیا اور انہیں کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔

اور پھر ہوا یہ کہ مذہبی شعائر کو بھول جانے والے مسلمان۔ شراب خانوں کلبوں۔ سینموں اور دیگر لغویات کو چھوڑ کر مسجدوں میں جمِ غفیر کی صورت میں نظر آنے لگے اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو کر اسلام کے سچے شیدائی بن گئے پھر۔

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا ☆ اِدھر سے اُدھر پھر گیا رُخ ہوا کا

رنگِ ہجراں سے پھر بنا وہ نقش ☆ وقت کو یادگار کرنے دے

marfat.com

پیر سیّد عارف نوشاہی کی مساعی جمیلہ سے ورلڈ اسلامک مشن اور اسلامک مشنری کالج کا قیام عمل میں لایا گیا

مبلغِ اسلام پیر سیّد عارف نوشاہی ۱۹۷۲ء میں فریضۂ حج کی ادائیگی کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے تو آپ نے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، آزاد کشمیر کے جید علمائے کرام کو اِس امر پر قائل کیا کہ مسلکِ اہلِ سنت کے مسلمانوں کا ایک ایسا پلیٹ فارم ہونا چاہیے جو عالمی رابطے کا مؤثر ذریعہ ہو۔ مکہ مکرمہ میں پیر صاحب کی رہائش گاہ پر متواتر تین اجلاس منعقد ہوئے جن میں ورلڈ اسلامک مشن کی تشکیل کا فیصلہ ہوا۔ پیر صاحب کو تنظیم کا کنویز مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس تنظیم کا تاسیسی اجلاس ۱۹۷۳ء میں سینٹ جارجز ہال بریڈفورڈ میں منعقد ہوا۔ جس میں علامہ شاہ احمد نورانی صاحب کو ورلڈ اسلامک مشن کا پہلا صدر۔ اور مبلغ اسلام پیر سیّد عارف نوشاہی کو سنیئر نائب صدر۔ علامہ ارشد القادری صاحب کو جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

تھوڑے عرصہ بعد بریڈفورڈ میں ایک عمارت خرید کر اس میں اسلامک مشنری کالج کا قیام عمل میں لایا گیا اور ہندوستان۔ پاکستان سے بلند پایۂ عالمِ دین بلا کر درس نظامی اور حفظ القرآن کی کلاسز کا اہتمام کیا گیا، جہاں سے سینکڑوں طلبا فارغ التحصیل ہوئے۔ علاوہ ازیں ایک رسالہ بنام الدعوۃ الاسلامیہ کا اجرا کیا گیا ساتھ

marfat.com

ہی یورپ کے دوسرے ملکوں جرمنی، فرانس، ہالینڈ میں بھی ورلڈ اسلامک مشن کی برانچیں قائم کی گئیں۔ علاوہ ازیں مزید تنظیمیں بھی بنام سُنی جمعیت علمائے اسلام یو کے۔ پاکستان کمیونٹی سینٹر۔ کونسل فار ماسک ۔ بزمِ نوشاہیہ قائم کیں جو تاتحریر ہذا خدمت اسلام اور اصلاح العوام کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں۔ پیر صاحب سیّد عارف نوشاہی نے اپنی تمام تر توانائیاں اشاعت اسلام اور مسلمانان برطانیہ و یورپ کو بیدار کرنے اور دینِ متین کے قریب لانے میں صرف کر دیں۔ تاتحریر ہذا برطانیہ میں جمعیت تبلیغ الاسلام کے اکیس (۲۱) ادارے کام کر رہے ہیں جن میں نماز پنجگانہ۔ جمعہ کی نماز۔ عیدین اور بچوں کی دینی تعلیم کا انتظام موجود ہے، پیر صاحب کی انتھک کوششوں سے مسلمان اپنی اصل کی طرف لوٹ آئے ہیں پیر صاحب جیسی شخصیات صدیوں بعد ہی پیدا ہوتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

پیر صاحب مدظلہ العالی نے یورپ کے علاوہ پاکستان میں بھی مساجد اور دینی ادارے قائم کیے ہیں۔ چند کے نام یہ ہیں۔ دارالعلوم جامعہ نوشاہیہ نوشہ پورشریف جہلم ۔ جامعہ اسلامیہ چکسواری شریف ۔ جامعہ تبلیغ الاسلام دولت نگر گجرات دارالعلوم جامعہ نوشاہیہ دارالولائت رنمل شریف کے علاوہ پاکستان کے دیگر شہروں میں بھی دینی اداروں کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ نیز آپ سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کی

marfat.com

اشاعت میں بھی سرگرم عمل رہتے ہوئے مشائخین کرام کے افکار کو عوام الناس میں پہنچانے کے لیے اعرائس مبارکہ کی تقاریب کا انعقاد فرماتے ہیں، جن میں سیّد نوشہ گنج بخش کی تعلیمات عوام الناس تک بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں یورپ کے تمام شہروں میں سلسلہ نوشاہیہ کے متوسلین موجود ہیں۔

رباعی

ظلمت کدے فرنگ دے ہوئے روشن، بالی شمع عرفان دی پیر عارفؔ
راہوں، بُھلیاں، نوں راہ تے، لادتا، نوشہ پیر، دے، بدر منیر عارفؔ
چمکے، چن، وانگوں ہر دو کون،، اندر، دریا دل، دے،، ماہ تنویر عارفؔ
شرق، غرب، تائیں،، ضیا بار کیتا، شاہ چراغ، دے سیّد، سفیر عارفؔ

اشاعتی خدمات اور کُتب خانے

دینی لٹریچر کی اشاعت اور کتب خانوں کے قیام میں بھی مبلغِ اسلام پیر سیّد ابو الشرافت عارفؔ نوشاہی صاحب نے کافی جدو جہد کی ہے، آپکی اعانت سے طریقت نوشاہی سے وابستہ، سٹاک پورٹ، مانچسٹر کے الحاج صوفی محمد الیاس صاحب نوشاہی عرصہ تیرہ سال سے ایک انگریزی، اُردو میگزین، اسلامک ٹائمز شائع کر رہے ہیں۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کا انگلش ترجمہ ڈاکٹر عونی طائی نوشاہی، کویتی اور ڈاکٹر سیّد محمد حنیف

marfat.com

اختر نوشاہی، فاطمی سے کرا کر شائع کیا ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے ساٹھ مختلف موضوعات پر بعض کتابیں تحریر کرائی ہیں یا اُنکے اُردو سے انگریزی میں تراجم کرائے ہیں، یہ کتابیں مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ اسی طرح آپ مدظلہٗ العالی نے اعلیٰ حضرت بریلوی کے سلام عقیدت کا منظوم انگلش ترجمہ شائع کیا ہے۔ اور فتاویٰ رضویہ کی اشاعت جدید میں بھرپور حصہ لیا ہے۔ اور پاکستان سے مسلک اہلسنت کا، لٹریچر منگوا کر احباب اہلسنت میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ، لٹریچر انگریزی زبان میں شائع کرانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ بریڈ فورڈ اور جہلم میں آپ نے چار عظیم لائبریریاں قائم کی ہیں۔ جن میں اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی کی نایاب کتب، کا، ذخیرہ، موجود ہے۔

غیر مسلموں کا قبول اسلام

(۱۹۶۱ء) سے لے کر آج تک کئی غیر مسلموں نے قبلہ پیر سیّد ابو الشرافت صاحب عارفؔ نوشاہی کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا ہے۔

(ایں سعادت بزور باز و نیست)

پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی کی ، دینی ، روحانی ، ملی ، سماجی کوششوں کو دنیائے اسلام میں تحسین کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ شرق و غرب میں آپ کی دینی خدمات کے ڈنکے بج رہے ہیں۔ جب تک دُنیا میں اسلام کی ضیا پاشیاں موجود رہیں گی۔ اُس وقت تک پیر صاحب کی خدماتِ اسلام سنہری حروف

marfat.com

سے لکھی جائیں گی۔ پیر صاحب موصوف کی خداداد صلاحیتوں کو اجاگر کرنے میں آپ کے مُرشد گرامی اور برادرِ اکبر قطب الارشاد حضرت پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی کی تربیت اور رہنمائی نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

دیارِ فرنگ میں سیّد عارفؔ نوشاہی کی کاوشوں سے دین اسلام کی ترویج واشاعت کے سبب اسلام کا بول بالا ہونا سیّد برقؔ نوشاہی کی دعاؤں کا ثمرہ ہے سیّد عارفؔ شاہ صاحب کے برطانیہ آنے کے بعد حضرت قطب الارشاد نے دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے جو بارگاہ ایزدی میں قبول ہوئے۔

دُعائیہ کلمات برائے عارفؔ نوشاہی

ہر گھڑی ہر لحظہ ہر پلک اندر، میرے سامنے رہوے تصویر تیری
کفرستان وچ چمکیا نور وحدت،، عجب بدلیا،، رنگ تقدیر تیری
سایۂ پیا، تثلیث، دی رُوح اُتے،،، ایسی، ہوئی بلند، تکبیر تیری
برقؔ ہوویں،، معروف کونین اندر، کرے، دستگیری، دستگیر تیری

☆

قارئین محترم: سیّد عارفؔ نوشاہی کی مذہبی خدمات کا یہاں احاطہ کرنا مشکل ہے راقم نے اختصار کے طور پر کچھ حقائق آپ کی نذر کیے ہیں۔ جس آدمی کی ساری زندگی خدمت اسلام میں گزر جائے، اُس شخصیت کو صد آفرین کہنا چاہیے یا کہ اُسے (شہرت پکڑنے کے چکر) کا طعنہ دینا چاہیے۔ شکر یلے کے مجاور نے پیر

marfat.com

صاحب نوشاہی کی خدمات اسلام پر خوش ہونے کے بجائے، بغض اور حسد کی آگ میں جل کر (شہرت پکڑنے کے چکر) کا فتویٰ جڑ دیا آدمی کے دماغ میں جو چیز موجود ہو اسی قسم کا اظہار بھی کرتا ہے۔شکر یلوی مجاور کے دل و دماغ میں شہرت پکڑنے کی ہوس موجزن ہے اور اسی قسم کا اظہار کیا جارہا ہے۔

میاں صاحب عارف کھڑی شریف نے شکر یلوی مجاور جیسے لوگوں کی منظر کشی کرتے ہوئے فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

جو کسے دا عاشق ہووے اوسے دی گل کردا

ہر ہر مکّر بہانے کر کے مرنے اُسدے مردا

ناظرین محترم خاک نشین شکر یلوی مجاور ایک عرصہ سے شہرت حاصل کرنے کا خواہش مند تھا اور اسی حصول کی خاطر رسالہ محراب و منبر کا اجرا کیا گیا اور جلد از جلد شہرت کے مدارج طے کرنے کے لیے حضرت سیّد نوشہ عالیجاہ اور ان کی اولاد پر لگا تار نسبی میزائل داغنے شروع کر دیے۔مگر شومئی قسمت میزائلی ملاں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ملاں میزائلی کی توقعات کے برعکس آگے اور پیچھے سے گھیر لیے گئے اور پھر (نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن)

خواجگان شکر یلہ نے دن رات محنت کر کے علاقے میں جو قلعہ تعمیر کیا تھا انہی کے پروردہ میزائلی مجاور کی کوتاہ عقلی سے شکست و ریخت سے دوچار ہو گیا۔چاہ کن راچاہ درپیش۔ (انا للّٰہ وانا الیہ راجعون)

marfat.com

اسی طرح میزائلی ملاں نے سیّد شرافتؔ نوشاہی پر بے جا تنقید کے میزائل برسائے ہیں اوران پر مشہوری حاصل کرنے کا الزام عائد کیا ہے اسکی وجہ یہ تھی کہ شکریلوی مجاور (مشہوری مولوی) کی طرح جسکا ذکر راقم کی دوسری کتاب ضربِ نوشاہی کے صفحہ نمبر (۵۶) پر موجود ہے، جلد از جلد عروج کی بلندیوں کو چھونا چاہتے تھے۔عروج تو ملا نہیں البتہ خروج کا تمغہ مل گیا ہے۔

قارئین کرام اب آپکی طبیعت میں فرحت پیدا کرنے کے لیے پیر سیّد برقؔ نوشاہی کی مذہبی، قلمی اور تاریخی خدمات پر مشتمل ایک رباعی پیش کرتا ہوں۔

خدمات برقیہ پر مشتمل ایک رباعی

گڈی چاہڑ کے عرشیں نوشاہیاں دی سُتی ہوئی مُڑ جوت جگا دتی
لکھ کے، تذکرے نوشہ سرکار والے، اک جامع ،، تاریخ بنادتی
زمزمہ، تحائف دے، روپ اندر، وچ کھیر دے، کھنڈ،، ملادتی
ذکر نفی، اثبات دے ہوئے جاری، سیّدؔ، بین توحیدی،، بجادتی

محترم قارئین راقم الحروف نے سطور بالا میں اختصار کیساتھ سیّد برقؔ نوشاہی اور سیّد عارفؔ نوشاہی کی مذہبی خدمات کا ذکر کیا ہے اوراب دوسری طرف شکریلوی دربار کے مجاوروں کی خدمات لسّی کی بالٹی تک محدود ہیں،اور خانقاہ معلیٰ کا فیض بھی اسی بالٹی ہی میں پنہاں ہے،اب کاروبار کو بڑھاوا دینے کے لیے بالٹی کا سائز بھی بڑا کرلیا گیا ہے اور ساتھ ہی لسّی کا نذرانہ یا فیس بھی زیادہ ہو چکی ہے اور دوسری

marfat.com

خدمت دین و دنیا یہ کہ ایک رسالہ محراب و منبر کا اجرا کر کے مختلف صوفیائے کرام اور خانقاہوں پر نسبی حملے کرنے شروع کردیے ہیں اور بزعم خود دین اسلام اور خلقِ خدا کی بہت بڑی خدمت سرانجام دی جارہی ہے اور ساتھ ہی عوام الناس سے مبلغ تیس روپے بھی وصول کیے جارہے ہیں یعنی (آم کے آم گٹھلیوں کے دام) کے مقولے کی صحیح منظر کشی کی جارہی ہے۔

میاں خاک نشین کے کارنامے

خانقاہ معلیٰ دا، ہو، بالک، جھگڑے، نال فقیراں دے لاوناں ایں
نوشہ پیر جناب دی ذات اُتے حسب نسب دے تیر چلاوناں ایں
کہڑا، ویرسنگ، برق نوشاہی تیرا، کہڑے بدلے پیا مکاوناں ایں
علموں، کوریا کملیا باز آجا،، پیو، دادے،، دا،، ناواں گواوناں ایں
پیر بھچر دربار تے کریں حملے،، چکوڑی والے، لوہار،، بناوناں ایں
لوکی چاہ مشروب تے ہوئے شیدا توں پیالسی دیجام پلاوناں ایں
ہوکے کاگ شکر یلوی جھاڑیاں دا، پنجے، نال شہبازاں لڑاوناں ایں
سیّد بیٹھ شکر یلے دیاں ٹبیاں تے، ویر نال نوشاہیاندے پاوناں ایں

تمت بالخیر باب اوّل

☆☆☆

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوم

وسوسہ خاک نشین شکر یلوی نمبر 9 | جنوری تا مارچ ۲۰۰۸ء شمارہ نمبر (۷) میں دوبارہ فرضی مراسلہ بعنوان جعلی سادات کے نام ایک اہم پیغام کی سرخی لگائی گئی۔ آغاز میں کچھ احادیث کے متن پیش کر کے لکھا گیا کہ سادات کرام کی عزت وعظمت سے جل کر بعض لوگوں نے بھی سیّد کہلانا شروع کر دیا ہے۔اور ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو معاشرہ میں عزت واحترام کے لحاظ سے احساس کمتری کا شکار ہیں۔ ہماری مراد کمی پیشہ کے لوگ یعنی مسلّی، جولاہے، لوہار، کمہار وغیرہ ہیں۔ پھر اپنے ایک چاچے، مامے کی رسوائے زمانہ کتاب کے ذریعے یوں زہر اگلا ہے کہ (جن میں مشہور ومعروف درگاہ چورا شریف کے بزرگان دین کی اولاد۔ حضرت نوشہ گنج بخش رنمل شریف ضلع منڈی کے مجاوروں کی اولاد۔اور گجرات کے مشہور بزرگ حضرت شاہ دولہ ولی کے مجاوروں کی اولادیں شامل ہیں۔

الجواب نوشاہی | محترم قارئین کرام مندرجہ بالا عبارت میں حاسدین کے سرغنہ ملاں خاک نشین دلشاد شکر یلوی نے اپنے سابقہ رسالے کے مضمون کا اعادہ اور اضافہ کرتے ہوئے بعض سادات کرام کے خلاف اپنی عادت شریفہ کے

marfat.com

مطابق تعصب وعناد کی مُرلی بجائی ہے۔میاں مُرلی کے مضمون کی چند شقیں پیش کر کے مرحلہ وار جوابات لکھے جائیں گے۔

نمبر 1۔سادات کرام کی عزت وعظمت سے جل کر بعض لوگوں نے بھی سیّد کہلانا شروع کر دیا ہے۔

نمبر 2۔ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو معاشرہ میں عزت واحترام کے لحاظ سے احساس کمتری کا شکار ہیں۔ہماری مراد کمی پیشہ کے لوگ یعنی۔مسلّی۔جولاہے۔لوہار۔کمہار اور موچی وغیرہ ہیں۔

نمبر 3۔جن میں درگاہ چورا شریف کی اولادیں۔حضرت شاہ دولہ ولی کے مجاوروں کی اولاد۔

نمبر 4۔حضرت نوشہ گنج بخش رنمل شریف ضلع منڈی کے مجاوروں کی اولاد۔

الزام نمبرا کا جواب۔قارئین گرامی القدر آل نبی ؑ اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ کو پاک وہند میں سادات کرام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔اکثر وبیشتر دیکھنے میں آیا ہے کہ عوام الناس ہر جگہ اور ہر موقعہ پر سادات کرام کو عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔راقم نے اپنی زندگی میں ایسا کوئی واقعہ نہیں دیکھا کہ کہیں کوئی آدمی کسی سادات فیملی کی عزت وعظمت سے جل کر اُن کو نقصان پہنچاتا ہو بلکہ احترام ہی کرتے دیکھا گیا ہے۔اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آدمی جس کی عزت وعظمت سے جلتا ہے اُس کی (گوت) یا قوم کو کبھی نہیں اپناتا۔کیونکہ کسی دوسرے

marfat.com

کی قوم اپنائی نہیں جا سکتی۔ ہو سکتا ہے شکر یلے کی خارگاہ معلیٰ کے کسی کونے کھدرے میں نسب بدلنے کا کوئی کارخانہ لگا ہوا ہو اور (چور کی داڑھی میں تنکا) کے پیش نظر ملاں شکر یلوی کو ہر سیّد جعلی نظر آرہا ہے اور ہر وقت اسے دیگر سادات کھٹکتے رہتے ہیں۔ اور داڑھی میں تنکے کا خیال کسی پل چین نہیں لینے دیتا۔ ملاں خاک نشین نفسیاتی مرض کا شکار نظر آتا ہے، یا پھر کسی نسبی جن، بھوت کا اثر ہو گیا ہے۔ اسی لیے میاں خاکی کو دیگر سادات خانوادے جعلی نظر آتے ہیں۔ اس بیماری کے پیش نظر اس کی بینائی کے زاویے بگڑ چکے ہیں۔ اس کی ظاہری اور باطنی بصارت کو درست کرنے کے لیے کوہِ طور کا سرمہ استعمال کرانے کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں میاں خاکی کے دل و دماغ میں تعصب و عناد نے ڈیرے جما رکھے ہیں اور ڈھیٹ پن کا یہ عالم ہے کہ پچاس سال پرانے ،، جعلی سیّد ،، آج اصلی بن بیٹھے ہیں اور اصلیوں کو جعلی سمجھا جا رہا ہے اور ملاں خاک نشین بلا شرکت غیرے منصب سیادت پر براجمان ہونا چاہتا ہے۔

ملاں خاکی کے بقول اگر غیر سیّد حضرات سیّد بن گئے ہیں تو پھر ملاں جی شکر یلوی بھی اسی راستے کے مسافر ہیں اُنہیں اپنے بارے میں بھی وضاحت کرنی پڑے گی کہ خاک نما شکر یلوی صاحب مسلّی ہیں یا ارائیں، کمہار، لوہار، جولا ہے کونسی قوم کے چشم و چراغ ہیں۔ اور یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ خالی برتن کچھ زیادہ ہی کھڑ کھڑاتا ہے اور (کسّی) یعنی برساتی نالہ کچھ زیادہ ہی شور کرتا ہے جبکہ بھرے ہوئے برتن

marfat.com

اور سمندر خاموش ہوتے ہیں۔ کچھ یہی حال شکر یلے کے مداری کا ہے کہ اپنی سیّادت کی ڈُگڈگی چہار دانگ عالم میں بجا کر شُہرت کی بلندیوں کو سر کیا جا رہا ہے

☆

شہر، شکر یلے، دا، ملواناں،، حسب،، نسب دے تیر،، چلا رہیا
پیو دادے دا، ناں نواں ڈبون کارن، متھانال نوشاہیاں لگا رہیا
جانے علم انساب نہ جاہل مطلق، ایویں مفت دا، مغز کھپا رہیا
اجکل دے بس ڈرائیوراں وانگ،، خالی آرہیا خالی جا رہیا
عکس لے پٹواری گرداوراں دے کھسکومیاں فریب دکھلا رہیا
کدی یاترا ہیڈ رسول کردا کدی پھیرے سنگھوئیاں ول لا رہیا
دشمن، پیر، فقیر دی ذات دا اے،، اپنی،، مٹی، پلیت، کرا رہیا
سیّد بیٹھ کے شیشے دی کوٹھڑی وچ سیّد ذات تے پتھر برسا رہیا

الزام نمبر 2 کا جواب۔ناظرین کرام ملاں خاک نشین نے شق نمبر دو میں اس بات کا اظہار کیا ہے کہ آستانہ عالیہ چورا شریف۔ درگاہ عالیہ رنمل شریف۔ درگاہ عالیہ شاہ دولہ ولی آف گجرات کے متولی اور اولادوں نے احساس کمتری کا شکار ہو کر سیادت کا دعویٰ کر دیا ہے اور یہ کہ یہ کمی پیشہ لوگ ہیں اور کمی پیشہ سے مراد مسلّی، لوہار جولاہے، کمہار، موچی وغیرہ لکھے ہیں۔ آستانہ عالیہ چورا شریف کی اولاد اور درگاہ عالیہ حضرت شاہ دولہ ولی آف گجرات کے متولیوں کے بارے میں راقم

marfat.com

الحروف یہاں کوئی تبصرہ نہیں کرے گا کیونکہ متاثرہ بزرگان کی اولاد اور متولی موجود ہیں انکی موجودگی میں کسی اور کو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ متاثرہ بزرگوں کی اولاد اور متولیوں کا یہ حق بنتا ہے کہ وہ اس شکریلوی الزام کا جواب دیں کہ اُن کے بزرگان کی قوم کیا ہے۔ موچی، مسلّی، جولاہے، کمہار، لوہار، سیّد میں سے کونسی قوم کے چشم و چراغ ہیں۔ جس طرح متاثرہ بزرگوں کی اولاد اور متوسلین نے ایک سال سے خاموشی اختیار کر رکھی ہے اس سے یہی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ملاں خاک نشین نے اُن کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے انہیں بسر و چشم منظور ہے کیونکہ حکما کا یہ قول ہے (خاموشی نیم رضا) اگر کچھ عرصہ تک متاثرہ بزرگوں کے جانشینوں نے تردید نہ کی تو پھر عوام الناس میں انکی قوم موچی، مسلّی ہی تصور کی جائے گی۔

قل ھا توا برھا نکم ان کنتم صٰدقین

اب راقم الحروف اپنے جدّ امجد پر کیے گئے شکریلوی اعتراضات کے جوابات سلسلہ نوشاہیہ کی مستند کتابوں سے پیش کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

سمجھانے سے ہے ہمیں سروکار ☆ اب مان نہ مان تو ہے مختار

محترم قاری صاحبان سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کے تمام لکھاریوں نے حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری کا جو شجرہ نسب قلم بند کیا ہے وہ بالاتفاق سیّد الآئمہ والسادات امام المشارق والمغارب حضرت علی کرم اللہ وجہٗ تک منتہی ہوتا ہے۔ جن تذکرہ نگاروں نے سیّد نوشہ گنج بخش قادری کا نسب نامہ سیّدنا حضرت علی تک منتہی کیا ہے اُنکے اور

marfat.com

کتابوں کے نام پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرما کر اپنے دِل کی تسلی و تشفی کر لیں۔

نمبر 1۔تذکرہ نوشاہی سن تالیف (۱۱۴۶ھ) مصنف سیّد محمد حیات نوشاہی قادری

نمبر 2۔کنز الرحمت فارسی پنجابی (۱۲۲۰) مطبوعہ از علامہ محمد اشرف نوشاہی منچروی

نمبر 3۔شجرہ نسب صاحبزادگان سنگھوئی شریف مرتبہ مرزا اطلا محمد نوشاہی پشاوری

نمبر 4۔ماہنامہ القادر (۱۹۲۴ء) از مدیر مولانا حامد علی شاہ آف گمٹالہ گورداسپور

نمبر 5۔بیاض نوشاہی قلمی از تبرکات سیّد نصیر الدین بحرِ علوم قادری نوشاہی

نمبر 6۔کرسی نامہ سیّد نوشہ پیر قلمی مرتبہ سیّد عمر بخش نوشاہی آف رسول نگر

نمبر 7۔گلزار نوشاہی مطبوعہ مرتبہ علامہ محمد حیات نوشاہی قادری شرق پور شریف

نمبر 8۔شجرہ جدّی نوشہ پیر منظوم مطبوعہ پیر سیّد شیر علی شاہ نوشاہی آف رنمل شریف

نمبر 9۔لوامع البرکات فی تحقیق السادات مطبوعہ از سیّد ابوالکمال برق نوشاہی

نمبر 10۔انوار السیادت فی آثار السعادت مطبوعہ از سیّد شرافت نوشاہی ساہن پال

نمبر 11۔گلستان نوشاہی ہاشمی مطبوعہ از الحاج سیّد محمد حسین شاہ عاصی نوشاہی رنمل

نمبر 12۔نوشہ پھل گلاب دا مطبوعہ از صاحبزادہ اظہر نواب نوشاہی

نمبر 13۔سیحرفی درفراق نوشہ گنج بخش مطبوعہ از قلم پیر سیّد ضمیر حسین شاہ نوشاہی ہاشمی

ماضی بعید و قریب اور دور حاضرہ کے رائیٹر حضرات جنہوں نے سیّد نوشہ پیر اور آپ کی اولاد کو سیّد علوی عباسی لکھا ہے اُن کے اسمائے گرامی بنظر غائت اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں اور اندازہ لگائیں کہ اکثریتی شواہد کے باوجود ملاں خاک نشین ایک

marfat.com

واضح حقیقت کو کس طرح جھٹلا رہا ہے۔اور پٹواریوں کے عکس،، برعکس مبارکہ،، کے جلوے دکھا رہا ہے اور خود نسبیت کے مدار پر جگمگا رہا ہے۔

جن حضرات نے سیّد نوشہ عالیجاہ اور آپکی اولاد کو سیّد اور علوی لکھا ان کتب اور لکھاریوں کے نام

نمبر 1۔ثواقب المناقب فارسی سنِ تالیف (1126ھ) از علامہ صداقت کنجاہی

نمبر 2۔تحائف قدسیہ سال تصنیف (1186ھ) از پیر کمال الدین لاہوری

نمبر 3۔گلزار نوشاہی منظوم پنجابی سال تصنیف (1919ء) از مولانا نظام الدین

نمبر 4۔آئینہ اسرار مطبوعہ سال تصنیف 28 جولائی 1934ء نظام الدین نوشاہی

نمبر 5۔شاہنامہ نوشاہیہ قلمی از شاعرِ فطرت عبدالقادر قادری صاحب آف دینہ

نمبر 6۔عشقِ فردوسی مطبوعہ از صاحبزادہ پیر سیّد محمد اشرف شاہ فردوسیؔ (نوشہ پور)

نمبر 7۔مناقبات نوشاہیہ منظوم مطبوعہ از قلم علامہ غلام مرتضٰی صابرؔ نوشاہی مانسہروی

نمبر 8۔افکارِ عرشی منظوم مطبوعہ از صوفی محمد اقبال عرشیؔ نوشاہی کوٹھہ کلاں راولپنڈی

نمبر 9۔نوشہ گنج بخش مشاہیر کی نظر میں۔از پیر سیّد معروف حسین شاہ عارفؔ نوشاہی

نمبر 10۔تجلیات نوشاہیہ مطبوعہ از دائم اقبال صاحب دائم قادری (واسوسوہاوہ)

نمبر 11۔ساغر نوشاہی مطبوعہ از مرزا محمد ابراہیم ساغرؔ نوشاہی (ڈڈیال میرپور)

نمبر 12 حیات و تعلیمات نوشہ گنج بخش مطبوعہ محکمہ اوقاف مذہبی امور پنجاب پاکستان

نمبر 13۔سوانح عمری مجدد اعظم نوشہ گنج بخش مطبوعہ از سیّد شیرؔ علی شاہ نوشاہی رنمل

marfat.com

نمبر 14۔ حضرت نوشہ گنج بخش، تاریخ وفات اور وطن کی تحقیق از ڈاکٹر سیّد عارف نوشاہی

نمبر 15۔ حقائق المعارف مطبوعہ علامہ پیر محمد انور نوشاہی بھروکے کلاں سیالکوٹ

نمبر 16۔ اذکار الابرار مطبوعہ پیر نواب علی سچیاری نوشاہی (نوشہرہ شریف)

نمبر 17۔ نوائے دلشاد مطبوعہ از الحاج صوفی عبدالرحیم دلشاد نوشاہی (ڈربی انگلینڈ)

نمبر 18۔ صدائے بوستان مطبوعہ از الحاج مولانا محمد بوستان القادری (برمینگھم)

نمبر 19۔ برطانیہ میں علماء اہلسنت اور مشائخ مطبوعہ از خالد اطہر (اسلام آباد)

نمبر 20۔ کاخِ اُلفت مطبوعہ محمد صابر حسین صاحب نوشاہی (برمینگھم در برطانیہ)

نمبر 21۔ تاثرات مطبوعہ۔ مرتبہ محمد عمر حیات الحسینی المرکز القادریہ بوسن اُتاڑ ملتان

ناظرین کرام درج بالا کتب کے لکھاریوں نے سیّد نوشہ پیر اور آپکی اولاد کو سیّد علوی عباسی لکھا ہے سلسلہ نوشاہیہ کے بنیادی، ثانوی اور جدید مآخذ کا اس موقف پر اتفاق ہے کہ سیّد نوشہ پیر سادات علویہ خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

اب ان مندرجہ بالا شواہد کی موجودگی میں کسی قسم کا ابہام باقی نہیں رہتا اہل خرد اور صاحب علم طبقہ کے لیے حقیقت تک پہنچنے کے لیے دو چار ثبوت ہی کافی ہوتے ہیں اور گدھے کی پیٹھ پر اگر سینکڑوں کتابیں بھی لاد دی جائیں تو وہ عالم نہیں بن جاتا کیونکہ اس میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اب ان کتابوں کی روشنی میں جو سمجھ جائے گا وہ اہلِ خرد ہوگا اور جو راجپوتی کی بین بجائے گا وہ گدھے سے بھی بدتر ہوگا اس کا فیصلہ آنے والا وقت کرے گا کہ ملاں خاک نشین کونسا رُخ اختیار کرتا ہے

marfat.com

اہل خرد کا یا دوسرا نیز مطبوعہ اور قلمی کتابوں کے سامنے فرضی باتوں کی کوئی وقعت نہیں ہوتی ۔ قارئین کرام کی توجہ ایک اور بات کی طرف مبذول کراؤں گا کہ ملاں شکریلوی نے لکھا ہے کہ کمی پیشہ لوگ موچی ۔ مسلّی ۔ جولا ہے ۔ کمہار ۔ نیچ قومیں ہیں اور ان کا معاشرے میں کوئی مقام نہیں ہے اور یہ لوگ احساس کمتری کا شکار ہیں ۔ اگر دیکھا جائے تو یہی لوگ پیروں ، فقیروں کے زیادہ عقیدت مند ہوتے ہیں انہی کی وجہ سے ملاں شکریلوی کی خانقاہ معلیٰ پر رونق ہوتی ہے ۔ کوئی راجہ یا چوہدری نہ تو ملاں شکریلوی کے دربار پر ڈھول بجاتا ہے اور نہ ہی ناچتا ہے بلکہ یہی غریب لوگ ملواڑہ دربار پر ناچنا باعث قبولیت سمجھتے ہیں ۔

ملاں خاک نشین اپنے آپکو دین اسلام کا داعی وشیدائی اور سادات کا واحد پھول خیال کرتا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے ملاں شکریلوی کے افکار دین اسلام کی تعلیمات سے متصادم ہیں ۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اونچ نیچ کے فرق کو مٹایا ہے اور ملاں شکریلوی نے اسے بڑھایا ہے ۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ سب مومن مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ملاں شکریلوی سیادت کے گھمنڈ میں غریب قسم کے پیشہ ور لوگوں کو بھائی کے بجائے کمترین اور اچھوت سمجھتا ہے ۔ دین اسلام میں موچی ۔ مسلّی ۔ جولا ہے ۔ کمہار ۔ لوہار کو نیچ اور کمترین سمجھنے کا کوئی تصوّر نہیں ہے اور ملاں خاک نشین اولیائے کاملین کی تضحیک کرنے کے لیے موچی لوہار کمہار سے تشبیہ دے رہا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ

marfat.com

ملاں شکریلوی ان قوموں کو انتہائی گھٹیا خیال کرتا ہے اور اگر ان قوموں نے ملاں کے گھٹیا خیالات سے مطلع ہو کر پہیہ جام ہڑتال کر دی تو ملاں خاک نشین کی عزت خاک میں مل جائے گی اور درگاہ شریف سنسان ہو جائے گی جبکہ انہی لوگوں کی وجہ سے ملاں کی پیری اور امیری چل رہی ہے جب کبھی مریدوں کی کمی واقع ہوتی ہے تو ملاں شکریلوی لنگوٹ کس کر حسب نسب کے میدان میں کُود پڑتا ہے اور دو تین اولیائے کرام کو موچی لوہار کمہار کہہ کر اور انکی اولادوں کو اہلِ بیت کا دُشمن قرار دے کر ان کی عزت و منزلت کم کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے مگر۔

مدعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا، ہوتا ہے

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

بقول ملاں خاک نشین کے جو لوگ احساس کمتری کے شکار ہیں اُنہی کے دیے ہوئے نذرانوں سے مُلاں شکریلوی کی بسر اوقات ہوتی ہے بیچارے غریب دور دراز سے خانقاہ پر آتے ہیں اور ملاں اُن کی تشنگی مٹانے کے لیے لسی کا ایک گلاس پیش کرتا ہے وہ بھی مفت میں نہیں بلکہ دس بیس لے کر ہی اُن کی جان چھوڑتا ہے اور لسّی کے نشے میں مخمور ہو کر وہ اپنی جیب خالی کرا کر اور لسی کے ترانے گاتے گھر چلے جاتے ہیں۔ اور اگلے مہینے اُن کو لسی کا پُر کیف چسکا پھر در اقدس پر حاضری دینے کے لیے مجبور کرتا ہے اور ملاں انہیں اپنی سیادت کے فیوضات بتلاتا ہے۔

الزام نمبر ۳ کا جواب۔ ملاں خاک نشین نے درگاہ عالیہ چورا شریف اور درگاہ

marfat.com

عالیہ شاہ دولہ ولی کی اولاد و متولیوں پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی قومیتوں سے ان کے قریبی حلقے بخوبی واقف ہیں۔ اور ان درگاہوں پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ ان کی قوم سیّد نہیں بلکہ موچی۔ مسلّی۔ لوہار۔ جولاہے۔ کمہار وغیرہ ہے۔ چورا شریف کے صاحبزادگان اور درگاہ شاہ دولہ ولی کے متولی موجود ہیں لہذا اپنی صفائی میں اُن کو خود جواب دینا ہوگا۔

الزام نمبر 4 کا جواب۔ ملاں شکریلوی نے جو یہ لکھا ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش رنمل شریف ضلع منڈی کے مجاوروں کی اولاد۔ اس عبارت سے یہ ظاہر کیا ہے کہ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش صاحب اولاد نہیں تھے اور درگاہ عالیہ پر موجود حضرات ان کی اولاد نہیں ہیں۔ بلکہ کسی اور کی اولاد ہیں اور پھر کچھ عرصہ بعد میاں شکریلوی نے خود ہی اس امر کی تردید کر دی ہے کہ انہوں نے تحقیق کیے بغیر نوشہ پیر کو مجرد لکھ دیا ہے جو درست نہیں ہے۔ اور پھر آئندہ رسالوں میں سیّد نوشہ گنج بخش کی اولاد کے سسرالی نسب نامے بھی لکھے ہیں جبکہ سسرالی شجرے لکھنے کا مقصد نوشہ پیر اور ان کی اولاد کو غیر سیّد ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ علم الانساب کی رُو سے غیر سادات سے شادی کرنے سے کوئی غیر سیّد نہیں بن جاتا اسکی تفصیل ملاں خاک نشین کی طرف سے پیش کیے گئے سسرالی شجروں کی بحث میں آئے گی ملاں کی نذر ایک شعر۔ کتابیں پڑھیں دینداری نہ آئی

بخار آ گیا پر بخاری نہ آئی

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (10)

یہ وہ لوگ ہیں جنکی قومیتوں سے انکے قریبی حلقے بخوبی واقف ہیں، پھر بھی لوگ میاں جی کے محترم الفاظ سے پکارتے کچھ ہی عرصہ قبل ان لوگونے شاہ جی کہلانا شروع کیااور پھر جعلی شجرہ مرتب کر کے سیّد بن بیٹھے حالانکہ ایسا کرنا سخت حرام ہے

الجواب نوشاہی | محترم قارئین حضرات ملاں خاک نشین شکریلوی کے مندرجہ بالا بیان الجزام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ،،متسیّد،،ملاں شکریلوی کے آباؤ اجداد قوم ارائیں سے چھلانگ لگا کر پہلے محترم لفظ میاں کی سیڑھی پر براجمان ہوئے ہوں گے اور پھر لفظ شاہ جی کے زینے پر آبیٹھے ہوں گے اور شاہی زینے سے کھسک کر جعلی شجرہ مرتب کر کے مسندِ سیادت پر متمکن ہو گئے ہوں گے۔ کیونکہ ملاں جی نے سیّد بننے کے لیے یہی راستہ اختیار کیا ہے،اور وہ سمجھتے ہیں کہ باقی تمام سادات نے بھی یہی طریقہ واردات استعمال کیا ہے۔العیاذ باللہ اور پھر عوام الناس کی راہبری کرتے ہوئے لکھا ہے، کہ ایسا کرنا حرام ہے یعنی

﴿ یہاں پیو تو حلال ہے، وہاں پیو تو حرام ہے ﴾

ملاں خاک نشین شکریلوی نے خودتو،سیّد، بننے کیلیے تمام مراتب طے کر لیے ہیں اور علامۃ الناس کو ایسا کرنے سے منع کیا جا رہا ہے،اپنے لیے حلال دیگر کے لیے حرام،

(اوروں کو نصیحت خود را فصیحت)

marfat.com

میاں خاک نشین نے مختلف درگاہوں کے بزرگان کی اولادوں اور متولیوں پر جعلی شجرے مرتب کرنے اور متسیّد ہونے کا الزام عائد کیا ہے مگر کسی ایک کا بھی شجرہ پیش کر کے اس کی جعل سازی کو واضع نہیں کیا گیا ،صرف زبانی جمع خرچ کی گردان کی گئی ہے ملاں خاکی نے تا حال کسی بزرگ کے نسب نامے کے غلط ہونے کی نشان دہی نہیں کی اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ میاں شکریلوی علم الانساب سے ناواقف ہے ۔اور نسب نامے بیان کرنا میراثیوں کا کام ہے جبکہ ملاں جی خان بہادر زبردستی اس برادری میں گھسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

اہلِ علم حضرات اس امر سے آگاہ ہیں کہ محکمہ مال کا کام زمین کی پیمائش کرنا ہوتا ہے لوگوں کے نسب ناموں کے ساتھ اُن کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا ،اور جو کام اُن کے سپرد کیا گیا ہے اُسے بھی اچھی طرح نہیں نبھایا جارہا ،ادھر کی زمین اُدھر کر کے عوام الناس میں انتشار اور جھگڑے پیدا کر کے اپنی جیبیں بھری جارہی ہیں ،اگر گورنمنٹ نسب ناموں کا قلمدان محکمہ مال کے سپرد کر دیتی تو زمینوں کے خسرہ نمبر کی طرح نسب ناموں کے نمبروں کا بھی بُرا حال ہوتا۔ بعض دفعہ محکمہ مال کے کارندے خسرہ نمبر کی طرح لوگوں کی قومیت پر بھی ہاتھ صاف کر جاتے ہیں جیسا کہ سیّد نوشہ پیر کی اولاد کی مختلف قومیں لکھی گئی ہیں اور محکمہ مال کی ان غلطیوں کی وجہ سے آج شکریلوی ملاں اولاد نوشہ پیر کی متعدد قومیں بنا رہا ہے ، پٹواریوں کے کارناموں کے نمونے آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (11)

شکر یلے کے میاں مٹھو نے اپنے رسالہ میں اس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اب اس طرح کے جعلی سادات کے خاندانوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اور پھر بہتان کی بین بجا کر تعصب و عناد کی پٹاری سے اپنی خارجیت والا سانپ باہر نکالتے ہوئے ایک دفعہ پھر بزرگان چورا شریف۔ اولاد سیّد نوشہ گنج بخش۔ سیّد شرافت نوشاہی۔ سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی اور دیگر اولاد سیّد نوشہ پیر کو ڈنگ مارتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے شناختی کارڈ اور محکمہ مال کے کاغذات میں قومیت کے خانہ میں سیّد لکھوالیا ہے۔

الجواب نوشاہی | محترم ناظرین کرام شناختی کارڈ اور محکمہ مال کے قومیت کے خانے میں وہی قوم لکھوائی جاتی ہے جو فی الحقیقت ہوتی ہے خاندانی ملفوظات اور مخطوطات میں سیّد نوشہ پیر قدس سرہٗ کا جو نسب نامہ درج ہے وہ نہائت صحت کے ساتھ مولائے کائنات سیّدنا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ تک منتہی ہوتا ہے۔ جبکہ ملاں شکر خورا برگزیدہ شخصیات کو جعلی سیّد لکھ کر اپنے خارجی پن کا مظاہرہ کر رہا ہے اور اولادِ علیؑ کیساتھ دُشمنی کر کے اپنے آپ کو محبِ اہل بیت ظاہر کر رہا ہے، در پردہ دُشمنی اور ظاہراً محبت اہلِ بیت کا پرچار کرنے والے کو خارجی کہا جاتا ہے اور (خارجی) کی تعریف کے تمام پہلو ملاں خاک نشین میں موجود ہیں، جو اولادِ نوشہ

marfat.com

پیر عالیجاہ کا دشمن ہے وہ اولادِ علیؓ کا دُشمن ہے جو اولادِ علیؓ کا دُشمن ہے وہ سیّدنا علیؓ کا دُشمن ہے جو جنابِ امیر علیہ سلام کا عدوّ ہو وہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا دُشمن ہے اور جو سرکارِ دو عالم کا دُشمن ہے وہ دُشمنِ خدا ہے اور آپ جانتے ہی ہیں کہ دُشمنِ خدا ورسول کا انجام کیا ہے۔ لعنت اللّٰہ بردُ شمنانِ اھل بیت

قارئین محترم ملاں خاک نشین نے متعدد بار سیّد برقؔ شاہ صاحب۔ سیّد شرافتؔ نوشاہی صاحب۔ مبلغِ اسلام سیّد عارفؔ نوشاہی مدظلہٗ العالی پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے شجرے بدلے ہیں اور پرانی کتابوں کی تحریروں میں ردّ و بدل کیا ہے اور شناختی کارڈوں، محکمہ مال کے قومیّت خانہ میں سیّد لکھوایا ہے۔ میاں شکر یلوی سے چند سوالات کیے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

سال دو ہزار 9 میں ملاں شکر یلوی سے نوشاہیوں کے (9) سوال

سوال نمبر 1۔ سیّد برقؔ۔ سیّد شرافتؔ۔ سیّد عارفؔ صاحبان کی پیدائش سے قبل جن لکھاریوں نے سیّد نوشہ پیر کا نسب نامہ حضرت علیؓ تک پہنچایا ہے، اسکا کیا جواب دیا جائے گا، مثلاً کرسی نامہ نوشہ پیر از سیّد عمر بخش۔ شجرہ صاحبزادگان سنگھوئی مرتبہ مرزا اطلا محمد پشاوری۔ کنز الرحمت مطبوعہ۔

سوال نمبر 2۔ اگر کسی نے کہیں کوئی تبدیلی کی ہے تو اس کتاب کا نام صفحہ اور سطر نمبر کی نشان دہی کی جائے کہ کہاں تبدیلی ہوئی ہے۔

سوال نمبر 3۔ رنمل شریف۔ پنڈ عزیز۔ چکسواری شریف۔ کے محکمہ مال کے وہ

marfat.com

خانے دکھائے جائیں جہاں قومیت بدلی گئی ہے۔

سوال نمبر 4۔ سیّد برقؔ اور شرافتؔ صاحب کے زمانہ حیات میں بنائے گئے شناختی کارڈوں کو حکومت پاکستان نے منسوخ کر کے اب نئے ڈیزائن کے مطابق عرصہ دس سال کے لیے جاری کرنے شروع کر دیے ہیں۔ کیا اب بھی کارڈوں پر سیّد لکھوانے والے برقؔ شاہ اور شرافتؔ شاہ صاحبان سے ایڈوائز لے رہے ہیں۔

سوال نمبر 5۔ کیا سیّد برقؔ شاہ صاحب اور سیّد شرافتؔ شاہ صاحب کے علاوہ اولاد نوشہ پیر میں سے کسی اور لکھاری نے نسب نامہ نوشہ پیر حضرت علی تک منتہی نہیں کیا

سوال نمبر 6۔ میاں شکر یلوی اپنے دعویٰ کے مطابق جو نسب نامہ پیش کر رہا ہے کیا اس شجرہ نسب کا دو سو سال پرانا عکس دکھایا جا سکتا ہے۔ اگر دو سو سال کا نہیں تو ایک سو سال پرانا ثبوت بھی چل جائے گا۔

سوال نمبر 7۔ کیا ملاں خاک نشین کی کوئی بیٹی جوان ہو چکی ہے جس کا (بر) تلاش کرنے کے لیے سادات کے شجروں کی چھان بین کی جا رہی ہے۔

سوال نمبر 8۔ کیا شرافتؔ شاہ ۔ برقؔ شاہ۔ عارفؔ شاہ صاحبان میں سے کسی نے اپنے بیٹے کے لیے ملاں شکر یلوی کی بیٹی کا رشتہ مانگا ہے جس سے وہ مشتعل ہوا ہے

سوال نمبر 9۔ ملاں شکر یلوی کے پیش کردہ محکمہ مال کے شواہد کے علاوہ دیگر محکمہ مال میں قومیت کے خانہ میں قوم سیّد اور قریش لکھی ہوئی ہے یا نہیں۔

☆☆☆

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (12)

اب اس ٹیم میں عبدو پور آزاد کشمیر کے پیرزادہ صاحب۔ پیر بھچر دینہ کے پیرزادہ صاحب۔ اور جہلم شہر میں نو وارد مولانا عطا اللہ شاہ نے اپنا نسب تبدیل کر کے اضافہ کر دیا ہے۔ ہم اِن جعلی سادات سے پوچھتے ہیں کہ آخر آپ کو حقیقی سادات سے کیا دُشمنی ہے؟ جو آپ لوگ چوروں کی طرح ان کے خاندان پاک میں گھس کر انہیں دھوکہ اور فریب سے ان کی نسل کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔

الجواب نوشاہی

ناظرین کرام مندرجہ بالا وسوسے کا جواب دینے کے حقدار تو متاثرہ احباب ہی ہیں البتہ آدھے وسوسے کا جواب دینا ہمارا بھی فرض بنتا ہے۔ تا حال ملاں خاک نشین نے متاثرہ افراد کے شجرہ ہائے نسب پیش کر کے اُن پر کوئی بحث نہیں کی کہ ان کے نسب نامے کس پوائنٹ سے جعلی ثابت ہوتے ہیں، یا کونسا نام اضافی یا غلط ہے یا نسب نامے پر کون سے شکریلوی میراثی کی مہر ثبت کرانی تھی، ان باتوں میں سے ایک بھی اعتراض نہیں کیا گیا۔ تمام مضمون میں ایک ہی (روڑ) لگائی جارہی ہے کہ تم جعلی ہو تم جعلی ہو بس تم جعلی ہو۔ اگر شکریلوی ملواڑے کے پاس کوئی ثبوت ہوتا تو ضرور پیش کرتا واہی تباہی نہ بکتا۔ اکیسویں صدی عیسوی کے حقیقی سادات کی کیا یہی نشانی ہے کہ وہ زبان سے تسبیح وتہلیل کے بجائے واہیات قسم کی باتیں کریں

marfat.com

گے کیا ان حقیقی سادات کے دعوے داروں کو یہ باتیں زیب دیتی ہیں کہ بزرگان دین کے خلاف بکواسات کرتے پھریں۔ کیا حقیقی سادات کی یہی صفت، خوبی اور نشانی ہے کہ وہ اولیائے کاملین کی عزت اور عظمت کو کم کرنے کے لیے حسب نسب کی مُرلی بجاتے ہیں۔ کیا پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمالِ صالحہ اختیار کرنے کے بجائے حسب نسب کا گھمنڈ کرنے اور دوسروں کے حسب نسب کو شک کی نگاہ سے دیکھنے کا حکم دیا ہے۔ دوسروں پر تہمتیں لگانے والا۔ بہتان باز۔ نسب پر اُنگلی اُٹھانے والا قرآن پاک کے حکم کے مطابق (ولدالزنا) ہوتا ہے۔ اب شکر یلے کے خود ساختہ حقیقی کو اپنے گریبان میں جھانک کر اس بات کا فیصلہ خود کرنا چاہیے کہ وہ اپنے کالے کرتوت کے باعث کس زمّرے میں شمار ہوتا ہے۔ سادات سادات اور سادات کے دُشمن کا تکرار اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ چور اپنے آپ کو لوگوں کی نظروں سے چھپانے کے لیے چور چور کرنے لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ مقولہ مشہور ہے۔ **(چور مچائے شور)** بالکل یہی انداز ملاں شکریلوی نے اپنا رکھا ہے۔

رباعی برحال مُلّائی

چور، چوردا، شور مچان والا، اصل وچ اے،،، آپے ہی چور ہے ایہ
اِسدا نال سادات کوئی واسطہ نہیں جاندا لہور تے دَسدا پشور ہے ایہ
دعوے سیّد حقیقی دے کرن والا، رکھدا نال نوشاہیاندے کھور ہے ایہ
سیّد ظاہر تے باطن جُدا اِسدے، اندروں کاوَنی تے باہروں مور ہے ایہ

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (13)

قارئین محترم ملاں شکریلوی نے خبردار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یاد رکھو سادات کرام سے دُشمنی میں تمہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا اور سادات کرام سے دُشمنی مول لینا کوئی آسان بات نہیں ہے۔اور آخر میں نوشاہیوں۔عبدو پور کے پیرزادوں ،پیر بھچر شریف کے پیرزادوں۔مولانا عطاالله شاہ آف جہلم کو حشر نشر خراب ہونے کی دھمکی دے کر چند احادیث مبارکہ نقل کی ہیں جن میں اہل بیت کے دُشمنوں کو جہنمی ،منافق ،کافر اور ولدالحیض اور حرامی کہا گیا ہے۔

الجواب نوشاہی

ملاں خاک نما شکریلوی نے تا تحریر ہذا مندرجہ بالا درگاہوں کی اولادوں کو غیر سیّد ثابت کرنے کے لیے کوئی مُثبت ثبوت پیش نہیں کیا اور یک طرفہ طور پر ان کے خلاف جعلی سیّد ہونے کی رٹ لگا رکھی ہے۔بغض وعناد کے پُتلے نے بزرگان دین کے خلاف شرّ انگیز پروپیگنڈے کی مشین چلا رکھی ہے۔کیا ان درگاہوں کی اولادوں نے ملاں ستمگار کی لڑکیوں کے رشتے مانگے ہیں جس وجہ سے انکے نسب کی جانچ پڑتال کی جارہی ہے۔اگر اس قسم کی کوئی بات نہیں ہے تو پھر سیادت کا مدعی میراثیوں کی گدی پر قبضہ جمانے کی کیوں کوشش کیے جارہا ہے اور اگر اس میدان میں اُتر ہی آیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ایک سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے

marfat.com

باوجود عدالت میں جواب دعویٰ داخل نہیں کیا گیا۔سیّد نوشہ پیر اور اُنکی اولاد کو غیر سیّد ثابت کرنے والے شواہد کہاں ہیں۔اب خوشبوئے (؟) تصویرے (؟) اور لاہور کے عصمت پلوشے، کو آواز دو المدّد خوشبوئے نوشہ المدّ د اور انٹرویو والے تمام مرحومین کو مدّ د کے لیے بلالو ملاں جی کو اجازت عام ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

احادیث مبارکہ کی آڑ لے کر اپنے خیالات فاسدہ کی تکمیل کرنے کے لیے بزرگان دین اور اُن کی اولادوں کو بلاوجہ جہنمی ۔منافق ۔کافر۔دشمن اہل بیت اور ولدالحیض۔اور حرامی کہنے والا سادات ہونے کے بجائے کسی خارجی خاندان کا بلونگڑا ہوسکتا ہے اور ناجائز پیداوار ہونے کا قوی امکان ہے اس کی دلیل پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

قرآن مجید سورۃ القلم میں مذکور ہے کہ مکہ کا ایک کافر حضور نبی اکرم ﷺ کو بے اولاد، مجنون وغیرہ کہتا تھا اور جھوٹی قسمیں کھاتا تھا علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ذلیل طعنے دیتا تھا۔سرکارِ دو عالمؐ اس کی بدزبانی کی وجہ سے مغموم رہنے لگے۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ القلم نازل فرمائی اور فرمایا اے محبوب آپ غمگین نہ ہوں آپ کو طعنے دینے والے، الزام لگانے والے کی اصل میں خطا ہے یعنی وہ (زنا) کی پیداوار ہے جب یہ خبر مغیرہ تک پہنچی تو وہ فوراً تلوار میان سے

marfat.com

نکال کر اپنی ماں کے پاس پہنچا اور کہنے لگا اے ماں سچ سچ بتا میرا باپ کون ہے ماں نے کہا بیٹا یہ تجھے کیا ہو گیا ہے تیرا باپ وہی ہے جو ہے، بیٹے نے کہا ماں جھوٹ مت بول مجھے یقین ہے کہ (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے، جب ماں نے دیکھا کہ بیٹا پیچھا نہیں چھوڑ رہا تو اس نے کہا اے بیٹے سُن میرا خاوند اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں تھا، مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ اُس کے مرنے کے بعد اُس کے رشتے دار ساری جائیداد پر قبضہ کرلیں گے اور مجھے بھی گھر سے نکال دیں گے۔ اس خدشہ کے پیش نظر میں نے ایک چرواہے سے زنا کروایا اس سے تو تولد ہوا ہے۔

مندرجہ بالا تحریر کا حاصل کلام یہ ہے کہ جو آدمی کسی پر تہمت لگاتا ہو، غلیظ قسم کی باتیں کرتا ہو قرآنی احکامات کی رُو سے وہ نطفہٗ نا تحقیق کی پیداوار ہوتا ہے۔ بزرگان دین کی اولادوں کو، ولد الحیض، حرامی، جہنمی، کافر، منافق، دشمنِ اہلِ بیت کہنا خارجی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ عوام الناس کو یہ جان لینا چاہیے کہ آج بھی لنگور کی طرح خاک نشین کے روپ میں کچھ لوگ اہل سنت والجماعت کی صفوں میں گھس کر خانقاہ کے نظام اور دینِ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں جنکی سرکوبی کرنا از حد ضروری ہے قارئین محترم درگاہ عالیہ چورا شریف کی اولاد۔ پیر بھچر شریف کے پیرزادوں اور سیّد نوشہ گنج بخش قادری کی اولاد اور شاہ دولہ ولی صاحب کے متوسلین کے علاوہ دیگر خانقاہوں پر انتہائی گھٹیا قسم کی زبان استعمال کی گئی ہے جبکہ ان درگاہوں میں آرام فرما شخصیات نے دین اسلام کی ترویج واشاعت کر کے

marfat.com

ایک عالم کو منور کیا ہے اور آج بھی ان آستانوں سے رشد و ہدائت کے چشمے پھوٹ رہے ہیں ،ایک زمانہ ان صوفیا کی خدمات کا معترف ہے ۔سیّد نوشہ گنج بخش قادری کی تبلیغ سے دو لاکھ سے زائد غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔

ایک مشہور فرانسیسی مستشرق گارسان دتاسی نے (پرتچنگز آف اسلام) میں لکھا ہے پنجاب میں ایک شخص حاجی محمد گزرے ہیں جنکی نسبت کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دو لاکھ ہندوؤں کو مسلمان کیا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ایرادالعبارات میں رقم طراز ہیں۔محبت کے راستے کے سخی مولانائے حاجی محمد جواحوال کی سلامتی اور مدارجِ کمال تک پہنچنے کی دُعا میں مشغول ہیں۔

شیخ احمد سرہندی کے پوتے کمال الدین محمد احسان نقشبندی نے روضۃ القیومیہ میں لکھا ہے کہ حاجی نوشہ، آنحضرت (خواجہ محمد معصوم) کے ہم عصر نہائت عزیز الوجود اور صاحب ذوق وشوق تھے آپ کا جذبہ نہائت قوی تھا۔

زبدۃ المقامات میں شیخ احمد سرہندی نے عزیز الوجود کی تعریف اس طرح کی ہے کہ وہ قطب الارشاد جو کمالات فردیت کا جامع ہوتا ہے نہائت عزیز الوجود ہوتا ہے اور جو فیض کسی کو پہنچتا ہے اس کی وساطت سے پہنچتا ہے۔

اذکار الابرار کے مصنف پیر نواب علی نوشہروی نے لکھا ہے کہ آپ ہزار سال کے مجدّد تھے۔

marfat.com

قصرِ عارفاں میں احمد علی چشتی نے لکھا ہے کہ آپ رحمانی پیراور نورانی فقیر تھے۔

ابوالبختیار محمد صادق مجدّدی لکھتے ہیں کہ آپ مجدّد الف تھے۔

مقامِ نوشاہیت جو سب مقامات کا جامع ہے آپ کو بارگاہٗ خداوندی سے عطا ہوا۔
کلیم اللہ مچھیانوی نے ذکر نوشہ گنج بخش میں لکھا ہے کہ آپ قطب الاقطاب تھے۔

قطب کس خاندان سے ہوتا ہے

تمام اولیائے کاملین اس بات پر متفق ہیں کہ قطبیت کا منصب خاندان اہل بیت رسالت یعنی سادات کرام میں رہا ہے۔اور ہر زمانہ میں قطب سادات کرام سے ہوتا ہے چند ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر 1 العقیدۃ الیوسفیہ میں بحوالہ اسعاف الراغبین ص (174) پر لکھا ہے کبھی کوئی قطب غوثیت کا مرتبہ رکھتا ہے اسے قطب الاقطاب کہتے ہیں اور سب قطب اسکے نائب ہوتے ہیں اور یہ قطب ہر زمانہ میں اہلِ بیت رسالت سے ہوتا ہے۔

نمبر 2۔ شمس التواریخ ج (3) جز 2 ص 740 میں ہے۔صوفیائے کرام مشائخ عظام کا مستند قول ہے کہ ہر زمانہ میں قطب الاولیا یا قطب مدار خاندان اہلِ بیت سے ہوتا ہے اوراس پر جمہورا کابرِ دین کا اتفاق ہے۔

نمبر 3۔صواعق محرقہ ۔ان قطب الاولیاء فی کل زمن لایکون الا منھم وھکذا فی الشرف الموبد لآل محمد الشیخ یوسف بن اسمعیل النبھانی ناقلاً عن العلامتہ الصبانی فی اسعاف الرغبین (فلک

marfat.com

النجاۃ ج1 (ص16) مختصر ترجمہ۔ بے شک قطب الاولیا ہر زمانہ میں، انہیں (سادات) میں سے ہوتا ہے۔ ایسا ہی شرف المؤبد اور اسعاف الراغبین میں ہے

قارئین محترم مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ واضع ہو گیا ہے کہ قطب۔ قطب الاولیا قطب الاقطاب۔ قطب مدار، سادات خاندان سے ہی ہوتا ہے۔ یعنی کوئی غیر سیّد قطبیت کے مرتبے پر فائز نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی قطب ہے تو پھر لازمی طور پر سیّد ہوگا اور اب اس موضوع پر بحث کی جائے گی کہ سیّد نوشہ گنج بخش قادری اپنے وقت کے قطب تھے یا نہیں اور اگر وہ مرتبہ قطبیت پر فائز تھے تو پھر لازمی طور پر سادات خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

کیا سیّد نوشہ گنج بخش قادری منصب قطبیت پر فائز تھے

اس موضوع پر چند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ کریں

نمبر1۔ رسالہ الاعجاز۔ مصنفہ مرزا احمد بیگ لاہوری۔ قطب الاولیا۔ قطب حق

نمبر2۔ ثواقب المناقب۔ تصنیف علامہ محمد ماہ صداقت صاحب کنجاہی نے متعدد بار آپ کے متعلق قطب۔ قطبِ وقت۔ قطب عالی جاہ۔ قطب عالم افروز۔ قطب دین ۔ قطب الاولیا نوشہ حاجی۔ قطب الاولیا نوشہ دیوان لکھا ہے

نمبر3۔ کنز الرحمت۔ علامہ محمد اشرف فاروقی آف منچر لکھتے ہیں۔ قطب آخر زمان۔ قطب دور زمانہ۔ قطبِ زمین۔

marfat.com

نمبر 4 ثواقب المناقب میں آپکو قطبیت تفویض ہونے کا واقعہ بھی لکھا ہے۔
نمبر 5۔ خطِ بغداد (بزبان فارسی) مصنف محمد ماہ صداقتؔ نوشاہی آپکو، قطب آفاق لکھا ہے۔ درج بالا حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ سیّد نوشہ پیر مقامِ قطبیت پر فائز تھے۔ قارئین محترم اگر آپ سادات فیملی کے فرد نہ ہوتے تو منصب قطبیت پر ہرگز فائیز نہ کیے جاتے جبکہ ثقہ شواہد سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ سیّد نوشہ پیر مقامِ قطبیت پر فائیز تھے۔ قارئین محترم حقیقت پسند احباب کے لیے درج بالا شواہد تو نالج میں اضافہ کا سبب بنیں گے۔ اور ملاں خاک نشین کے لیے تو (اندھے کو کیا چاہیں دو آنکھیں) کے مطابق وارے نیارے ہو جائیں گے سادات تو پہلے ہی بنا بیٹھا ہے قطبیت کے منصب پر فائیز ہونے کے لیے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی اپنے بزرگوں کے عرس کے موقع پر ملاں کی طرف سے اپنی ریالی قطبیت کا اعلان عام کر دیا جائے گا۔ ملاں خاک نشین شکریلوی صاحب کو اس مبارک موقعہ پر راقم السطور کی طرف سے ہدیہ، تبریک کے طور پر ایک رباعی پیش خدمت ہے۔

شہر شکر یلے کا، خان خاکی،، شجرہ گوئی کے فن میں، تاک نہیں ہے
ظاہر صوفی اور باطن مہیب اِسکا علم وادب کا رکھتا ادراک نہیں ہے
خشک ملاں، فساد کا ہے پیکر، قلب وذہن، زبان کا، پاک نہیں ہے
سیّد صنعت، عروض کو جانتا نہیں،، بحرِ سخن کا، شکرہ تیراک نہیں ہے

ختم شد بابِ دوم

marfat.com

باب سوم

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (14)

رسالہ محراب ومنبر اپریل تا جون (۲۰۰۸ء) شمارہ نمبر ۸ کے صفحہ نمبر ۷ پر سرغنہ خاک نشین شکریلوی نے (کیا غیر سیّد کا سیّد کہلانا گستاخی رسول ﷺ نہیں؟) کی سرخی لگا کر اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے لکھا ہے کہ سادات کرام کو جھانسہ دیکر انکی بیٹیوں کو بیاہ کرلانا پھر انہیں نازیبا الفاظ جو عام شخص اپنی بیوی سے غصہ میں کہہ ڈالتا ہے کہنا، اُنہیں شہوت کی تکمیل اور گندگی کا بچھونا بنانا یہ گستاخی نہیں تو اور کیا ہے، یہ سرا سر بے ادبی ہے گستاخی ہے ان لوگوں کو ہم دعوت توبہ دیتے ہیں، وغیرھا۔

الجواب نوشاہی

محترم قارئین حضرات، میر جعفر، میر صادق، سلیمان رشدی، مرزا قادیانی کے نام لیوا ملاں خاک نشین نے لکھا ہے کہ اُنکی بیٹیوں کو لوگ بیاہ کر لے جاتے ہیں اور پھر انہیں نازیبا الفاظ کہتے ہیں اور پھر شہوت کی تکمیل کے لیے انہیں گندگی کا بچھونا بھی بناتے ہیں۔ ملاں خاک نشین سے پوچھنا یہ ہے کہ دیگر لوگ تو ان کی بیٹیوں کو بیاہ کر گندگی کا بچھونا بناتے ہیں مگر خاک نشین خاندان دوسروں کی بیٹیوں کو جب بیاہ کر لاتا ہے تو ان بیویوں کو مصلے پر بٹھا دیتا ہے یا کہ اپنی شہوت کو پایۂ تکمیل پر پہنچانے کے لیے صفائی کا بچھونا بچھایا جاتا ہے یا پھر خاک نشین قبیلہ کے لوگ ملکوتی

marfat.com

صفات رکھتے ہیں، انہیں شہوت آتی ہی نہیں۔اور اگر ایسی بات ہے تو انکے بیٹے بیٹیاں کہاں سے آ گئے کہ انکو اپنی بیٹیوں کا غم کھائے جا رہا ہے کہ لوگ انہیں گندگی کا بچھونا بنائیں گے۔اگر یہ گندگی کا بچھونا نہیں بناتے تو کیا صفائی کا نمونہ بناتے ہیں محترم ناظرین کرام مندرجہ بالا تحریر ملاں شکریلوی نے ڈھول کو جسطرح کی چوٹ لگائی ہے اُسی طرح کی آواز سُن لی ہے۔

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (15)

ملاں خاک نشین نے اپنے رسالہ میں جعلی سادات کے لیے آئینہ حدیث کا ایک عنوان لکھ کر نیچے ایک حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور آپؐ اپنا ایک موئے مبارک ہاتھ میں لیے ہوئے تھے کہ جس نے میرے ایک بال کی بھی بے ادبی کی اس پر جنت حرام ہے (جامع الصغیر ص ۴۵)

الجواب نوشاہی

ملاں شکریلوی نے ایک حدیث مبارکہ کی آڑ لے کر اپنا اُلو سیدھا کرنے کی کوشش کی ہے۔ملاں شکریلوی کے پاس وہ کون سی مشین ہے جو اسے جعلی اور اصلی سیّد کی پہچان کراتی ہے۔اور اگر ایک بال دوسرے بال کی بے ادبی کرنی شروع کر دے تو اس بارے میں شرع شریف کا کیا حکم ہے اور اولیائے کرام پر نسبی کیچڑ اوچھالنے

marfat.com

والا (بال) دین اسلام پر ایک قسم کا وبال ہے۔اس (بال) پرُ جنجال کے سامنے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی کوئی عزت اور مقام نہیں ہے۔ایسے بال، ہیمو بقال کو اپنے آپ کو سادات کا بال کہتے ہوئے تھوڑا بہت شرمانہ چاہیے۔کیا سادات کرام کا یہی کام رہ گیا ہے کہ حسب نسب کی آڑ لے کر اولیائے کاملین کی کردار کُشی کرتے پھریں۔کیا سیّد وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور قلم سے کسی کو ایذا پہنچے۔کیا آلِ رسول کا یہی شیوہ ہے کہ میراثیوں کی طرح لوگوں کے نسب ناموں کی گردان الاپتے ہوئے نظر آئیں۔ہر آدمی اچھے بُرے اعمال کا خود ذمہ دار ہوگا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے انساب کی جانچ پڑتال کا ٹھیکہ ملاں خاک نشین شکر یلوی کو عطا نہیں کیا کہ وہ ہر وقت اسی بھاگ دوڑ میں مصروف ہے تھوڑا وقت یادِ الٰہی میں بھی گزارا کریں تاکہ تعصب و عناد کی بیماری سے چھٹکارہ مِل سکے۔شکر یلے کا بال جتنا مرضی ہے زور لگالے سیّد نوشہ پیر کی اولاد کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔احادیث مبارکہ کی آڑ لیکر اپنی خواہشات رذیلہ کی تکمیل کرنے والا سیّد کا بال نہیں بلکہ دجال ہوتا ہے۔

سارے جہان میں اپنی سیادت کا ڈھنڈورا پیٹنا اور دیگر سادات کرام کو جعلی سیّد کہنا کہاں کی شرافت اور سیادت ہے ہیرے کی پہچان جوہری کر سکتا ہے ملاں بلوری کو ہیرا اور کانچ ایک جیسے نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ملا بلوری کی نظر بد سے بچائے

یاد رکھو تو دل کے پاس ہیں ہم ☆ بھول جاؤ تو فاصلے ہیں بہت

....

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (16)

قارئین؛ جب ان غیر سادات کو کہا جاتا ہے کہ بھئی سیّد نہ بنو کیونکہ اسطرح آدمی حضور کریم ﷺ کا گستاخ و بے ادب ہو جاتا ہے تو بڑے فلسفیانہ اور علمانہ انداز میں فرماتے ہیں کہ ہم تو آپ کے گستاخ اور بے ادب نہیں ہیں ہم نے تو اسلام کی ترقی کے لیے اپنے آستانوں پر دینی مدرسے جاری کیے ہوئے ہیں۔اور لوگوں کو فیض پہنچا کر ایسی خدمت سرانجام دے رہے ہیں جو کوئی دوسرا شاید انجام دے سکتا ہو باتوں میں کسی کو آگے نہیں جانے دیتے اور ایسا درویشانہ وشہانہ لباس اور ظاہری شریعت کا لبادہ اوڑھے ہوتے ہیں کہ ناواقف پہلی ہی نظر میں زمانہ غوث سمجھ لے ان لوگوں کا حال آیئے ذرا قرآن مجید سے معلوم کرتے ہیں۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم مندرجہ بالا عبارت میں ملاں خاک نشین نے بغیر ثبوت کے غیر سادات کا فتویٰ لگاتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔**لعنت اللہ علی الکاذبین**

پھر تمسخر اور طنز کا انداز اختیار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ فلسفیانہ اور مولویانہ انداز میں کہتے ہیں ہم بے ادب نہیں ہیں بلکہ اپنے آستانوں پر اسلام کی ترقی کے لیے مدرسے کھول رکھے ہیں۔ملاں خاکی بے لگام کیا یہ چاہتا ہے کہ کوئی دینی اشاعتی

marfat.com

کام نہ کرے بلکہ سینمے، تھیٹر اور لسّی کے کارخانے کھولے جائیں۔اپنے آپ کو سچا سیّد کہلوانے والا دینی کام کرنے والوں کی مخالفت کر رہا ہے یہ کہاں کی سیادت اور شرافت ہے۔ملاں شکریلوی کو اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھ لینا چاہیے دعویٰ تو سیادت کا کر رہا ہے اور کام نفاقت ورقابت کا سرانجام دے رہا ہے۔ الا ماشا اللہ

رفیقوں سے رقیب اچھے جو جل کر نام لیتے ہیں
گلوں سے خار بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں

علاوہ ازیں ملاں خاک نشین کا یہ لکھنا کہ درویشانہ وشہانہ لباس اور ظاہری شریعت کا لبادہ اوڑھے ہوتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ ملاں کے نزدیک درویشانہ لباس پہننا مکاری ہے اور شہانہ لباس زیب تن کرنا بھی عیاری ہے،تو پھر ملاں کی پسند کے پیش نظر لوگوں کو درویشی اور شاہی لباس کو خیر باد کہہ کر ننگ دھڑنگ ہو جانا چاہیے اور ملاں شکریلوی کا مشن یہ ہے کہ کوئی آدمی دینی، ملی، روحانی خدمات سر انجام نہ دے جو ایسا کرے گا بقول ملاں خاک نشین وہ جعلی سیّد، منافق، کافر ،سادات کا دشمن اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گستاخ ہو گا۔دراصل شکریلے کی خانقاہ معلّیٰ کا مجاور یہ چاہتا ہے کہ اس علاقے میں دوسرا کوئی سیّد نہیں ہونا چاہیے اور اگر کوئی ہے بھی تو اُسے اپنے آستانے پر کسی قسم کی کوئی دینی خدمت سرانجام نہیں دینی چاہیے۔

خداوندا تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں
یہ درویشی بھی عیاری سُلطانی بھی عیاری

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (17)

بعنوان سیّد بننے اور بنانے کا چکر۔ میں خاک نشین شکریلوی نے لکھا ہے کہ کچھ لوگ صدیوں سے نذرانے وصول کر کے سیّد بنانے کا کاروبار کر رہے ہیں اور ایک تحریر بطور حوالہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فی الواقع کچھ لوگ جعلی نسبی شجروں کا باقاعدہ طور پر کاروبار کرتے ہیں اور انتہائی معمولی معاوضہ پر جسے چاہیں سادات کرام کے نسب میں داخل کر کے سکّے بند سیّد بنا دیں پھر لکھا ہے کہ بغداد شریف میں ایک روز ہم نے سنا کہ ہندوستان کے تین چار جولاہے سجادہ نشین سیّد سلیمان صاحب کو ایک ایک ریال دے کر حسینی سیّد بن گئے اور نسب نامہ بھی حاصل کر لیا۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم مندرجہ بالا شکریلوی تحریر سے یہ پتا چلتا ہے کہ ملاں خاک نشین کافی لمبے عرصہ سے شجروں کے چکر میں پڑا ہوا ہے اور یہ کہ یہ اس کا خاندانی کاروبار ہے راقم الحروف ملاں شکریلوی سے ایک سوال پوچھنے کی اجازت چاہتا ہے وہ یہ کہ ہندوستان کے جن جولاہوں نے سیّد سلیمان صاحب کو ایک ایک ریال نذرانہ دے کر حسینی سیّد ہونے کا سند نامہ حاصل کیا تھا کیا اُن میں آپ کا جدّ امجد بھی شامل تھا یا کہ نہیں راقم کو یہ شک اس لیے ہوا ہے کہ آپ بھی خیر سے حسینی سیّد ہونے کے دعوے دار ہیں۔اور ایک ریال کا سیادت حسینی کا تمغہ مل جائے تو یہ سودا اتنا مہنگا

marfat.com

نہیں ہے اب تک اُس ایک ریال کے بدلے ملاں جی نے لاکھوں ریال کما لیے ہوں گے۔اسی لیے ریالی سیّد صاحب کو دیگر سادات کا جعلی نظر آنا ایک فطری امر ہے، جعلی انساب واسناد ملاں خاک نشین کو ورثے میں ملے ہیں۔ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا نسب نامہ انہیں کسی پل چین نہیں لینے دیتا کسی وقت بھی ہاتھ سے جانے کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔لہذا ملاں شکریلوی نے حفظِ ماتقدم کے تحت اپنے چھ سات رسالوں میں اپنی ایک ریال والی سیادت کو سکے بند بنانے کے لیے اور چوراشریف۔پیر بھچر شریف کی اولادوں اور سیّد نوشہ گنج بخش قادری کی اولاد کو جعلی سیّد کی گردان کر کے سینکڑوں صفحات کالے کرنے کے علاوہ اپنا نامہ اعمال بھی سیاہ کرلیا ہے میاں خاک نشین ایسا کرنے کو تحفظ نسب آلِ رسول کا نام دیکر اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل چاہتا ہے۔قارئین محترم اللہ ربّ العزت نے (اہلِ بیت رسولؐ) کو قرآن مجید والفرقان حمید کا ساتھی فرمایا ہے اور قرآن پاک کی حفاظت کا ذمّہ رب تعالیٰ نے خود لے رکھا ہے اور قرآن کے ساتھی اہلِ بیت رسول کے نسب کی حفاظت بھی رب تعالیٰ نے اپنے ذمّہ میں لے رکھی ہے۔لہذا کسی خاک نشین کو تحفظ نسب آل رسول کا ڈھونگ رچا کر اولیائے کرام کی تضحیک کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مصلح کے روپ میں مفتری کا کردار ادا نہ کیا جائے بلکہ اپنے رسالہ میں تعمیری اور اصلاحی موضوعات پیش کر کے عوام الناس کی رہنمائی کی جائے

یوں تو سیّد بھی ہو مغل بھی ہو پٹھان بھی ہو☆ مگر یہ تو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (18)

ملاں خاک نشین شکریلوی نے (علماء حق بیدار ہوں) کے عنوان سے لکھا ہے کہ علماء حق کا یہ بھی حق بنتا ہے کہ وہ غیر سادات چاہے وہ علماء کے روپ میں ہوں یا مشائخ کے روپ میں انہیں سیّد بننے اور کہلانے سے سختی سے روکیں اس لیے کہ اس طرح نہ صرف خاندان رسول کی عزت و عظمت خراب ہو گی۔ بلکہ خاندان رسول کے ختم ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم ملاں خاک نشین شکریلوی کے مندرجہ بالا بیان میں علماء حق کو بھی شکریلوی افکار میں ہاتھ بٹانے کی استدا کی گئی ہے اور انہیں میراثیوں کا پیشہ اختیار کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ حضور نبی آخر الزماں ﷺ کا فرمان ہے کہ میری اُمت کے علمأ بنی اسرائیل کے انبیأ کرام کی طرح ہوں گے یعنی جو کام اُنہوں نے کیے وہ میری اُمت کے علمائے کرام سرانجام دیں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کرام نے لوگوں کے حسب نسب کی فائل اُٹھائے رکھی ہے یا کہ لوگوں کو صراط مستقیم سے روشناس کرایا ہے، انہوں نے ادنیٰ، اعلیٰ، گورے، کالے، ذات پات کے فرق کو مٹایا ہے۔ اور یہی تعلیم حضور نبی پاک ﷺ کی اُمت کے علماء لوگ سرانجام دیتے آئے ہیں اور انجام دیتے رہیں گے۔ انہیں کیا ضرورت

marfat.com

پڑی ہے کہ پرائی آگ میں کودتے پھریں اور میراثیوں کی گٹھری بھی اپنے سر پر رکھ کر سر کا بوجھ بڑھالیں اور (جس کا کام اُس کو ساجھے) چودہ سو سال سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود خاندان اہلِ بیت کی نہ تو عزت وعظمت خراب ہوئی اور نہ ہی کسی کے مٹانے سے مٹ سکا ۔یزید، شمر، ابنِ زیاد، سمعان، خولی جیسے نابکاروں نے کربلا کے میدان میں خاندان رسالت مآبؐ پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ ڈالے مگر خود تو مٹ گئے اہلِ بیت کرام کو نہ مٹا سکے۔جب تک دُنیا میں قرآن شریف موجود ہے تب تک اہلِ بیت اطہار بھی کائنات میں موجود رہیں گے۔

اگر خطرہ ہے تو ملاں خاک نشین کی ریالی سیادت کو خطرہ ہے جو کسی وقت بھی داغِ مفارقت دے سکتی ہے۔ملاں خاک نشین شکر یلوی اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے علمائے کرام اور پٹواریوں کو زبردستی میراثیوں کے کام پر لگانا چاہتا ہے مگر تاحال (دلّی دُور است) کے مطابق منزل مقصود ملتی نظر نہیں آتی۔

رباعی

شہر شکر یلے دا خان خاکی، دھوکھے نفس شیطان دے کھائی جاندا

بجھی اگ عناد تعصّباں دی،، پھوکاں مار کے ہور بھڑکائی جاندا

سادہ لوح عوام نوں دا لا کے، دھوکھے باز بھلیکھڑے پائی جاندا

سیّد بیٹھ شکر یلے دے ٹبیاں تے بغض لوہب دی بین بجائی جاندا

☆

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (19)

ملاں خاک نشین شکریلوی نے اپنے رسالہ اپریل تا جون شمارہ نمبر ۸ میں پیر معروف صاحب کا فون اور قطب ابدال کا نوٹس کے عنوان سے ایک طویل کہانی لکھی ہے اور پیر صاحب کے فون کرنے کو غلط رنگ دیا ہے۔ اور پیر صاحب کے ادا کردہ الفاظ (نقطہ نظر) کا تمسخر اُڑایا ہے۔

الجواب نوشاہی

محترم ناظرین کرام جب ملاں شکریلوی نے اپنے دو رسالوں میں سیّد نوشہ عالیجاہ اور آپکی اولاد میں سے خاص کر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی پر انتہائی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کی تو سیّد برقؔ نوشاہی کے صاحبزادے سیّد قطب شاہ ابدالؔ نوشاہی جو اُن دنوں اتفاقیہ پاکستان میں موجود تھے۔ صاحبزادہ صاحب نے ملاں شکریلوی کا رسالہ پڑھ کر ملاں ناشاد کو دلشاد کرنے کے لیے ایک عدالتی نوٹس جاری کردیا۔ ان دنوں جناب پیر سیّد عارفؔ نوشاہی صاحب مدظلہٗ العالی بھی پاکستان میں موجود تھے۔

پیر سیّد ابدالؔ نوشاہی صاحب کے پروگرام سے مطلع ہو کر قبلہ سیّد عارفؔ نوشاہی نے اس جھگڑے کو ختم کرانے کے لیے ملاں خاک نشین شکریلوی کو فون کیا اور دعوت دی کہ آپ میرے پاس آئیں تاکہ آپکی غلط فہمی دُور کی جائے مگر ملاں

marfat.com

خاک نشین اپنے کالے کرتوتوں کی وجہ سے دل میں چور رکھتا تھا اس لیے جھوٹ موٹ وعدہ ملاقات تو کر دیا مگر مختلف مکر بہانے کر کے ایفاء وعدہ نہ کر سکا اگر ملاں شکر یلوی پیر صاحب کو مِل لیتا تو عین ممکن تھا کہ ملاں کی غلط فہمی دُور ہو جاتی اور ملاں عدالتی کاروائیوں سے بچ جاتا۔ ملاں اپنے آپ کو صُلح جُو اور دلیر گردانتا ہے جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مُلاں جھگڑالو بھی ہے اور بزدل بھی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو بغیر دُم کے شیر دلیر بے خوف وخطر پیر صاحب کے ڈیرے پر چلے جاتے اپنے نہ جانے کا سہرا والد گرامی کے سر باندھتے ہوئے لکھا ہے کہ والد نے پیر صاحب کے گھر جانے سے منع کر دیا تھا۔

قارئین حضرات: قبلہ پیر سیّد عارفؔ نوشاہی صاحب نے بزرگانہ سوچ کے پیش نظر ملاں شکر یلوی سے رابطہ کیا تھا کہ دونوں اطراف کے احباب کا تعلق اہلِ سنت جماعت مسلک سے ہے دونوں اطراف کا زیان اہلسنت کا نقصان ہے مگر ملاں خاک نشین لفظ (نقطہ نظر) کی زلفیں سنوارتا رہا۔ نیز پیر صاحب اور ملاں شکر یلوی کے درمیان ہونے والی گفتگو کے تمام انداز اور من وعن الفاظ خاک نما کو کیسے یاد رہے ہیں۔ یقیناً ملاں خاکی نے ہونے والی تمام گفتگو اپنے فون میں ریکارڈ کی ہوگی ملاں خاکی نے تو اپنے والد کی یہ پیشگوئی رقم کی ہے کہ پیر صاحب بڑے ہوشیار ہیں کوئی چالاکی نہ کر جائیں جبکہ پیش گوئی کرنے والے نجومی کا بیٹا ضرورت سے زیادہ ہوشیار نکلا ہے۔ اگر باپ بیٹا ہوشیار نہ ہوتے تو بخاری سیّد کیسے بن سکتے تھے

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکر یلوی نمبر (20)

ملاں ناشاد شکر یلوی نے سیّد نوشہ گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ کے نسب مبارک پر بعنوان حضرت حاجی محمد نوشہ قادری کیا سیّد تھے کی سُرخی لگاتے ہوئے خاندانی پس منظر سے ابتدا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی کے اکابر خلفاء سے تھے۔ صاحب جذب وصحو وسکر، محبت و عشق، شوق و ذوق اور زہد و ریاضت تھے ولائت کے بادشاہ اور صاحب خوارق وکرامات تھے طریقہ قادریہ میں نوشاہیہ سلسلہ کے بانی اور امام تھے۔ آپکا نسبی تعلق جالپ راجپوت قوم سے تھا (خاندانی کُتب عامہ)

الجواب نوشاہی

قارئین گرامی القدر: مندرجہ بالا شکر یلوی بیان میں سیب کے مربے میں زہر کی ٹکیہ رکھ کر قارئین کو کھلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اپنے بیان کو مستند بنانے کے لیے خاندانی کُتب عامہ کے الفاظ لکھ دیے ہیں۔ خاندانی کتابوں میں باقی باتیں تو پائی جاتی ہیں مگر یہ الفاظ (آپکا نسبی تعلق جالپ راجپوت قوم سے تھا) قابلِ گرفت ہیں ملاں شکر یلوی نے اپنے رسالہ کے شمارہ نمبر ۵ اور ۷ میں ایک غیر معتبر حوالے سے گلگوئی کی مُرلی بجائی ہے اور سخی سلیمان نوری بھلوالی کو کفش دوز لکھا ہے اور اب شمارہ نمبر ۸ میں سخی پاک صاحب کو شاہ سلیمان لکھ رہا ہے اسی طرح نوشہ پیر کو گلگو

marfat.com

لکھنے والا اب جالپ راجپوت لکھ رہا ہے۔ ملاں جی کے افکار کے مطابق ایک مختصر سی حکائت قارئین کی نذر کرتا ہوں۔

شیر، چیتے کا تنازعہ اور گیدڑ کا فیصلہ

کہتے ہیں کہ ایک شیر اور چیتے کے درمیان یہ تنازعہ ہو گیا کہ لومڑی انڈے دیتی ہے یا بچے۔ شیر کا موقف یہ تھا کہ لومڑی انڈے دیتی ہے اور چیتا کہتا تھا کہ لومڑی بچے دیتی ہے۔ ابھی ان دونوں میں تکرار ہو ہی رہا تھا کہ اتفاق سے قسمت کا مارا ایک گیدڑ اُدھر آنکلا شیر اور چیتے نے اپنا معاملہ اُس کے سامنے پیش کیا اور کہا کہ ہمارے جھگڑے کا فیصلہ تم کرو۔ یہ سُن کر گیدڑ کے اوسان خطا ہو گئے وہ سوچنے لگا کہ اس مصیبت سے کیسے بچا جائے اگر شیر کے موقف کی حمائت کروں تو چیتا نہیں چھوڑے گا اور اگر چیتے کی بات کو درست کہوں تو شیر جان سے مار دے گا۔ گیدڑ کچھ توقف کے بعد کہنے لگا کہ اے میرے بھا نجھو بات یہ ہے کہ یہ معاملہ لومڑی کی مرضی پر منحصر ہے جب اسکی مرضی ہوتی ہے انڈے دیتی ہے اور جب اس کی مرضی ہوتی ہے بچے دے دیتی ہے۔ اس طرح گیدڑ نے اپنی چالاکی سے اُن دونوں کو بے وقوف بنا کر اپنی جان بچائی۔ اس حکائت سے حاصل کلام یہ ہے کہ لومڑی کی مرضی کی طرح ملاں خاک نشین شکر یلوی کی بھی اپنی مرضی ہے جب چاہتا ہے کسی کو کفش دوز لکھ دیتا ہے جب مرضی ہوتی ہے شاہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح شکر یلوی لومڑی کی جب مرضی ہوتی ہے گلگوئی کا انڈا دے دیتی ہے۔ اور جب

marfat.com

مزاج میں آتا ہے شکریلے کی جھاڑیوں میں جالپ راجپوت قسم کا بچہ جنم دیتی ہے ۔شکریلوی لومڑی کے مزاج ہی نرالے ہیں ۔قارئین محترم ملاں شکریلوی نے خاندانی کتب عامہ لکھ کر کسی معتبر کتاب کا نام پیش نہیں کیا بلکہ خاندان نوشاہیہ کے دو تین منحرف شدہ لوگوں کے رسالوں کی تحریروں کو اپنا اُلو سیدھا کرنے کے لیے اپنے رسالے کی زینت بنایا ہے۔اُن منحرف یاباغی قسم کے لوگوں اور اُن کی طرف سے لکھی گئی تحریروں کو سلسلہ نوشاہیہ کا ذی شعور اور صاحبِ علم طبقہ مسترد کر چکا ہے۔
ناظرین کرام کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے یہاں پر اُن منحرفین اور اُن کے رسائل کا مختصر تذکرہ کرنا ضروری ہے ۔سلسلہ نوشاہیہ کے بنیادی اور ثانوی ماخذوں سے روگردانی کرنے والے دو شخص ہیں جو آجکل اپنے افکار باطلہ کا پرچار کرنے کے لیے مختلف ہتھکنڈے استعمال کررہے ہیں۔تاحال اُنکی طرف سے تازہ ترین ،شگوفہ،تو سامنے نہیں آیا۔البتہ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھ کر فائیر کرنے کی مشق کی جارہی ہےان دو منحرفین کے نام یہ ہیں۔
(1) عصمت اللہ (2) منیر الحق ۔اول الذکر عصمت اللہ نے چند سال پہلے ایک رسالہ بنام (آکھے نوشہ قادری) لکھا جس میں سلسلہ نوشاہیہ کے بنیادی اور ثانوی ماخذ کے مطابق سیّد نوشہ گنج بخش قادری کو سادات علویہ کا چشم و چراغ لکھا گیا اور آپ کی پیدائش و وفات کے سنین (۹۵۹ / ۱۰۶۴ھ) لکھے گئے اور اسکے چند

marfat.com

سال بعد لکھے جانے والے مقالے میں آپ کا نسب نامہ اور پیدائش ووفات کے سنین مختلف لکھے گئے، جبکہ نئے سنین پیدائش ووفات اور نسب نامے کے شواہد کا کوئی اتا پتا نہیں دیا گیا۔ اور ثانی الذکر منیر الحق نے چند سال پہلے ایک پمفلٹ بنام کرامات نوشہ گنج بخش لکھا تھا اس میں موصوف نے بنیادی اور ثانوی ماخذ کے مطابق سیّد نوشہ گنج بخش کو سادات علوی اور پیدائش ووفات 1064/959ھ لکھی ہے تا حال یہ پمفلٹ غیر مطبوعہ ہے اور کچھ عرصہ بعد (2001ء) میں عصمت اللہ کے افکار کی تقلید کرتے ہوئے ایک رسالہ بنام نوشہ گنج بخش لکھا جس میں نسب نامہ اور پیدائش ووفات کے سنین مختلف فیہ لکھے ہیں۔ اور اب عصمت اللہ اور منیر الحق کی پکائی گئی کھچڑی کو تقسیم کرنے کے لیے ملاں خاک نشین اپنی پگڑی کے شملے کو لہراتا ہوا وارد ہوا ہے اور اب آئندہ اوراق میں شکر یلوی کھچڑی جو کہ سپیشل لسّی سے تیار کی گئی ہے اس کے اثرات خبیثہ کا تدارک کر کے عوام الناس کو چھٹکارہ دلوایا جائے گا فی الحال ملاں شکر یلوی کے کالے کرتوت پر مبنی ایک رباعی ملاحظہ فرمائیں

خاک، نشین، شکر یلے دا، ملواڑہ، پیا سخن، اولڑے،،،، بول داا ے
منزل ھ ہویت نوں جاندا نہیں، باہروں ھوا لے منکے رولداا ے
ظاہر صوفی تے، باطن، شریر لومڑ، مکھن وچ، پیاز دے گھول داا ے
سیّد نیت، پلیت، محراب، متھے، جھکھڑ فسق، فجور، دے جھول داا ے

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکر یلوی نمبر (21)

ملاں خاک نشین نے خاندان نوشاہیہ کا نسبی تعلق چندر بنسی راجپوتوں کے ساتھ جوڑنے کے لیے عصمت اللہ اور منیر الحق کی ماری ہوئی مکھیوں پر ایک اور مکھی مارتے ہوئے ایک غیر مستند تحریر پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بھارت کے شہر یو پی سے ایک چندر بنسی خاندان سے کسی مغل بادشاہ نے لڑکی کا رشتہ مانگا جسے اس خاندان کے لوگوں نے پسند نہ کیا۔ مذکورہ خاندان راتوں رات ہجرت کر کے موضع رام دیانہ ضلع شاہ پور (موجودہ ضلع سرگودہا) آ گیا اور وہاں سے پنن وال آ کر آباد ہو گیا۔

الجواب نوشاہی

ملاں خاک نشین شکر یلوی کی مندرجہ بالا تحریر سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یو پی انڈیا سے چندر بنسیوں کی ایک فیملی ترک وطن کر کے موضع رام دیانہ میں آباد ہوئی اس تحریر میں ایسی کوئی نشاندہی نہیں ہوتی کہ یہ لوگ سیّد نوشہ گنج بخش کے ددھیال یا ننھیال رشتے کے آباء تھے۔ ملاں شکر یلوی نے بد دیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مغل بادشاہ کا نام نہیں لکھا۔ عصمت اللہ اور منیر الحق نے اس مغل شہزادے کا نام اکبر لکھا ہے۔ شکر یلوی تحریر یہ ظاہر کر رہی ہے کہ کوئی مغل شہزادہ تھا کون تھا کوئی پتا نہیں، صرف بادشاہ لکھ کر معاملہ گول کر دیا ہے تاریخی حوالے دیتے وقت تمام معاملات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ جبکہ شکر یلوی تاریخ دان ان تمام باتوں سے بے

marfat.com

نیاز ہے اگر چندر بنسی فیملی اکبر بادشاہ کے ڈر سے بھاگ کر رام دیانہ میں آباد ہوئی تھی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا رام دیانہ اکبری سلطنت سے باہر کی کوئی جگہ تھی جہاں اکبر کی رسائی نہیں ہوسکتی تھی۔ خاک نشین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے خوشبوئے شکریلہ منیر الحق کے رسالہ سے ایک اقتباس بقول صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی پیش کیا جاتا ہے۔ پیر محبوب حسین صاحب کے ایک انٹرویو کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ نوشہ پیر عالیجاہ کے آباؤ اجداد موضع پنن وال کے رہنے والے تھے۔ آپکے دادا محترم سنگین صاحب ایک قومی جنگ میں شہید ہو گئے اور آپ کے والد محترم (960ھ) کے بعد وہاں سے ہجرت کر کے گھوگانوالی آ گئے۔ اور آپکے دادا صاحب کی شہادت کیوجہ یہ بتائی کہ ہمایوں کے لشکر نے پنن وال پر حملہ کیا اس دوران سنگین صاحب شہید ہو گئے۔ یہ جنگ 960 ہجری میں ہوئی اور حوالہ تذکرۃ الواقعات کا دیا گیا ہے۔

قارئین گرامی القدر درج بالا بیان خوشبوئے شکریلہ سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ سیّد نوشہ پیر کے دادا حضور سیّد سنگین شاہ ہمایوں بادشاہ کے دور میں اپنے علاقے کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہوئے۔ اور (960ھ) کے بعد سیّد علاؤالدین غازی وہاں سے ہجرت کر کے گھوگانوالی میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ملاں شکریلوی سے پوچھنا یہ ہے کہ ہمایوں کے دور میں سیّد نوشہ پیر کے والد گرامی پنن وال سے گھوگاں والی منتقل ہو گئے تھے اور ہمایوں کے بیٹے اکبر کے دور حکومت میں چندر بنسی فیملی یوپی سے

marfat.com

بھاگ کر رام دیانہ آئی اور پھر پنن وال منتقل ہو گئے۔اس تمام کہانی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نوشہ پیر کے والدین پہلے گھوگا نوالی منتقل ہوئے اور چندر بنسی خاندان بعد میں یو پی سے براستہ رام دیانہ پنن وال وارد ہوئے۔ملاں شکریلوی اور خوشبوئے منیر الحق کے بیانات کی کڑیاں ملانے سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ خاندان سیّد نوشہ گنج بخش کا یو پی کے مہاجرین سے کوئی خاندانی تعلق نہیں ہے۔ملاں شکریلوی کے درج کردہ بیان کا حقیقت کیساتھ کوئی واسطہ نہیں لہذا یہ (کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا ☆ بھان متی نے کنبہ جوڑا) ملاں خاکی ہی کو مبارک ہو۔

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (22)

موضع رام دیانہ۔ہم یہاں یہ بھی بیان کرتے چلیں کہ بندوبست قانونی 1865ء محکمہ مال کی تحریر اس طرح درج ہے۔نقل بمطابق اصل مسل حقیقت و شجرہ نسب موضع رام دیانہ گنہ مہڈ تحصیل کالووال ضلع شاہ پور (موجودہ ضلع جہلم)

عندالاستفسار مالکان دیہہ سے معلوم ہوا ہے کہ تخمیناً (75) برس کا ہوا ہو گا رام دی مورث اعلیٰ ہم مالکان کے عہدِ بادشاہی کے جنگل ویرانہ میں آباد ہو گیا اور عرصہ (40) برس ویران رہا۔بعد اسکے مسیمان، عیسیٰ، ورحمان مالکان؛ دولووالی: رسدانی آباد کیا جب سے اصل آباد ہے اور مالکان طرف ہائے میں بعد آباد کر لینے عیسیٰ ورحمان کے آکر آباد ہوتے رہے اور مدت سے چار مندرجہ ذیل رسدانی ،دولوالی، جھبالی، ہموالی مشہور ہے۔

marfat.com

الجواب نوشاہی

قارئین محترم اب آپ کو محققِ شکریلہ میاں خاک نشین ریالی؛ سیّد؛ کی تحقیق کا ایک نمونہ دکھایا جائے گا ملاحظہ فرمائیں۔ میاں نے موضع رام دیانہ کی بندوبست قانونی (1865ء) محکمہ مال کی تحریر پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ تخمیناً (75) برس پہلے رام دی نے اس جگہ کو آباد کیا۔ 1865 میں سے 75 تفریق کریں تو باقی 1790 رہ جاتے ہیں۔ 1790ء کے مطابق 1204 ہجری سال بنتا ہے جو کہ پیشوائے نوشاہیاں سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کی وفات سے ایک سو چالیس سال بعد کا عرصہ بنتا ہے جبکہ ملاں شکریلوی سیّد نوشہ پیر کو رام دی کی دسویں پُشت سے ظاہر کر رہا ہے ملاں خاکی کی تحقیق کا کیا کہنا پوتا پہلے اس دُنیا میں آیا اور اسکی وفات کے ایک سو چالیس سال بعد جدِّ امجد رام دیانہ کے جنگل بیلے کو آباد کرنے کے لیے یو پی سے روانہ ہوتے ہیں۔

ملاں جی کی تحقیق کا کیا کہنا اس عمدہ اور انوکھی تحقیق کے عوض عصمت اللہ کی طرح انہیں بھی پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی سند ملنی چاہیے اس تحقیق کے پیش نظر یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ ملاں ریالی نے اپنے سر پر شجرہ نسب کا جو سہرا سجا رکھا ہے وہ بھی اسی قسم کی تحقیق کا حامل ہوگا۔ قارئین محترم اگر عصمت اللہ اور پیر محبوب نوشاہی کی پیش کردہ تاریخ وفات کو سامنے رکھا جائے تو 1204 سے 1103 تفریق کرنے سے 101 سال پہلے رام دی کے رام دیانہ پہنچنے سے قبل وفات سیّد نوشہ گنج بخش

marfat.com

قادری ثابت ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ سیّد نوشہ پیر کی ان احباب نے فرضی تاریخ پیدائش اور وفات وضع کر رکھی ہے اور اسی طرح آپکا نسب نامہ بھی انہوں نے اپنی غرض و غائت اور منشا کے مطابق تیار کیا ہے اسی وجہ سے ان کے پیش کردہ سنین پیدائش اور وفات میں جھول پایا جاتا ہے ایک طرف کو سیدھا کیا جائے تو دوسری طرف معاملہ خراب ہو جاتا ہے۔

قارئین محترم کو شکریلوی خود ساختہ محقق کی ایک اور انوکھی نرالی تحقیق کی جھلک دکھائی جاتی ہے۔ ملاں محققی نے لکھا ہے کہ 1865 کی بندوبست رپورٹ سے تخمیناً (75) سال پہلے رام دی یا رحیم الدین نے رام دیانہ میں سکونت اختیار کی 1865 سے 75 تفریق کرنے سے سال عیسوی 1790 بنتا ہے اور اسکے مطابق 1204 سن ہجری بنتا ہے۔ اگر رام دی نے 1204ھ 1790ء میں رام دیانہ میں سکونت اختیار کی ہے تو پھر یہ اکبر بادشاہ کا دور نہیں بنتا اکبر بادشاہ کا دور حکومت 963ھ ۔ 1556ء تا 1014ھ 1605ء ہے اس اعتبار سے یہ مفروضات ۔ شکریلوی ۔ سنگھوئی ۔ ہیڈ رسول ۔ لاہوری وغیرہ غلط قرار پاتے ہیں کیونکہ اکبری دور حکومت میں رام دی کی رام دیانہ آمد تو ایک طرف بلکہ اسکی پیدائش ہی ثابت نہیں ہوتی ۔ ہوسکتا ہے شکریلوی نجومی کے بیٹے نے عالم ارواح کی نقل و حرکت کا لکھا ہوگا۔ اور رام دی خاندان کا نوشاہی خاندان کے ساتھ کوئی خاندانی تعلق نہیں بنتا اس کی وجہ یہ ہے کہ خاندان نوشاہی کے افراد کے پاس شجرہ

marfat.com

جات مطبوعہ اور قلمی یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ سیّدنا علی المرتضیٰؓ حیدر کرار کی اولاد ہیں۔ سیّدنا علیؓ پر منتہی ہونے والے نسب ناموں میں تواتر و تسلسل موجود ہے اور ان کی تحریرات ڈیڑھ سو اڑھائی سو اور تین چار سو سال پرانی ہیں اور ملاں بے لگام شکریلوی۔ عصمت اللہ۔ منیر الحق۔ پیر محبوب حسین کیطرف سے پیش کردہ رام دی والا شجرہ تواتر اور تسلسل سے محروم ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث صاحبزادگان سنگھوئی کے پیش کردہ نسب نامے میں آئے گی۔

اب ملاں شکریلوی کی رام دی کے ضمن میں لکھی گئی عبارت پر یہ بحث کی جائے گی کہ نوشہ پیر یا آپکے خاندان کا رام دی فیملی کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے وہ اس طرح کہ ملاں شکریلوی نے رام دی کی رام دیانہ آمد کا سن بحوالہ محکمہ مال **1865**ء سے **75** سال قبل یعنی **1790**ء بنتا ہے اور سال ہجری **1204**ھ بنتا ہے جبکہ خاندانی شواہد کے مطابق سیّد نوشہ پیر کی ولادت و وفات **959**ھ **1064**ھ ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ نوشہ گنج بخش کی پیدائش کے **245** سال بعد مسمی رام دی نے رام دیانہ میں رہائش اختیار کی۔

کیا پڑپوتے کا زمانہ پہلے ہوتا ہے یا دادے کا۔ جبکہ ملاں خاک نشین کی خود ساختہ تحقیق و تحریر کچھ اور نظارہ پیش کر رہی ہے۔ علاوہ ازیں شکریلوی تحریر سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سیّد نوشہ پیر کے اجداد گرامی سے کئی سو سال بعد صاحبزادہ محبوب صاحب کا وضع کردہ خاندان رام دی رام دیانہ میں آباد ہوا تھا۔

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکر یلوی نمبر (23)

ملاں خاک نما شکریلوی نے لکھا ہے کہ جالپ راجپوت خاندان سے راجہ رام دی نے اسلام قبول کرلیا جس کا اسلامی نام راجہ رحم الدین یا رحیم الدین رکھا گیا راجہ رحم الدین کا بیٹا حسن خان اسکا بیٹا سدھاون اسکا بیٹا علاؤ الدین اسکا بیٹا اللہ دتہ اسکا بیٹا پنجن خان اسکا بیٹا طاہر خان اسکا بیٹا صاحب خان اسکا بیٹا جلال الدین اسکا بیٹا راجہ سنگین خان ہوا ہے۔ جو حضرت حاجی محمد نوشہ صاحب سے پہلے اس قوم کا ہیرو تصور کیا جاتا تھا۔ اس لیے کہ مذکورہ نے ایک قومی جنگ میں شہادت پائی یہ جنگ 960ھ میں ہوئی جسکا تذکرہ جوہر آفتابچی کی کتاب تذکرۃ الواقعات میں ملتا ہے

الجواب نوشاہی

ناظرین کرام شکریلوی ملواڑے کی مندرجہ بالا عبارت آپنے ملاحظہ فرمائی ہے جس میں کسی رام دی نامی شخص کے اسلام قبول کرنے کے واقعہ کے ساتھ اسکی اولاد کا ذکر کیا گیا ہے اور اسکی اولاد کی آخری کڑی راجہ سنگین خان ظاہر کی گئی ہے۔ اب اس عبارت پر مختصر مگر جامع بحث کی جائے گی۔ شکریلوی ملاں نے منیر الحق اور عصمت اللہ سے بطور اُدھار یہ عبارت مانگ کر اپنے مکروہ عزائم کی تکمیل کے لیے یہاں فٹ کردی ہے اور یہ ظاہر کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ نوشہ پیر قدس سرہ رام دی کی اولاد ہیں اور اس ناطے سے جالپ راجپوت ہیں۔ جبکہ نوشہ پیر عالیجاہ کی اولاد

marfat.com

کے پاس شکر یلوی پیش کردہ نسب نامہ برآمد نہیں ہو رہا بلکہ اولاد نوشہ پیر کے پاس سینکڑوں سال پرانا نسب نامہ سیّدنا علی المرتضیٰؓ تک پہنچتا ہے۔ شکر یلوی ملواڑے کا پیش کردہ شجرہ دراصل صاحبزادہ محبوب نوشاہی کا وضع کردہ ہے مقامِ حیرت ہے کہ صاحبزادہ موصوف کے باپ دادا تو ڈنکے کی چوٹ پر اپنے آپ کو علوی النسب یعنی سیّد لکھتے اور کہلواتے رہے ہیں مگر آج سے پندرہ بیس سال قبل صاحبزادہ موصوف نے اپنے باپ دادا کے پیش کردہ نسب سے منہ موڑ کر ایک نیا اور انوکھا نسب نامہ تیار کر کے عصمت اللہ اور منیر الحق خوشبوئے شکر یلہ کے حوالے کیا کہ اب اس شجرہ کا اپنی کتابوں میں پرچار کرو۔

اور اب شکر یلے کا سانڈھ نما مکھی مار، عصمت اللہ اور منیر الحق خوشبوئے کی ماری ہوئی مکھیوں پر ایک اور مکھی مار رہا ہے۔ یاد رہے شکر یلوی مکھی مار، نے جو شجرہ نسب پیش کر کے سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کے نسب سے ایڈجسٹ کرنے کی سعی کی ہے وہ شجرہ خاندان نوشہ پیر کے کسی فرد کے پاس سے برآمد نہیں ہو رہا بلکہ محبوب صاحب کے باپ دادا کے پاس بھی نہیں تھا۔ سیّد نوشہ پیر کا نسب نامہ سیّدنا علی حیدر کرارؓ پر منتہی کرنے والوں میں صاحبزادگان سنگھوئی اور اس درگاہ کے مریدین وخلفاءً کی مطبوعہ کتابیں اور نسب نامے بطور ثبوت موجود ہیں۔ ان خاندانی کتب کی شہادتوں کی موجودگی میں دوسرا کوئی پیش کیا جانے والا نسب نامہ جعلی اور پیوندی ہو گا اور اس کی مثال پیوندی بیر۔ پیوندی آم کے مطابق ہو گی جیسا کہ آجکل محکمہ

marfat.com

زراعت والے کرشمے دکھا رہے ہیں کہ نیچے تنا آم کا ہوتا ہے اسکی پیوند کاری کر کے اوپر دریک کی شکل کا منظر عیاں کیا جاتا ہے۔اسی طرح عصمت اللہ اور اسکے حواریوں نے اپنا کرشمہ دکھاتے ہوئے رام دی کے تنے پر پیوند کاری کر کے اس پر نسب نوشہ پیر کی ٹہنیاں لگا کر شجر راجپوتی کا نعرہ بلند کر دیا ہے۔اسی وجہ سے بعض افراد نیچے رام دی کے تنے پر نوشہ رنگ کی شاخ دیکھ کر متذبذب ہو جاتے ہیں ۔اُن کو اصل حقیقت سمجھنے میں بہت دِقت پیش آتی ہے اُن بیچاروں کو کیا معلوم کہ یہ شجر کاری کے محکمہ کے بازی گر کی کارستانی ہے۔

قارئین کرام؛ ملاں شکریلوی نے خاندانی کتب عامہ کا حوالہ دے کر جو نسب نامہ سیّد نوشہ پیر کا پیش کیا ہے وہ نسب نامہ خاندان نوشہ پیر کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ پندرہ بیس سال قبل صاحبزادہ محبوب صاحب نے ایجاد کیا تھا اور پھر عصمت اللہ اور منیر الحق خوشبوئے شکریلہ نے اُس نومولود شجرہ نسب کو مقبول عام بنانے کے لیے اپنی کتابوں میں زینت بخشی ہے اور اس نوزائیدہ شجرہ کو لکھتے وقت کسی پرانے مآخذ کا ذکر نہیں کیا بلکہ اپنے ہی ایک رسالہ حق نما کا ذکر کر کے از طرف حضرت محبوب حسین نوشاہی لکھ دیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ رام دی والے شجرے کا تمام تر دارو مدار اور مآخذ صرف اور صرف صاحبزادہ صاحب کی ذات والا صفات پر موقوف ہوتا ہے۔رام دی والے شجرے کا اظہار صرف عصمت اللہ اور منیر الحق کے لکھے گئے لٹریچر میں ہوتا ہے۔خاندانی کتب میں اسکا کوئی نشان

marfat.com

موجود نہیں ہے۔ جبکہ عصمت اللہ اور منیر الحق خوشبوئے شکریلہ کی سر توڑ کوششوں سے آئندہ چند سالوں میں رام دی والے نسب نامے کے مآخذ بہت مل جائیں گے بدبوئے شکریلہ ملاں خاک نشین کا عصمت اللہ اور منیر الحق کے لکھے گئے لٹریچر کو خاندانی کتب عامہ لکھتے ہوئے شرم آنی چاہیے کیونکہ خاندان نوشاہیہ کا اہلِ علم اور ذی شعور طبقہ ان دونوں کے افکار باطلہ کو مسترد کر چکا ہے۔ ملاں شکریلوی کی طرح منفی سوچ کے حامل افراد کے لیے خاندان نوشاہیہ کے خلاف منفی پروپیگنڈا کرنے کے لیے عصمت اللہ اور منیر الحق خوشبوئے شکریلہ کی کتابوں سے بآسانی مواد مل سکتا ہے۔ ان دو کی موجودگی میں خاندان نوشاہیہ کے حاسدین اور مخالفین کو منفی معلومات کے بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ملاں خاک نشین نے بحوالہ رسالہ منیر الحق جو یہ لکھا ہے کہ نوشہ گنج بخش کے دادا صاحب نے ایک قومی جنگ میں شہادت پائی اور یہ جنگ (960ھ) میں ہوئی۔ خاندانی اور تاریخی اعتبار سے غلط ہے۔ کتاب ہمایوں نامہ میں لکھا ہے کہ ہمایوں کا لشکر پنڈ دادن خان جہلم کے علاقے سے (947ھ) میں گزرا تھا۔ اور پھر ہمایوں ایران میں چلا گیا تھا۔ 947ھ سے لیکر 961ھ تک ہندوستان پر شیر شاہ سوری اور اسلام شاہ سوری کی حکومت رہی ہے۔

خاندان نوشاہیہ کی ایک قلمی کتاب مناقبات نوشاہیہ از سید عمر بخش رسولنگری: میں لکھا ہے کہ (958ھ) میں سید نوشہ پیر کے والد ماجد فریضہ حج کی ادائیگی کے

marfat.com

لیے حرمین شریفین چلے گئے تھے اُس وقت سیّد نوشہ گنج بخش شکم مادر میں تھے آپکے والد محترم کے حجاز شریف میں چلے جانے کے بعد آپکے چچا سیّد رحیم الدین اور آپکی والدہ نے مال مویشی ساتھ لیکر نقل مکانی کی اور موضع گھوگانوالی میں رہائش اختیار کی۔ نقل مکانی کی وجہ یہ بتائی کہ وہاں خشک سالی ہوگئی تھی اور مال مویشی بھوکے مرنے لگے تھے۔ مناقبات نوشاہیہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

سیّد نوشہ گنج بخش کا شکم مادر میں تشریف لانا

نانویں شب ذوالحج مبارک نمیں جمعے دی رات

نوسوسال اٹھونجہ ہجری، (958) ذات رلی وچ ذات

نمن پچھے چار مہینے باپ مکے ول دھائے

اُنہاں پچھے دو مہینے گھوگاں والی آئے

قارئین محترم ہمایوں نامہ اور مناقبات نوشاہیہ کے شواہد سے یہ معاملہ صاف ہوجاتا ہے کہ (960ھ) میں نہ تو ہمایوں ہندوستان میں موجود تھا اور نہ سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کے والدین پنن وال میں موجود تھے، اور نہ ہی سیّد شمس الدین سنگین شاہ نے 960 ہجری میں شہادت پائی۔ سیّد شمس الدین عرف سنگین شاہ کی شہادت کے واقعہ میں تذکرہ نگاروں کی تحریریوں میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ گلزار نوشاہی کے مصنف علامہ محمد حیات نوشاہی شرقپوری نے لکھا ہے کہ گاؤں کے لوگوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا ہوا تھا اور اس باہمی لڑائی میں سیّد سنگین شاہ شہید ہوگئے۔ اور منیر الحق نے

marfat.com

اپنے مطبوعہ پمفلٹ میں صاحبزادہ محبوب نوشاہی صاحب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ہمایوں کے لشکر نے 960 ہجری میں پنن وال پر حملہ کیا اور اس جنگ میں سیّد سنگین صاحب شہید ہو گئے جبکہ ہمایوں اُس وقت ہندوستان میں موجود ہی نہیں تھا۔ اگر سیّد سنگین شاہ، ہمایوں کے لشکر سے مقابلہ کرتے ہوئے واصل باللہ ہوئے تھے تو یہ 960 ہجری نہیں بلکہ 947 ہجری کا سال تھا 960 ہجری میں نہ تو ہمایوں کے ہندوستان میں موجودگی کے کوئی شواہد ہیں اور نہ ہی سیّد نوشہ پیر کے والدین کے پنن وال میں قیام کے کوئی ثبوت ملتے ہیں۔

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (24)

حضرت حاجی محمد نوشہ قادری کی ولادت حضرت مولانا الحاج علاؤ الدین کے گھر موضع گھوگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدین 1014ھ بمطابق 1605ء مغل بادشاہ جہانگیر کے عہد میں ہوئی۔ پھر خزینۃ الاصفیا کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ چند تذکرہ نگاروں نے آپکی ولادت 959ھ بمطابق 1552ء تحریر کی ہے جو تحقیق کے معیار پر پوری نہیں اترتی۔ (خزینۃ الاصفیا) ص 207 جلد اول۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: ملاں خاک نشین شکریلوی نے عصمت اللہ اور منیر الحق خوشبوئے شکریلہ کی تقلید کرتے ہوئے سیّد نوشہ پیر پیشوائے نوشاہیاں کی تاریخ ولادت

marfat.com

1014 ہجری غلط لکھی ہے اور حوالہ عصمت اللہ کے تحقیقی مقالے کا دیا ہے عصمت اللہ کا تحقیقی مقالہ خاندان نوشاہیہ کے نزدیک سند کی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ پرانے ماخذ سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ پرائمری اور سیکنڈری ماخذوں میں عصمت اللہ اور منیر الحق کے پیش کردہ سنِ ولادت 1014ھ کا کوئی نام ونشان موجود نہیں ہے۔ اب راقم الحروف سلسلہ نوشاہیہ کے پرانے اور نئے ماخذ قارئین حضرات کے سامنے پیش کرتا ہے ملاحظہ فرما کر آپ خود فیصلہ کریں کہ شکر یلے کا گینڈا صحیح ہے یا غلط۔

قدیم اور جدید کُتب جن میں سیّد نوشہ گنج بخش کی ولادت باسعادت 959ھ لکھی گئی

(1) مناقبات نوشاہیہ قلمی نسخہ از سیّد عمر بخش رسول نگری۔

مناقبات نوشاہیہ کے مصنف نے لکھا ہے کہ ایک دن سیّد عبدالقادر جیلانی شہنشاہِ بغداد کی مجلس میں سیّد نوشہ گنج بخش کا ذکر چل پڑا حضور غوث الاعظم نے جب آپ کے اوصاف بیان فرمائے تو آپ کے صاحبزادے سیّد عبدالوہاب نے خواہش ظاہر کی کہ مجھے نوشہ صاحب دکھائے جائیں۔ چنانچہ غوث الاعظم سرکار نے اپنے منظور نظر سیّد نوشہ گنج بخش کی رُوح مبارک کو اپنی مجلس میں حاضر فرمایا۔ حضور غوث پاک اور نوشہ پیر جناب کے درمیان جو مکالمہ ہوا اسے سیّد عمر بخش نے اپنے الفاظ میں انتہائی خوبصورت انداز کے ساتھ یوں رقم فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

marfat.com

ارشادات عالیہ سیّد غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی بغدادی

برائے سیّد نوشہ گنج بخش قادری

تابش اسدی کوئی نہ جھلسی جاں ایہہ پیدا ہوسی

اسدے فقر دی حد نہ کائی انت شمار نہ ہوسی

صفت کیتی ہے فقر ایسیدی اللہ آپ زبانی

بائی صوبے، باونجہ باونی، اسدا، فقر امانی

اک اک دے اگوں بائی ہوسن بائیوں اک اک بائی

ایسے طرح قیامت تائیں اکدے ہوسن بائی

گنج بخشے گا خلقت تائیں خلقت پیریں لکسی

روشن دیوا ہر گھر ہوسی رہن عشقد او گسی

ساری خلق مرید میرا جو طالب اسدے ہوسن

سب فقیر مرید جو میرے جھنڈے ہیٹھ کھلوسن

فقر اسدے نوں شوق الٰہی دن دن ہوگ ودھیرا

عاشق کامل بھتے ہوسن ہر دم شوق گھنیرا

سرود، ہوسی وچ مجلس انہاں، ہوسی وجد فقیراں

کل فقیر پکارن مینوں، سب کور کھساں دھیراں

marfat.com

حالت ہوسی بہت فقیراں، رسے پیریں پاسن
نال درختاں انہاں تائیں جھوٹے خوب دواسن
ایہہ ہن ویکھ امانت تیری پچھوں تردی آئی
میں بھی بخشی ہے شہزادے ہویا حکم الٰہی
ایس طرح ایہ ٹردی جاسی، ملسی تیرے تائیں
پھولن تیری قسمت ہکّی کیتی ہے رب سائیں

ارشادات عالیہ سیّد پیر پیراں برائے سیّد نوشہ پیر

پنج سو باٹھ جاں ہجری ہوسی، ہوسی اساں وفات (562ھ)
نوں سو اناٹھ پیدا ہوسیں ظاہر ہو حیات (959)
ساڈے پچھے گزرسن ترے سے ستانویں سال (397)
ظاہر پیدا ہوویسیں کرسی خلق جمال
پہلی ماہ رمضان دی تینوں پیدا کرسی رب
اُنتریں برسیں تدھ تے عنائت مرشد سب (29)
عمر تیری وچ دنیا ہوسی، اک سو تے پنج سال (105)
تیرے بائی صوبے ہوسن بھارے ولی کمال
چوتھی وار وکھاوساں صورت اپنی روح
جسدن باہر نکلسیں چلّہ کر کے کھوہ

marfat.com

واقعہ بیعت حضرت شاہ معروف قادری چشتی خوشابی اور ارشادات عالیہ سیّد مبارک حقانی برائے مرید و خلیفہ معروف قادری

حضرت شاہ مبارک تائیں آئی ادھی ہوش
ننگا ڈٹھا اپنے تائیں پوش اَو لوکو پوش

اونویں جھب پوشا کاں آیاں حضرت لایاں تن
صورت دے چمکارے اٹھن لاٹاں مارے چن

ہتھ مبارک چشتی سندا حضرت پھڑیا چا
ہیٹھلا ہتھ ہے چشتی سندا اُوپر ہتھ خدا

اللہ جانے کی وچ ہتھ دے انہاں دیا کھوال
بیعت کیتی اونہاں تائیں لایا سینے نال

سن ہجری سی اوس وقت نوسے اُتے چھے (906ھ)
اوس تھیں پچھے اَٹھ سال شاہ سلیمان جمیا ہے

اگوں اس تھیں ہوسی آ نوشہ اک جوان
مغرب مشرق فقر اوس پوسی دُھم جہان

نوسے اُناٹھ، ہجری، دیوچہ نوشہ، پیدا ہوسی (959)
بہتی خلقت بے شماراں جھنڈے ہیٹھ کھلوسی

marfat.com

قارئین محترم : سیّد عمر بخش نوشاہی رسول نگری نے اپنی خطی کتاب مناقبات نوشاہیہ میں متعدد مقام پر سیّد نوشہ گنج بخش قدس سرہ' کی تاریخ ولادت یکم رمضان المبارک 959 ہجری رقم کی ہے۔ عصمت اللہ اور خوشبوئے شکریلہ منیر الحق کے لٹریچر کا اُن کا مقلد خاک نشین حوالے تو دیتا ہے مگر اپنے مطلب کی حد تک اسی طرح اسنے مناقبات نوشاہیہ کا حوالہ تو دیا ہے مگر کوئی عبارت نہیں لکھی۔

(2) گلزار نوشاہی : مطبوعہ از تصنیف مولانا محمد حیات سچیاری نوشاہی آف شرق پور (چنانچہ حضور پُر نور کی ولادت باسعادت اسی مقام موصوف میں 959ہجری المقدس میں ہوئی) ص 4 سن اشاعت 1344ہجری۔

(3) تذکرہ اولیائے پاکستان حصہ اوّل مطبوعہ 1407ھ مصنف عالم فقری صفحہ 252 پر لکھتے ہیں (آپکی ولادت باسعادت شب دوشنبہ بتاریخ یکم رمضان المبارک 959ھ میں بمقام گھوگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ہوئی)

(4) حیات و تعلیمات حضرت محمد نوشہ گنج پاک ۔مطبوعہ محکمہ اوقاف پنجاب جون 2004ء صفحہ نمبر 6۔ حضرت نوشہ پاک کی ولادت پیر یکم رمضان المبارک 959ہجری 21 اگست 1552ء میں ہوئی۔

(5) برطانیہ میں علماء اہلسنت اور مشائخ جلد سوم مطبوعہ 2001ء مصنف خالد اطہر ص 19 پر لکھا ہے۔ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش، قادری سلسلہ کے نامور بزرگ تھے جو یکم رمضان (959ھ) میں اسلام شاہ سوری کے عہد میں گجرات کے ایک

marfat.com

قصبہ گھوگاں والی میں پیدا ہوئے۔(6) بیاض نانک یکم رمضان المبارک 959ھ (7) گجرات کی بات۔مطبوعہ۔مصنف اسحاق آشفتہ صفحہ(184) تحصیل پھالیہ کے گاؤں گھوگانوالی میں (1552ء) میں تولد ہوئے۔

قارئین محترم؛راقم الحروف نے سات حوالہ جات سیّد نوشہ گنج بخش قدس سرہ کی تاریخ ولادت باسعادت (یکم رمضان 959ھ 1552ء) کے اثبات میں پیش کیے ہیں۔اور ملاں خاک نشین شکریلوی نے مستردشُدہ لکھاریوں کے ٹوٹکے پیش کیے ہیں۔لہذا عدم ثبوت کی وجہ سے 1014ھ کا مفروضہ ردّی کی ٹوکری کی نذر کیا جاتا ہے۔اور ساتھ ہی 1014ھ پر اصرار کرنے والوں سے چند سوال کیے جاتے ہیں۔وہ یہ کہ کتب سلسلہ میں سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کے والد گرامی سیّد علاؤ الدین غازی کی وفات 990ھ لکھی ہوئی ہے۔عصمت اللہ اور خوشبوئے شکریلہ منیر الحق اور ان کے مقلد شکریلوی ملواڑے سے پوچھنا یہ ہے کہ کیا سیّد نوشہ پیر اپنے والد ماجد کی وفات کے 24 سال بعد پیدا ہوئے تھے۔

دُوسرا سوال یہ ہے کہ سیّد نوشہ پیر کے مُرید وخلیفہ حضرت شیخ معروف سوہدروی نے 1031ھ میں انتقال فرمایا تھا۔کیا سیّد نوشہ پیر نے سترہ سال کی عمر میں اُنہیں بیعت کرلیا تھا جبکہ آپ خود ابھی بیعت نہیں ہوئے تھے۔تیسرا سوال یہ ہے کہ کُتب سلسلہ میں آپکے مُرشد کا سنِ وفات 1012ھ لکھا ہوا ہے کیا نوشہ پیر اپنے مُرشد کی وفات کے دو سال بعد تولّد ہوئے تھے عصمت اللہ اور مقلد وضاحت کریں۔

marfat.com

وسوسہ مُلاں خاک نشین شکریلوی نمبر (25)

آج ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے موصوف بزرگ کے خاندان سے چند لوگ احساس کمتری کا شکار ہوئے ،جس کے ازالہ کے لیے اُنہوں نے حضرت حاجی محمد نوشہ کو سیّد خاندان سے گنوانے کی ناکام کوشش کرڈالی ۔اس ضمن میں انہوں نے کئی کتب بھی تحریر کرڈالیں اور چکری علماء سے تحریریں کرواڈالیں ۔خود قلمی نسخے تیار کر کے اپنے بڑوں کے نام کردیے اور پہلے سے موجود نسخوں میں بڑی مہارت سے قلم پھیر کرناموں کے ساتھ سیّد کا لفظ ایڈ جسٹ کرڈالا وغیرہ ہما۔

الجواب نوشاہی

محترم قارئین کرام؛ مندرجہ بالا عبارت میں شکریلے کے شکرخورے نے احساس کمتری کا شکار ہوکر بانی سلسلہ نوشاہیہ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ کے نسب مبارک سادات پر ایک ناپاک حملہ کرنے کی جسارت کی ہے۔اور کوئی ثبوت فراہم کیے بغیر چکری ملاں شکریلوی نے چکری علماء سے کتابیں تحریر کروانے کا انتہائی گھٹیا الزام لگایا ہے ،جبکہ ملاں مکار خود ان صفات کا حامل ہے۔اپنے رسالہ میں خود ہی اپنے اجداد کی کرامتیں وضع کر کے رسالے کی زینت بناتا رہتا ہے اور چکری ملواڑوں سے تحریریں اور تقریریں کراکر اُنہیں غوث زماں اور نہ جانے کیا کیا القاب دیتا رہتا ہے۔کبھی لکھتا ہے کہ اُس کے آستانے پر

marfat.com

حضرت خضر علیہ سلام جیسے بلند مرتبہ بزرگ حاضری دینے کے لیے آتے ہیں ۔شائد پانیوں کے پیر حضرت خضر علیہ سلام بھی لسّی پینے کے لیے حاضری دیتے ہیں ۔اور کبھی اپنے احساس کمتری کو کم کرنے کے لیے ملاں کمتری یہ لکھتا ہوانظر آتا ہے کہ اُس کے دادا صاحب کو ملنے کے لیے پیر پیراں حضور سیّد غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی بغدادی بھی تشریف لاتے ہیں ۔اوران کہانیوں کومستند بنانے کے لیے کسی مرحوم کا انٹرویوفٹ کردیتا ہے ۔تاکہ نہ مُردہ بولے اور نہ ہی اسکے جھوٹا ہونے کی تصدیق ہوسکے اور کبھی لسی کے فیوضات کا رُخ حضور شہنشاہ بغداد کی طرف موڑتے ہوئے لکھتا ہے کہ لسی کا،لنگر جاری کرنے کا حکم حضور غوث پاک نے دیا ہےاوران ساری کرامات کاراوی صرف اورصرف ملاں،لسوڑا،شکریلوی ہے۔

اور جب احساس کمتری حد سے تجاوز کرجاتا ہےتو پھر چکری ملواسیوں سے اپنے بزرگوں کی شان میں قصیدے لکھواتا نظر آتا ہے۔ملاں چکری کو ہر شے چکر کھاتی نظر آتی ہے۔ملاں نے اپنی تحریر میں صرف الزام ہی لگائے ہیں کوئی تحریری ثبوت پیش نہیں کیا کہ کونسی کُتب پراسے اعتراض ہے یاکونسے قلمی نسخے اپنے بڑوں کے نام کردیے گئے ہیں یاکونسے پہلے قلمی نسخے میں مہارت سے قلم پھیر کرسیّد کا لفظ لکھا گیا ہےاورنوشہ پیر کوغیرسیّد ثابت کرنے کے لیے جوعبارات پیش کی گئی ہیں اُن میں کوئی حقیقت اوروزن نہیں ہے۔بس ملاں نے جھک ہی ماری ہےاور کچھ نہیں۔

☆☆☆

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین ریالی نمبر (26)

مُلاں ریالی نے خوشبوئے شکریلہ کے پمفلٹ سے عبارت نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عصمت اللہ کے مقالہ میں لکھا ہے کہ بعض تذکرہ نگاروں نے عدم تحقیق کی بنا پر آپ کو سادات خاندان کا چشم و چراغ لکھا ہے لیکن رنمل شریف کے محکمہ مال کے ریکارڈ میں اس طرح درج ہے کہ مسمی نوشہ صاحب فقیر قوم راجپوت گوت جالپ بطور سیاحی اس جگہ آیا لبِ دریا مکانات و مسجد وغیرہ بنوائی، صدمہ دریا سے وہ مکان برد ہو گئے پھر بعد مرنے نوشہ صاحب فقیر کی اولاد نے اس کی خانقاہ و مسجد وغیرہ مکانات بعمارت پختہ بنائے، تب سے یہ قوم فقیر نوشاہی بھی مالک ہے۔

الجواب نوشاہی

محترم ناظرین کرام: ملاں شکریلوی کی طرف سے لکھی گئی درج بالا عبارت اصل میں خوشبوئے شکریلہ اور عصمت اللہ کے لٹریچر کا چربہ ہے، جس میں بعض تذکرہ نگاروں پر عدم تحقیق کا الزام لگا کر اپنی تحقیق محکمہ مال کے ریکارڈ کی شکل میں پیش کی جا رہی ہے۔ لا ماشاء اللہ۔ اور یہ محکمہ مال کی اُوٹ پٹانگ قسم کی تحریر حقیقت سے خالی ہے۔ اور اس کی روشنی میں چند سوالات سر اُٹھا رہے ہیں۔ سلسلہ نوشاہی کا تمام لٹریچر اس بات پر متفق ہے کہ سیّد نوشہ پیر نے اپنی ظاہری زندگی میں موضع رنمل شریف میں رہائش اختیار نہیں کی اور نہ ہی آپکی وفات مذکورہ موضع میں ہوئی

marfat.com

بلکہ آپ نے تمام عمر موضع نوشہرہ تارڑاں المشہو رقطب نوشہرہ میں قیام کیا اور آپ کی وفات اور تدفین اول بھی اُسی جگہ ہوئی اور جب وہ گاؤں دریائبُر دہو گیا تو آپکی تدفین ثانی موضع رنمل شریف میں ہوئی۔ایک پٹواری کی تحریر کو سامنے رکھ کر حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔رہا سوال یہ کہ اگر نوشہ پیر سادات خاندان کے چشم و چراغ تھے تو آپکی قوم پٹواری نے جالپ راجپوت کیوں لکھی ہے۔اسکا جواب یہ ہے کہ پٹواری نے خود ہی نہیں لکھی بلکہ لکھوائی گئی ہے۔

1857ء میں ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف تحریک آزادی چلی تھی اس تحریک میں علمائے کرام اور مشائخین عظام نے بھرپور کردار ادا کیا تھا مگر انگریزوں نے ریالی اور طفیلی ملاؤں کو ساتھ ملا کر وقتی طور پر اپنا اُلو سیدھا کر لیا تھا اور پھر انگریز بہادر نے تحریک آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں علمائے کرام اور مشائخین عظام کو غیر زراعت پیشہ قرار دے دیا۔اولاد نوشہ پیر نے لسی فروشی تو نہیں کرنی تھی اُن کی گزر بسر زراعت پر ہوتی تھی لہذا اولاد نوشہ پیر نے اسکا حل اسطرح نکالا کہ سیّد نوشہ پیر کے شجرہ نسب سے ایک بزرگ جنکا نام سیّد محمود شاہ عُرف پیر جالب تھا لفظ جالب کو دو نقطے زائد لگا کر جالپ بنا دیا جبکہ جالپ راجپوت نام کی ایک قوم ہندوستان میں پائی جاتی تھی۔اس طرح اولاد نوشہ پیر نے اپنی گوت جالپ ظاہر کر کے غیر زراعت پیشہ بننے سے نجات حاصل کی۔محکمہ مال کے کاغذات میں تا حال آپکی قوم جالپ راجپوت ہی درج ہے۔اور یہی مشکل سادات نوشاہیہ آف پنڈ

marfat.com

عزیز کے صاحبزادوں کو بھی پیش آئی تھی اور اُنہوں نے محکمہ مال رُمل شریف کا حوالہ دے کر انگریزوں کی سازش کو ناکام بنایا۔ اسی وجہ سے پنڈ عزیز کے محکمہ مال میں اُنکی قوم جالپ راجپوت ہی لکھی ہوئی ہے۔ چند سال ہوئے صاحبزادہ اظہر نواب نوشاہی نے ایک کتاب بنام (نوشہ پھُل گلاب دا) لکھی تھی اور طبع بھی ہوئی تھی اُس میں مولف نے سیّد نوشہ پیر کی قوم علوی سادات لکھی ہے اور محکمہ مال رُمل شریف میں آپکی قوم جالپ راجپوت لکھے جانے کی وجہ جو لکھی ہے وہ آپ انہیں کی کتاب کی عبارت کی روشنی میں ملاحظہ کریں۔

مصنف کتاب نے جالپ راجپوت لکھے جانے کی وجہ اپنے ایک بزرگ صاحبزادہ سیّد جمشید احمد شاہ نوشاہی جو تاتحریر ہذا موجود ہیں، کی روائت کے مطابق اس طرح لکھا ہے ملاحظہ فرمائیں۔ آپ دی اولاد وچوں سیّد جمشید احمد بن سیّد علی احمد نوشاہی نیں ایس کتاب دے لکھاری صاحبزادہ اظہر نواب نوشاہی نوں اک ملاقات وچ نوشاہی برادران کول جہڑے کاغذات ملکیت ہین اوہناں دے بارے دسیا کہ پرانیاں وقتاں وچ فقیراں تے درویشاں دے ناں کوئی ملکیت نہیں سی ہوندی آپ حضور بابا نوشہ دے مریداں نیں آپ دے ناں ملکیت کران دی خاطر آپ نوں جٹ زمیندار لکھیا۔ ص (16)

نوشہ پیر دے ہتھ تے دو لکھ توں ودھ ہندو۔ سکھ جاٹ راجپوتاں نے اسلام قبولیا تے اکثر مریدین آپ دے کول ہر ویلے بیٹھے رہندے سن آپ اونہاں نوں وی

marfat.com

اولاد ہی سمجھدے سن ۔ جس وجہ کارن آپ نوں وی لوک راجپوت ای سمجھدے ہین ص نمبر (17) قارئین کرام درج بالا تحریر میں ملاں شکریلوی کی تحریر کا واضع جواب موجود ہے کہ پیروں فقیروں کے نام کوئی ملکیت نہیں ہوسکتی تھی اولاد نوشہ پیر نے کافی بھاگ دوڑ کر کے اور خاندانی شجرہ سے ایک بزرگ سیّد محمود شاہ عرف پیر جالبؒ کے لفظ جالب کو جالپ ظاہر کر کے زمین کے ملکیتی حقوق حاصل کیے تھے ان واضع شواہد کی موجودگی میں ملاں شکریلوی کی طرف سے پیش کردہ پٹواری کی تحریر باطل ہوجاتی ہے لہذا خاندانی مخطوطات ۔ملفوظات اور شجرہ جات مطبوعہ اور قلمی کو ثقہ حیثیت حاصل ہے۔

اور پٹواری کی تحریر ضرورت ایجاد کی ماں ہے کے مطابق لکھی اور لکھوائی گئی ہے اور اگر ملاں شکریلوی کے نزدیک محکمہ مال کے کاغذات میں لکھی جانے والی قوم قابل اعتماد ہے تو اولاد نوشہ پیر کی دیگر موضعات کے محکمہ مال کے قومیت خانہ میں قوم سیّد اور قریش۔ فقیر وغیرہ بھی قبول کر لینا چاہیے۔

قارئین کرام؛ ملاں شکریلوی کی طرف سے پیش کردہ پٹواری کی تحریر یہ ظاہر کرتی ہے کہ نوشہ پیر اپنی ظاہری زندگی میں رنمل شریف آگئے تھے اور یہیں وفات پائی اور آپکی تدفین اول بھی یہاں ہی ہوئی جبکہ خاندانی کتب اسکے برعکس بتلا رہی ہیں اسی طرح پٹواری کی تحریر نوشہ پیر کی قوم فقیر اور جالپ راجپوت ظاہر کررہی ہے اب دو میں سے ایک کو مانیں گے۔ جبکہ خاندانی کتب قریش علوی سادات بتا رہی ہیں۔

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (27)

ملاں خاک نشین شکریلوی المشہو رریالی ؛سیّد ؛ نے خوشبوئے شکریلہ کے ایک مسترد شُدہ پمفلٹ کا ایک پیراگراف نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سلسلہ نوشاہیہ کی قدیم قلمی کتابوں رسالہ احمد بیگ ،تذکرہ نوشاہی اور ثواقب المناقب میں حضرت نوشہ گنج بخش اور آپ کی اولاد کے ناموں کے ساتھ سیّد کا لفظ نہ لکھا ہے جبکہ انہی کتابوں میں آپ کے خلیفہ حضرت سیّد صالح محمد چک سادہ ضلع گجرات والوں کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قلمی کتابوں کے مصنف حضرت نوشہ صاحب کو سیّد نہ سمجھتے تھے۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم ؛ملاں شکریلوی نے کسی اور سے اُدھار مانگ کر ایک عبارت نقل کی ہے کہ رسالہ احمد بیگ ۔تذکرہ نوشاہی ۔ثواقب المناقب کے مصنفین نے سیّد نوشہ پیر اور اُن کی اولاد کے ناموں کے ساتھ سیّد نہیں لکھا اگر ان کتابوں کے لکھاری آپ یا آپکی اولاد کو سیّد سمجھتے تو ناموں کیساتھ ضرور لفظ سیّد لکھتے۔اب اس اعتراض کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔

(1) رسالہ احمد بیگ میں سیّد نوشہ پیر کو حضرت شاہ کے الفاظ سے موسوم کیا گیا ہے پاکستان اور ہندوستان میں سادات کے نام کے ساتھ لفظ شاہ لکھا جاتا ہے۔اگر

marfat.com

رسالہ الاعجاز کا مصنف آپکو سیّد نہ سمجھتا تو لفظ حضرت شاہ کی جگہ حضرت صاحب پیر صاحب بابا جی یا سرکار کے الفاظ استعمال کیے جاتے لفظ شاہ کا ہر بار استعمال اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ رسالہ الاعجاز کے مولف سیّد نوشہ پیر کو سیّد ہی سمجھتے تھے اسی لیے لفظ شاہ کا استعمال کیا ہے۔اب کُتبِ لغت کی روشنی میں لفظ شاہ اور سیّد کے مفہوم کو قارئین کی نذر کیا جاتا ہے ملاحظہ کریں۔

قائد اللغات

تالیف؛ابونعیم عبدالحکیم خان نشتر جالندھری طبع؛ایم آر۔ برادرز لاہور۔
طبع اول؛1969ء (1)شاہ؛ بادشاہ۔سُلطان (2) دانا۔فقیروں کا لقب (3) سیّدوں کے نام سے مخصوص لفظ۔صفحہ نمبر 605

رئیس اللغات

مصنف؛ نسیم امروہی؛طبع 1955ء طابع ملک دین محمد اینڈ سنز، بُل روڈ، لاہور
شاہ؛ سیّد۔فقیر۔بہت عظیم۔ صفحہ نمبر 608

جدید عصری لُغت اردو

تالیف؛ ایم۔اے۔بھٹی طابع ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی
طبع؛1981ء شاہ۔ فقیروں کا لقب۔سیّد۔آقا۔صفحہ نمبر 404

قارئین کرام؛ درج بالا کُتبِ لغت کی روشنی میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ لفظ شاہ سیّد کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔لہٰذا رسالہ الاعجاز کے مصنف کا سیّد نوشہ پیر کو لفظ شاہ

marfat.com

سے موسوم کرنا قوم سیّد تسلیم کرنا ہے۔ اگر مرزا احمد بیگ آپکو سیّد نہ سمجھتا تو شاہ نہ لکھتا بلکہ کوئی اور توصیفی جملے استعمال کیے جاتے۔ اس تمام بحث کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ملاں خاک نشین کا پیش کردہ مفروضہ کُتبِ لغت کی روشنی میں غلط ثابت ہوتا ہے اور رسالہ الاعجاز کی اپنی عبارتوں سے سیّد نوشہ پیر کی سیادت ثابت ہورہی ہے۔

(2) تذکرہ نوشاہی فارسی قلمی

نام مؤلف؛ سیّد محمد حیات بن سیّد جمال اللہ بن سیّد برخوردار بن مجد داعظم حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری ،سال تصنیف 1146ھ،اور وفات مؤلف 1173ھ 1760ء۔ بحوالہ شریف التواریخ جلد دوم حصہ اول صفحہ نمبر 238۔

نقل تذکرہ نوشاہی؛ 1183ھ بروز سہ شنبہ برائے صبغۃ اللہ کہ از اولادِ نوشہ است نوشتہ شد۔ صفحہ 252۔ یہ نسخہ مؤلف کی وفات سے دس سال بعد نقل ہوا،اور یہ نسخہ تالیف کے 37 سال بعد نقل ہوا۔

اس نسخہ تذکرہ نوشاہی میں حضرت سیّد نوشہ گنج بخش کے نام کے ساتھ کئی بار حضرت شاہ لکھا ہے مثلاً صفحہ 28 سے 100 تک کم وبیش 50 مرتبہ ایسا لکھا گیا ہے۔

حوالہ جات؛ صفحہ 35 پر 2 بار صفحہ 37 پر 2 بار صفحہ 38 پر 3 بار صفحہ 39 پر 3 بار صفحہ 40 پر 2 بار صفحہ 43 پر 3 بار صفحہ 50 پر 1 بار صفحہ 52 پر 1 بار صفحہ 57 پر 2 بار صفحہ 58 پر 2 بار صفحہ 59 پر 3 بار صفحہ 60 پر 2 بار صفحہ 61 پر 3 بار صفحہ 67 پر 2 بار صفحہ 68 پر 3 بار صفحہ 71 پر 1 بار صفحہ 73 پر 2 بار صفحہ 77 پر 2 بار صفحہ 79 پر 1 بار صفحہ 83

marfat.com

پر 2 بار صفحہ 84 پر 1 بار صفحہ 89 پر 2 بار صفحہ 90 پر 2 بار صفحہ 93 پر 2 بار صفحہ نمبر 100 پر 1 بار حضرت شاہ لکھا گیا ہے کُتبِ لغت کی رُو سے لفظ شاہ سیّد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے تذکرہ نوشاہی کے مصنف نے سیّد نوشہ پیر کو اپنی کتاب میں حضرت شاہ قوم سادات سے ہونے کی وجہ سے ہی لکھا ہے۔ شائد شکر یلے کے میراثی نما خاک نشین کو یہ معلوم نہیں ہے کہ تذکرہ نوشاہی کے مصنف نے سیّد نوشہ پیر کا جو نسب نامہ درج کتاب کیا ہے وہ سیّدنا علی المرتضیٰ ؓ تک منتہی ہوتا ہے اور اس نسب نامے کا حوالہ شکر یلوی میراثی کے کاغذی مُرشد عصمت اللہ نے بھی اپنے مقالہ میں بمعہ نسب نامہ دیا ہے۔

قارئین محترم مندرجہ بالا طویل بحث کا حاصل کلام یہ ہے کہ کسی کو شاہ یا سیّد کے الفاظ سے پکارنے یا لکھنے کا ایک ہی مطلب برآمد ہوتا ہے کہ مخاطب الیہ سادات فیملی کا فرد ہے۔ پاک و ہند میں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی اولاد کو عوام الناس زیادہ تر شاہ صاحب کے الفاظ سے ہی پکارتے ہیں۔ اس فارمولے کے پیش نظر تذکرہ نوشاہی کی اندرونی شہادتوں سے سیّد نوشہ پیر کی سیّادت ثابت ہوگئی ہے اور ملاں شکر خورے کا اعتراض ریت کے گھروندے کی طرح پامال ہوگیا ہے۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

قارئین کرام: لفظ شاہ سیّد پر مستعمل ہونے کا ملاں شکر یلوی بھی قائل ہے اس بات کے چند ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔ شکر یلوی ملواڑے نے اپنے جاری کردہ

marfat.com

رسالے میں اپنے جدِّ امجد کے متعلق لکھا ہے بیادگار خواجہ غلام رسول شاہ۔ سیّد لکھنے کے بجائے شاہ پر ہی اکتفا کیا گیا ہے اور ملاں نے یہاں شاہ سے مراد سیّد ہی لیا ہے اور دوسری جگہ پر اپنے نورِ نظر بلونگڑے کے نام کو اس طرح لکھا ہے صاحبزادہ سیّد محمد شاہ منصوری۔ یہاں بھی ملاں نے لفظ شاہ کو سیّد سے مستعمل کیا ہے اس کے علاوہ بھی اپنے رشتہ داروں اور حاشیہ نشینوں کے ناموں کیساتھ لفظ شاہ کا استعمال کیا ہے صرف یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ مخاطب کا تعلق سادات فیملی سے ہے اس تفصیلی گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ شکر یلے کا مگرمچھ لفظ شاہ کا سیّد پر مستعمل ہونے کا قائل ہے۔ اس کی ایک اور روشن دلیل ملاحظہ فرمائیں۔

ملاں خاک نشین نے اپنے جاری کردہ سات آٹھ شماروں میں مبلغِ اسلام شیخِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی کا جہاں کہیں نام لکھا ہے، وہاں منکرِ سیادت نے آپکے نام کے ساتھ سیّد تو لکھنا نہیں تھا لفظ شاہ لکھنے سے بھی احتراز کیا ہے۔ اس سے یہ معاملہ صاف ہوجاتا ہے کہ شکر یلوی خرگوش کے نزدیک بھی یہ امر مسلّمہ ہے کہ لفظ شاہ سیّد کے لیے مستعمل ہوتا ہے۔ اسی طرح خاک نشین کے خلاف ہتکِ عزت کے مقدمہ کے مدعی کا اصل نام سیّد قطب شاہ ابدال نوشاہی ہے اور ملاں ملزم نے جہاں کہیں صاحبزادہ موصوف کا نام لکھا ہے توڑ مروڑ کر قطب حسین ابدال لکھا ہے۔ ملاں مُرلی نے اُنکو سیّد تو لکھنا نہیں تھا مگر قطب شاہ لکھنے سے بھی گریز کر گیا ہے۔ درج بالا حقائق کی

marfat.com

روشنی میں اس بات میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ ملاں شکریلوی گینڈا لفظ شاہ کوسیّد کے لیے مستعمل سمجھنے میں پختہ ہے۔اسی طرح رسالہ الاعجاز اور تذکرہ نوشاہی میں سیّد نوشہ پیر قدس سرہٗ العزیز کے لیے لکھے جانے والے الفاظ حضرت شاہ کوسیّد کے لیے مستعمل ہونے کو بھی دل وجان سے تسلیم کر لینا چاہیے ورنہ لوگ کہیں گے یہ کیا میاں لسوڑا جی۔ **میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو۔**

(3) ثواقب المناقب سالِ تصنیف (1126ھ)

قارئین محترم؛ ملاں خاک نشین شکریلوی نے خوشبوئے شکریلہ کی عبارت من وعن فِٹ کرتے ہوئے یہ اعتراض کیا ہے کہ ثواقب المناقب کے مصنف نے سیّد نوشہ پیر کو سیّد نہیں لکھا۔لہذا نوشہ پیر کو ثواقب المناقب کے مصنف سیّد نہیں سمجھتے تھے۔
ناظرین محترم اب ثواقب المناقب کے مطبوعہ نسخہ تصحیح شدہ ڈاکٹر وحید قریشی کی عبارت پیش کی جاتی ہے آپ پڑھ کر اندازہ لگالیں کہ علامہ صداقتؔ صاحب کنجاہی نے نوشہ پیر کو سیّد لکھا ہے یا نہیں۔

امانی الحقیقت ذات آں محو حقیقت ذات وعارف،گزشتہ از عرفیات،بقوم قریش علوی ارتباط دارد۔ترجمہ؛ آپکی ذات حقیقت کی طرف محو تھی آپکی خاندانی پہچان یہ ہے کہ آپ،قریش علوی،قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

یکی از اجداد آں پاک طینت،ھنگام ابجد خوانی تبلیغ اسلام از خطہ پاک بغداد سفر

marfat.com

اختیار کردہ، در سوادِ اعظم ہندوستان آمدہ، توطن ارزانی فرمودہ بود۔ ترجمہ یہ ہے آپ کے اجداد سے ایک بزرگ دین اسلام کی تبلیغ کے لیے بغداد شریف سے ہندوستان تشریف لائے۔

ناظرین محترم: بغداد شریف سے تبلیغِ اسلام کے لیے ہندوستان تشریف لانے والے بزرگ، سیّد عبدالقادر جیلانی پیر پیراں کے خالو، سیّد عبدالعلی عون قطب شاہ علوی تھے جو کہ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری کے جدّ امجد تھے۔ ثواقب المناقب کتاب سے سیّد نوشہ گنج بخش کے خاندان کی واضع شہادت مل رہی ہے اور ملاں خاک نشین نے یہ رٹ لگا رکھی ہے کہ لفظ سیّد نہیں لکھا گیا اس لیے نوشہ پیر سیّد نہیں ہیں۔ اگر کسی کے نام کے ساتھ لفظ سیّد نہ لکھا جائے تب بھی اُس کی سیادت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس بارے میں چند ثقہ شہادتیں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) حیات سروری

تصنیف؛ صاحبزادہ فقیر عبدالمجید سروری قادری۔ اشاعت دوم مئی 1990ء کلاچی، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، (صوبہ سرحد) صفحہ 21 پر لکھتے ہیں:

(1) گنڈاپور قوم کے علاوہ پٹھانوں کی آٹھ قومیں اور بھی ہیں، جو سیّد ہونے کے باوجود اپنے آپ کو سیّد نہیں کہلواتیں۔

(2) اسی صفحہ پر لکھتے ہیں: حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی نے صرف قصیدہ غوثیہ کے سوا جو ایک خاص حالت میں لکھا گیا ہے کہیں اپنے آپ کو سیّد نہیں لکھا۔

marfat.com

(3) حضرت داتا علی ہجویری نے اپنی مشہور کتاب کشف المحجوب: میں کہیں اشارتاً اور کنایتاً سیّد نہیں لکھا صرف علی بن عثمان لکھا ہے۔اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر کسی کے سیّد ہونے کے باوجود اس کے نام کیساتھ سیّد نہ بھی لکھا جائے تو اس کے نسب میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ناظرین کرام درج بالا شواہد کے علاوہ آپکے نالج میں اضافہ کرنے کے لیے یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی اجمیری کے نام کے ساتھ لفظ سیّد بہت ہی کم لکھا گیا ہے اسکے باوجود کبھی کسی نے اُنکی سیادت کا انکار نہیں کیا۔اسی طرح حضرت خواجہ نظام الدین اولیا۔ حضرت خواجہ بختیار کا کی بھی سادات خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔انکے نام کے ساتھ کبھی سیّد نہیں لکھا گیا اس لیے شکر یلوی شکر خورے کو ان بزرگان عالیمقام کے متعلق بھی غیر سیّد ہونے کا ڈھول بجا دینا چاہیے۔سیّد صالح محمد نوشاہی کو تذکرہ نوشاہی کے مصنف نے سیّد ہونے کے باوجود تین مقامات پر میاں محمد صالح لکھا ہے۔اگر کسی کو شک ہو تو 1183ھ کی نقل شُدہ کاپی کے 141، 208، 236 کے صفحات ملاحظہ کر سکتے ہیں۔صالح محمد کو تین بار لفظ میاں کے لقب سے ملقب کیے جانے کے باوجود بھی وہ سیّد ہی رہے ہیں۔ملاں شکر یلوی کے فتویٰ کے مطابق اُنہیں غیر سیّد ہو جانا چاہیے۔خاندانی کتب میں صالح محمد کا صرف نام لکھا ہے اور نوشہ پیر کا نسب نامہ سیّد علیؓ تک منتہی کیا ہے۔جن کو صرف سیّد لکھا گیا ہے ملاں شکر یلوی کے نزدیک وہ

marfat.com

تو پکے سکے بند سیّد ہی ہیں اور جن کا پورا شجرہ نسب لکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ تک منتہی کیا ہے وہ شکریلوی ملواڑے کے نزدیک غیر سیّد ہیں۔ شکریلوی ملاں کی اُلٹی گنگا کے پیش نظر ایک رباعی قارئین کی نذر کی جاتی ہے۔

شہر شکریلے دا شکر خورا، حسب نسب اُتے بڑے ناز کردا
کدے ہیڈ رسول ول پائے پھیرے کدی طرف سنگھوئی پرواز کردا
سر تے رکھ کے پنڈ کدورتاں دی، طلب بخششاں جا کے حجاز کردا
سیّد مکروفریب دا خاص پُتلا، مکھن وچ ملاوٹ پیاز کردا

قارئین حضرات: ملاں خاک نشین شکریلوی نے یہ اعتراض کیا تھا کہ خاندان نوشاہیہ کی مصدقہ کتابوں؛ رسالہ الاعجاز۔ تذکرہ نوشاہی۔ ثواقب المناقب کے مصنفین نے سیّد نوشہ گنج بخش اور اُن کی اولاد کے ناموں کے ساتھ سیّد کا لفظ نہیں لکھا جبکہ انہی کتابوں کے مؤلفین نے نوشہ پیر کے مرید و خلیفہ صالح محمد کے نام کے ساتھ لفظ سیّد لکھا ہے۔ اس سے ملاں شکریلوی نے یہ رائے قائم کی ہے کہ متذکرہ بالا کتب کے لکھاری سیّد نوشہ پیر کو سیّد نہیں سمجھتے تھے اس لیے آپکے نام کے ساتھ سیّد نہیں لکھا۔ راقم الحروف نے متذکرہ کتب اور دیگر کتب کے لکھاریوں اور مشائخ کرام کے حوالہ جات سے معترض کی اختراع کو غلط ثابت کر دیا ہے۔

ختم شد باب سوم

marfat.com

باب چہارم

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (28)

شکریلوی سپیرے خاک نشین نے اپنی بغض وعناد کی پٹاری سے ایک اور مصنوعی سانپ نکالتے ہوئے یہ ہرزہ سرائی کی ہے کہ؛ آج بھی حضرت نوشہ قادری کی اولاد کی اکثریت اس بات پر متفق بھی ہے کہ ہمارا نسبی تعلق سادات سے نہ ہے۔

الجواب نوشاہی

قارئین گرامی القدر: درج بالا شکریلوی بیان اکیسویں صدی کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ حضرت سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کا جس لکھاری نے بھی نسب نامہ درج کیا ہے اُس نے آپکو سیّدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد لکھا ہے ثبوت کے طور پر چند کتابوں اور مصنفین کے نام لکھے جاتے ہیں جنہوں نے آپکا نسب نامہ سیّدنا علی شیرِ خدا تک پہنچایا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(1) تذکرہ نوشاہی (2) کنز الرحمت (3) ماہنامہ القادر (4) بیاض نوشاہی (5) شجرہ جدی نوشہ گنج بخش (6) کرسی نامہ نوشہ پیر از مناقبات نوشاہیہ (7) شجرہ نسب صاحبزادگان سنگھوئی شریف مرتبہ طلا محمد پشاوری (8) گلستان نوشاہی ہاشمی۔

(9) گلزار نوشاہی از حیات شرقپوری (10) کنز الرحمت پنجابی (11) شجرہ شریف نوشاہی (12) انوار السیادت فی آثار السعادت (13) نوشہ گنج بخش۔

marfat.com

جن مصنفین نے سیّد نوشہ پیر یا آپ کی اولاد کو سیّد اور اولاد سیّد علی حیدر کرار لکھا اُن کے اور کتب کے نام بمعہ عبارت

(1) گلزار نوشاہی مطبوعہ (1319ھ) از مولانا نظام الدین نوشاہی آف پنڈی،

☆ ہے فرزند عباسؓ، علیؓ دا نوشہ پُشت عباسوں

میرے تے اعتبار نہ جس دا خبر لوے ہر پاسوں

☆ سَد عباسؓ، علیؓ، گل لایا سر تے بوسہ کیتا

نوشہ پُشت تیری تھیں ہوسی سُن فرزند ایتا

سائیں نظام نوشاہی کے کلام درج بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نوشہ پیر عباسؓ بن علی شیر خدا کی اولاد ہیں۔ یاد رہے سائیں نظام سیّد سلطان علی شاہ کے مرید تھے۔

(2) سیّدنا امیر معاویہؓ اہلِ حق کی نظر میں۔ مطبوعہ از پیر سیّد محمد عرفان شاہ صاحب

☆ مجدّد دِ اسلام امام العصر حضرت سیّد حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری۔

(3) تذکرہ اولیائے پاکستان۔ حصہ اول مصنفہ عالم فقری۔ صفحہ (252) پر لکھا ہے۔ ☆ آپ کے والد سیّد علاؤ الدین حسین غازی تھے۔

(4) کلام شہباز خاں ملہی نوشاہی۔

☆ چشم و چراغِ قادر دلبندِ مُرتضائی ☆ ایں شانِ آشنائی دیدم ندیدہ بودم

تو مجدّد دِ زمانہ ہم شاہِ نو بعالم ☆ چوں تو الف ثانی دیدم ندیدہ بودم

marfat.com

(5) شجرہ جدّی حضرت نوشہ گنج بخش مطبوعہ: از سیّد شیر علیشاہ نوشاہی ہاشمی رنملوی

☆ بائی قطب کیتے حضرت، نوشہ پیر جوانے
سیّد اصلی پیدا ہویا اندر اوس زمانے

(6) سوانحمری مجدّدِ اعظم حضرت نوشہ گنج بخش: مطبوعہ منظوم پنجابی از تصنیف پیر سیّد شیر علی شاہ صاحب نوشاہی رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین۔

☆ شاہ علی دے نسبوں ہویا سوہناں پیر سچاواں
وچ پنجابے ظاہر ہویا، ویکھو فضل ربانا ں

☆

اوتھے سیّد رہن ہمیشہ، گھوگاں والی ناواں
اوتھے آسکونت کیتی، سوہناں پیر سچاواں

(7) آئینہ اسرار: مطبوعہ از تصنیف مولوی نظام الدین نوشاہی نے اپنے مرشد پیر سیّد سلطان علی شاہ نوشاہی آستانہ عالیہ سنگھوئی کے جدِّ امجد عبدالرّسول کو سیّد لکھا ہے

☆ سیّد عبدالرّسول اُنہاں نوں بیٹا بخشیا خالق
لائق تک اُنہانوں قبلہ، گدیوں کیتا مالک

نوٹ: گلزار نوشاہی اور آئینہ اسرار صاحبزادگان سنگھوئی شریف کی درباری کُتب ہیں جن میں نظام نوشاہی نے سیّد نوشہ پیر کو اولاد حضرت علی کرم اللہ وجہ' لکھا ہے اور اپنے مرشد کے جدِّ امجد کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے۔اسی طرح دیگر خاندانی

marfat.com

کتابوں کے مصنفین نے سیّد نوشہ پیر اور اُن کی اولاد کو سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد لکھا ہے۔اور ملاں شکریلوی اور دیگر بھان متی کے کنبے کو یہ اعتراض ہے کہ خاندانی کتابوں کے لکھاریوں نے سیّد نوشہ پیر کو سیّد نہیں لکھا۔اگر ملاں خاک نشین تعصب وعناد کی عینک اُتار کر خاندانی کُتب کا مطالعہ کرتا تو اُسے مذکورہ کُتب میں سیّد نوشہ پیر اور اُنکی اولاد کے ناموں کے ساتھ سیّد۔شاہ۔علوی ۔سادات۔عباسی کے الفاظ لکھے ہوئے ضرور نظر آجاتے۔

قارئین محترم: راقم الحروف کی طرف سے ملاں خاک نشین شکریلوی اور اسکے حواریوں کو چیلنج کیا جاتا ہے کہ میری طرف سے نوشہ پیر کی سیادت کے اثبات میں پیش کیے گئے خاندانی کُتب سے دلائل غلط ثابت کر کے نقد انعام حاصل کریں اور اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اپنا منہ کالا کر کے سفید رنگ کے گدھے کی ننگی پیٹھ پر بیٹھ کر بازار کے دو چار چکر لگالیں اور ہاں اس شاندار پروگرام میں ڈھول باجے ساتھ ضرور ہونے چاہیں اور مووی بنانے کا انتظام بھی کریں۔

اور اب اولاد سیّد نوشہ پیر جو سیادت نوشاہیہ پر متفق اور متحد ہیں اُن کا اجمالاً ذکر کیا جاتا ہے۔ساہنپال شریف۔رنمل شریف۔سہر منڈی۔لاہور۔بورے والہ۔پنڈ عزیز۔کالا گھمناں ضلع سیالکوٹ۔منڈی بہاؤالدین۔سرائے عالمگیر۔پرانی جہلم چک سواری شریف۔بلوارہ شریف۔آستانہ عالیہ ناصریہ نوشہ پور شریف جہلم ڈوگہ شریف۔واہ کینٹ۔نوشہ پور شریف کشمیر کالونی جہلم۔سانگھڑ۔کراچی میں

marfat.com

آباد، اولاد سیّد نوشہ گنج بخش کا حضرت علی شیرِ خُدا کی اولاد ہونے پر اتفاق ہے اور صاحبزادگان سنگھوئی شریف (1963ء) تک نسب علوی سادات پر متفق تھے اس کے بعد کسی وجہ سے اپنے شجرہ نسب کو چندر بنسی خاندان سے منسلک کرلیا ہے۔ ملاں خاک نشین کا یہ دعویٰ کہ اولاد سیّد نوشہ پیر کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ ہمارا نسبی تعلق سادات سے نہیں ہے۔ یہ سراسر جھوٹ ہے اگر ملاں شکر یلوی کو شک ہوتو الیکشن کرا کر دیکھ لے۔

قل ھا توا برھا نکم ان کنتم صٰد قین

رباعیات

لسّی پینڈیاں جس دے ڈھلن پونچے اُس کی پاونی فتح میدان وچوں
کھنجے تیر نشانیوں حاسداں دے، خاکی خاک چھانن خاکستان وچوں
لچر، گفتگو، کچر، خیال والے، گلاں بھیڑیاں کرن زبان وچوں
سیّد نوشہ جناب دے ویریاں نوں، پولے پین گے یوم میزان وچوں

☆

خوشبوئے شکر یلہ تے یار اُسدے، بنے پوترے، راجہ جالوپ دے نے
کدی پڑھ مقالہ، منہ کرن کالا، کدے ڈمی شکر یلے دی چوپ دے نے
کٹھے ہو، ٹڈے نت پان پھڈے، راگ رنگ برنگے الوپ دے نے
سیّد عجب طوطے عقلوں ہین کھوٹے، ظاہر طورانو کھڑے رُوپ دے نے

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (29)

شکریلوی نہر کے مگرمچھ نے مکروفریب کے آنسو بہاتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم فی الحال انگلینڈ نہیں جانا چاہتے بلکہ سرورِ کائنات ﷺ اور مادرِ اعلیٰ سلام اللہ علیھا کی تُربت مقدسہ کی زیارت کے لیے جارہے ہیں۔ جہاں ہم رورو کر اپنے اُوپر ہونے والے مظالم کی داستانیں سنائیں گے۔ کہ برقؔ اور معروفؔ ہمیں عدالتوں میں گھسیٹنے کے چکر میں ہیں۔ پھر لکھا ہے وہ دن دور نہیں جب خاتونِ جنت سلام اللہ علیھا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کریں گی۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: ملاں شکریلوی کی طرح ہم نے بھی ایک استغاثہ بارگاہ سرورِ کونین ﷺ اور سیّدہ خاتون جنت سلام اللہ علیہا میں پیش کیا تھا۔ کہ شکریلہ کا ریالی گینڈا مولیٰ علیؓ کی اولاد پر شرمناک قسم کے الزامات لگا رہا ہے۔ شکریلوی نہر کے مگرمچھ کو پتہ نہیں کوئی جواب ملا ہے یا نہیں مگر ہماری طرف سے پیش کردہ استغاثے کا جواب آگیا ہے۔ جس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ نوشہ گنج بخش قادری، حضرت علی شیر خدا فاتح خیبر کی اولاد ہونے کے ناطے خاندان اہل بیت میں شامل ہیں اور اُن کی تمام اولاد سیّد ہے۔ نیز ہمیں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ شکریلے کے ریالی گینڈے کو نوشہ گنج بخش کو غیر سیّد لکھنے اور لسی میں پانی کی ملاوٹ کرنے کی وجہ سے رحمت

marfat.com

خداوندی سے دُور کر دیا گیا ہے۔ اولیاءاللہ پر الزام لگانے والا ہم میں سے نہیں۔
قارئین کرام: یہ تو تھا ہمارے استغاثہ کا جواب، اب شکریلوی استغاثے کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں شکریلوی لسوڑے نے لکھا ہے کہ برق و معروف ہمیں عدالتوں میں گھسیٹنے کے چکر میں ہیں۔ یہ بیان سفید جھوٹ پر مبنی ہے کیونکہ سیّد برقؔ شاہ صاحب 1985ء میں وصال فرما چکے ہیں اور اُن کی وفات ہوئے چوبیس سال ہو چکے ہیں۔ کیا اُنہوں نے عالمِ برزخ سے واپس آ کر ملاں پسوڑی کو عدالت میں گھسیٹنے کا عمل شروع کیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ملاں گھسیٹو نے بلا وجہ سیّد برقؔ نوشاہی کے خلاف گھٹیا زبان چلائی ہے اور پھر سیّد ابدالؔ نوشاہی نے میاں گھسیٹو کے خلاف عدالتی کاروائی کی ہے۔ میاں گھسیٹے کا یہ کہنا کہ برق صاحب اُسے عدالت میں گھسیٹ رہے ہیں سفید جھوٹ ہے۔
میاں گھسیٹے نے سیّد عارفؔ نوشاہی پر غلط الزام عائد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ معروف صاحب بھی اُسے عدالت میں گھسیٹ رہے ہیں۔ بالکل غلط ہے، سیّد عارفؔ نوشاہی نے ملاں گھسیٹے کے خلاف ابھی تک کوئی عدالتی کاروائی نہیں کی اگر گھسیٹے کے پاس کوئی عدالتی ثبوت ہو تو پیش کر کے اپنی سچائی ثابت کرے۔ ملاں نے پہلے خود پنگا لیا ہے اور اب استغاثے پیش کرتا پھرتا ہے۔ اس کا پیش کردہ جھوٹا استغاثہ بارگاہ خداوندی سے خارج کر دیا گیا ہے۔ اور مادرِ اعلیٰ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں پیش کیا گیا استغاثہ بھی عدمِ سچائی کیوجہ سے رفیوز refuse ہو چکا ہے

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکر یلوی نمبر (30)

ہم برق و معروف صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ کیا بلند و بالا قبوں زرق برق پوشاکوں معروف جُبّوں اور دینی علوم کی یونیورسٹیوں کے قائم کر لینے سے بخشش ہو جائے گی۔؟۔۔۔ ہرگز نہیں۔۔۔۔ یادرکھیں آپ کی دینی خدمات آپ کو حشر میں کچھ فائدہ نہیں دے سکیں گی۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: پیر سیّد برق شاہ صاحب آجکل بلند و بالا کسی قبے میں نہیں بلکہ اپنی قبر میں آرام فرما رہے ہیں اور عالمِ برزخ میں زرق برق لباس نہیں بلکہ سفید کفن زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ اور سیّد عارف نوشاہی صاحب قیمتی جبے کی بجائے مناسب قیمت کا سفید لباس پہنتے ہیں۔ اب رہا یہ سوال کہ کیا دینی یونیورسٹیاں قائم کرنے سے بخشش ہو جائے گی یا نہیں۔ جبکہ ملاں نامعقول نے اپنا فتویٰ دے دیا ہے کہ دینی کام کرنے سے نجات نہیں ہوگی۔

تو کیا سینمے۔ تھیٹر۔ جوا خانے۔ شراب خانے۔ اور بازار حُسن قائم کرنے سے بخشش ہوگی۔ اگر اچھے کام کرنے سے بھی بخشش نہیں ہوسکتی اور بُرے کام تو ہیں ہی بُرے تو پھر شکر یلوی لسی کا گلاس پینے والوں کی بخشش ہوگی اس لسی پینے سے تو دوزخ ہی بہتر ہے دوسروں کی سیادت مشکوک سمجھنے والے کی اپنی سیادت گول ہے

marfat.com

وسوسہ خاک نشین شکریلوی نمبر (31)

جناب پیر معروف صاحب و پیر قطب حسین ابدال صاحب آپ کو اختیار ہے کہ اگلی ملاقات چاہے دوستانہ ماحول میں کرلیں یا عدالت میں .... مگر میدانِ حشر کو یاد رکھتے ہوئے۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: شکریلوی خاک نشین نے سیّد عارفؔ نوشاہی اور سیّد ابدالؔ نوشاہی سے کچھ تو تحکمانہ اور کچھ ملتجیانہ انداز میں استدعا کی ہے کہ مجھ سے لغزش ہوگئی ہے معافی کا خواستگار ہوں اگر آپ معاف نہیں کریں گے تو میرا حشر خراب ہوگا ایک بار معاف کردیں پھر میرے باپ دادے کی توبہ۔

ناظرین کرام آپ گزشتہ صفحات میں یہ مبحث پڑھ چکے ہیں کہ جب پہلے اور دوسرے رسالے میں ملاں شکریلوی نے سیّد نوشہ گنج بخش اور اُن کی اولاد کے خلاف شرّ انگیز تحریریں شائع کی تھیں تو سیّد ابدالؔ نوشاہی اور سیّد عارفؔ نوشاہی نے شکریلوی نہر کے مینڈک سے رابطہ کیا تھا مگر موسم برسات کی وجہ سے مینڈک صاحب ٹرانے میں مصروف تھے انہیں سوائے ٹرانے کے کچھ اور سجھائی نہیں دیتا تھا سیّد عارفؔ نوشاہی نے ملاں مینڈک کو فون پر یہ مشورہ دیا تھا کہ میرے پاس آؤ اور نوشاہیوں کا سیادت کے بارے میں موقف جان لو اور اگر تمہیں کوئی غلط فہمی ہو

marfat.com

گئی ہے تو اُس کا ازالہ ہو سکے اور طرفین عدالتوں کے چکروں سے بچ سکیں مگر ملاں جی برسات کی دیوالی منانے میں مصروف تھے لہذا ایک سنہری موقع اُن کے ہاتھ سے نکل گیا اور اب ہوت کی طرح پچھتا رہے ہیں۔ اور اب حشر کی عدالت کو یاد کرار ہے ہیں۔ پہلے دُنیا کی عدالت تو بھگت لو پھر حشر کی عدالت کا سوچنا۔

رباعی

راہ ہدائت تے آ ملاں، باہر نکل توں بحر ضلالت وچوں
کورا علم تھیں پیا کوراہ چلیں، نفع کھٹسیں کی جہالت وچوں
اونی پیکر احسد تے لوہھ دیا، بچ کے نکل جانسبی علالت وچوں
سیّد نوشہ جناب دے حاسدانوں، لترپین گے حشر عدالت وچوں

ناظرین کرام: موضع شکریلہ کی خانقاہ معلیٰ آج کل سر چشمہ رُشد وہدائت کے بجائے فتنہ وفساد کا منبع بنی ہوئی ہے اور اسکے متوقع سجادہ نشین مجاور یا گورکن نظر آتے ہیں۔ علاّمہ اقبال نے ایسی ہی خانقاہوں اور سجادوں کے متعلق لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

قُم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن
یہ معاملے ہیں نازک جو تیری رضا ہو تو کر
کہ مجھے تو خوش نہ آیا یہ طریقِ خانقاہی

تھا جہاں مدرسہ شیری وشہنشاہی ☆ آج اُن خانقاہوں میں ہے فقط رُوباہی

marfat.com

نسل، قومیّت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رنگ (بالِ جبریل، بانگِ درا)
خواجگی نے خوب چُن چُن کر بنائے مسکرات

وسوسہ مُلاں خاک نشین شکریلوی نمبر (32)

دونوشاہی خانقاہوں کے شجرے قارئین کی نظر

ملاں خاک نشین نے یہاں دونوشاہی خانقاہوں کے نسب نامے سیّد نوشہ پیر تک منتہی کیے ہیں (1) نوشہ پور شریف کشمیر کالونی جہلم میں مقیم پیر سیّد عارف نوشاہی اور ڈوگہ شریف میں مقیم اولادسیّد نوشہ گنج بخش۔ ملاں نے تعصب اور عناد کی آگ میں جل کر سیّد برق نوشاہی اور سیّد عارف نوشاہی کے بزرگوں کے نام توڑ موڑ کر لکھے ہیں اور ایک ایک نام کو دو دو تین تین نام ظاہر کیے ہیں اور بالآخر نسب نامے کو سیّد نوشہ عالیجاہ پر ختم کیا ہے۔ اور پھر صاحبزادگان سنگھوئی شریف کا نسب نامہ درج رسالہ کر کے سیّد نوشہ پیر تک منتہی کیا ہے اور کسی کے نام کے ساتھ سیّد نہیں لکھا اور آخر میں علم وعقل سے عاری ملاں یہ نتیجہ اخذ کر رہا ہے: قارئین شجرہ جات کی نقول سے ثابت ہو گیا کہ نوشہ پیر سیّد نہ تھے ورنہ ان کی تمام اولادیں سیّد ہی کہلاتیں۔

الجواب نوشاہی

قارئین کرام: آپکے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اب کتاب ہذا کے معرکۃ الآرا موضوع پر تفصیل سے بحث کی جائے گی کہ نوشہ پیر قدس سرہٗ العزیز قوم سادات

marfat.com

سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں راقم الحروف سیادت نوشاہیہ کے اثبات میں پرانی اور نئی کتابوں سے شواہد پیش کرے گا کہ سیّد نوشہ پیر عالیجاہ سادات خاندان کے چشم وچراغ ہیں آپ دلائل مطالعہ فرما کر فیصلہ کریں کہ سیّد نوشہ پیر یا آپکی اولاد سیّد ہے یا کہ نہیں۔ ملاں ناتحقیق نے صاحبزادگان سنگھوئی کے بغیر سیّد والے ناموں کو اپنی تحقیق کا محور بنایا ہے اور بدترین بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بغیر کوئی ثبوت پیش کیے یہ فیصلہ دے دیا ہے کہ نوشہ پیر سیّد نہیں ہیں۔ قارئین محترم: اب ملاں خاک نشین شکر یلوی کی عقل پر پڑے پردۂ ظلمت کو ہٹانے کے لیے اور عوام الناس میں پھیلائی گئی کنفیوژن کو ختم کرنے کے لیے پہلے سنگھوئی شریف کی پرانی درباری کتب کے نام بمعہ مصنف اور عبارتیں پیش کی جائیں گی تاکہ آپکو پتا چل سکے کہ اصل حقیقت کیا ہے، اور اب جو انڈیا (یوپی) کی فلم دکھائی جارہی ہے اُسکا حقیقت کیساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے اور اس فلم میں اداکار (رام دی) نامی کا خاندان سیّد نوشہ گنج بخش کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور اب اس ضمن میں تفصیلی بحث کی جائیگی۔

(1) قفس العشق گلزار نوشاہی مطبوعہ مؤلف حکیم مولوی نظام الدین نوشاہی آف ڈھوک للحال راولپنڈی مرید وخلیفہ سیّد سُلطان علی شاہ نوشاہی سنگھوئی شریف جہلم سَد عباسؔ، علی گل لایا سر تے بوسہ کیتا ☆ نوشہ پُشت تیری تھیں ہوسی سُن فرزندا میتا

ہے فرزند عباسؔ علیؓ دا نوشہ پُشت عباسوں

میرے تے اعتبار نہ جسدا خبر لوے ہر پاسوں

marfat.com

نوٹ: ان دو اشعار میں دربار سنگھوئی کے مشہور خلیفہ نے اس حقیقت کا برملا اظہار کیا ہے کہ حضرت نوشہ پیر سیّدنا عباس علمدارؓ بن حضرت علی شیرِ خُدا کی اولاد ہیں

ثبوت نمبر (2) باراں ماہ فراقیہ منقول از قفس العشق مولف نظاؔم الدین نوشاہی

ہ۔ ہاڑ گیا تن ساڑتی دایا حضرت فریادی ہاں
گھول گھمایاں روضے اُتوں سمجھو نوکر علوی ہاں
وچ شریکاں ہساں کھیڈاں اندروں درداں کھاہدی ہاں
سُن فریاد نظاؔم دی حضرت غم تھیں میں بربادی ہاں

درج بالا شعر کے دوسرے مصرے میں اپنے مُرشد کا خاندانی تعلق حضرت علی شیرِ خدا کے ساتھ ظاہر کرتے ہوئے علوی لکھا ہے۔ مزید ثبوت ملاحظہ فرمائیں۔

ثبوت نمبر (3) آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار مطبوعہ 28 جولائی 1934ء مئولف حکیم مولانا نظام الدین نوشاہی مرید و خلیفہ سیّد سلطان علی شاہ سنگھوئی جہلم نے صفحہ ٹائٹل پر لکھا ہے۔ بیادگار حضرت پیر روشن ضمیر سلطان العارفین محبوب ربّ العالمین حضرت مولینا سیّد سلطان علی شاہصاحب طیب اولاد حضرت سیّد ہاشم شاہصاحب دریادل، صاحب دستار سجادہ نشین سنگھوئی شریف ضلع جہلم۔

قارئین کرام درج بالا عبارت آئینہ اسرار کتاب کے صفحہ ٹائٹل کی ہے آپ جانتے ہی ہیں کہ مولف کتاب کی صفحہ ٹائٹل پر خصوصی توجہ ہوتی ہے اس میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہوتا۔ مولف کا صفحہ ٹائٹل پر اپنے مرشد کے نام کے ساتھ لفظ سیّد کا

marfat.com

لکھنا اور پھر اپنے مرشد کے جدِّ امجد ہاشم شاہ دریا دل کے نام کے ساتھ لفظ سیّد لکھنا اس امر کی واضع دلیل ہے کہ مولف کتاب مولوی نظام نوشاہی کو انکے مرشد سیّد پیر سُلطان علیشاہ صاحب نے اپنا جو نسب نامہ بتایا نظام نوشاہی نے وہی کچھ لکھا ہے اس واضع شہادت کی موجودگی میں کسی قسم کا ابہام نہیں رہ جاتا اور یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ سیّد سلطان علیشاہ نوشاہی نے اپنے مریدین اور خلفاً کو اپنا خاندانی تعلق یہی بتایا ہے کہ وہ علوی سادات کے چشم و چراغ تھے۔

اب قارئین کرام کے نالج میں مزید اضافہ کرنے کے لیے اسی کتاب آئینہ اسرار کی چند اور شہادتیں پیش کی جاتی ہیں ملاحظہ کر کے فیصلہ کریں کہ جو کچھ ملاں خاک نشین شکریلوی استدلال پیش کر رہا ہے وہ سچ ہے یا جھوٹ۔

ثبوت نمبر (4) آئینہ اسرار مطبوعہ مولف حکیم نظام الدین نوشاہی صفحہ (24) پر لکھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ سیّد عبدالرسول انہاں نوں بیٹا بخشیا خالق
لائق تک انہانوں قبلہ گدیوں کیتا مالک

نوٹ: درج بالا شعر میں صاحبزادگان سنگھوئی کے جدِّ امجد کے نام کیساتھ سیّد لکھا ہے۔ اس واضع ثبوت کی موجودگی میں جو کوئی یہ کہے یا لکھے کہ صاحبزادگان سنگھوئی نے سیّد نہیں کہلوایا یا لکھا تو یہ آج کے دور کا سفید جھوٹ ہے۔ 1934ء سے لیکر آج تک صاحبزادگان سنگھوئی نے حکیم نظام نوشاہی کی تحریروں کی تردید نہیں کی۔

marfat.com

آج تک اس درباری کتاب کو امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ سطور گزشتہ میں دیے گئے حوالہ جات کی موجودگی میں ملاں خاک نشین شکر یلوی کا پیش کیا گیا مفروضہ برائے صاحبزادگان سنگھوئی غلط قرار پاتا ہے کہ سنگھوئی کے نوشاہیوں نے سیّد نہیں کہلوایا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ سیادت نوشاہیہ کے سب سے زیادہ ثبوت سنگھوئی کی درباری کتابوں ہی سے مل رہے ہیں۔

ثبوت نمبر (5) آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار صفحہ 26 پر نظام نوشاہی لکھتے ہیں

التماس غزل بنام پیر روشن ضمیر سرکار سیّد سلطان علیشاہ صاحب دستار مبارک

قارئین کرام درج بالا عبارت سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ 1934ء میں جب یہ کتاب لکھی گئی اس وقت صاحبزادگان سنگھوئی اپنے آپ کو سیّد ہی کہلاتے تھے اسی لیے دربار عالیہ سنگھوئی کے مرید وخلیفہ سائیں نظام نوشاہی نے اپنی تصانیف میں سیّد نوشہ پیر اور آپکی اولاد کو سیّد۔ علوی۔ عباسی۔ شاہ۔ جیسے القاب سے لکھا ہے اگر مولف نوشہ پیر یا آپکی اولاد کو سادات نہ سمجھتا تو بار بار انہیں سیّد کبھی نہ لکھتا۔ حکیم نظام الدین نوشاہی سیّد سلطان علی شاہ صاحب کے اکابر خلفاءٔ میں سے تھے اُنہیں اپنے مرشد کی مکمل راہنمائی حاصل تھی چہ جائیکہ وہ اپنے مرشد کے نسب کے متعلق صریح غلطی کا ارتکاب کرتے۔ حکیم نظام نوشاہی کے بیان کردہ

marfat.com

نسب نامے پر عصمت اللہ۔ منیر الحق۔ صاحبزادہ محبوب حسین نوشاہی صاحب نے کوئی تردید نہیں کی اسکا مطلب یہ ہوا کہ انہیں اس موقف پر اتفاق ہے یا پھر انکے پاس ان شواہد کا کوئی جواب نہیں اس لیے انہوں نے اس معاملے کو نہیں چھیڑا اور خاموشی ہی میں اپنی عافیت سمجھی ہے۔ آیئے آپکو سیادت نوشاہیہ کی ایک اور جھلک دکھاؤں۔

ثبوت نمبر (6) آئینہ اسرار مطبوعہ، مصنفہ، خلیفہ نظام الدین نوشاہی صفحہ نمبر (27)

در بیان غزل شریف در جدائی پیر رہنما حضرت سیّد سلطان ملک شاہ صاحب سنگھوئی شریف

قارئین محترم درج بالا عبارت پڑھ کر صاحبزادگان سنگھوئی شریف کے بارے میں کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہ جاتا کہ سیّد اکبر علی شاہ المشہور چنی والی سرکار۔ پیر سیّد سلطان علی شاہ نوشاہی۔ حضرت سیّد سلطان ملک شاہ صاحب۔ پیر سیّد سلطان ہادی حسین شاہ صاحب نوشاہی اپنے آپ کو سیّد خاندان کے چشم و چراغ ہی بتاتے رہے ہیں۔ اور اس موقف کے اثبات میں سنگھوئی شریف دربار کی درباری کتابیں موجود ہیں۔ دربار سنگھوئی کے صاحبزادگان کی سیادت کا ایک اور ثبوت ملاحظہ ہو۔

ثبوت نمبر (7) آئینہ اسرار مطبوعہ مصنف خلیفہ نظام الدین نوشاہی صفحہ نمبر 197 198۔ سی حرفی پکار در دربار پیر روشن ضمیر۔ اس سحرفی کے آخری بند میں سات بار

تُوں سیّد سلطان سخی ہیں ☆ نظر کرم دی پائیں

marfat.com

لکھا گیا ہے۔ اگر کتاب کے مصنف کے موقف سے اس کے پیر و مرشد متفق نہ ہوتے تو حکیم نظام کبھی بھی اپنے مرشد کا خاندانی تعلق سادات خانوادے کیساتھ منسلک نہ کرتے مولف کا انہیں بار بار سیّد لکھنا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ ان کے مرشد نے جو کچھ بتایا انہوں نے وہی کچھ لکھا ہے۔ یہ تو راقم الحروف نے دربار سنگھوئی شریف کی پرانی درباری کتابوں کے حوالہ جات پیش کیے ہیں آیئے آپ کو اب اکتوبر 2006ء کی طبع شدہ کتاب سے سیادت نوشہ پیر کے شواہد پیش کرتا ہوں ملاحظہ کریں۔

ثبوت نمبر (8) گلزار نظام مطبوعہ مصنف حکیم نظام الدین نوشاہی شائع کردہ صاحبزادہ حاجی نذیر احمد نوشاہی سجادہ نشین دربار سائیں نظام الدین نوشاہی شجرہ طریقت صاحبزادگان سنگھوئی شریف صفحہ نمبر 235 پر لکھا ہے ملاحظہ کریں۔

دولا محمد شاہ دلا ور پیر سیّد عبدالرسول

فرحمتِ شاہ نیک عالم پارسا کے واسطے

قارئین کرام تین سال پہلے طبع کرائی گئی کتاب **گلزار نظام** میں صاحبزادگان سنگھوئی کے جدِّ امجد اور سیّد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہٗ کے پڑپوتے سیّد عبدالرسول شاہ صاحب کو شجرہ طریقت میں انکے نام کیساتھ سیّد لکھا گیا ہے۔ اس شہادت کے علاوہ بھی گلزار نظام کے 144 اور 165 صفحہ پر دو رباعیوں میں سیّد نوشہ پیر کو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ علمدار بن علی شیر خدا کی اولاد لکھا گیا ہے اگلے صفحہ پر دونوں رباعیاں

marfat.com

ملاحظہ کر کے فیصلہ کریں کہ دربار سنگھوئی شریف کی درباری کتابیں سیّد نوشہ پیر اور انکی اولاد کو سادات خاندان کے چشم و چراغ لکھ رہی ہیں یا جالپ راجپوت خاندان کے افراد لکھ رہی ہیں ۔اور شکر یلے کی جادونگری کا بے تاج شہزادہ خاک نشین صاحبزادگان سنگھوئی کا اپنے قلم سے بغیر سیّد اور شاہ کے نام لکھکر انتہائی ڈھیٹائی کے ساتھ یہ لکھ رہا ہے (قارئین شجرہ جات کی نقول سے ثابت ہو گیا کہ حضرت نوشہ قادری سیّد نہ تھے ورنہ انکی تمام اولادیں سیّد ہی کہلاتیں) جبکہ دربار سنگھوئی کی درباری کتابیں شکریلوی موقف کی نفی کر رہی ہیں ۔لہذا ایک بار پھر ملاں شکریلی پر

لعنت اللہ علی الکاذبین

ثبوت نمبر (9) سی حرفی جناب پیر روشن ضمیر محبوب رب العالمین ہادی سلطان علی شاہ قدس سرہ' صفحہ نمبر **184** پر اور نئی مطبوعہ کتاب گلزار نظام کے صفحہ **144** پر ایک رباعی لکھی ہے جس میں یہ واضح شہادت موجود ہے کہ نوشہ پیر اولاد علی کرم اللہ ہیں

رباعی

جدوں رب نے کن فیکون کہیا، اوہ، روز میثاق دا خاص ہویا

دستگیر تے علیؓ سردار دونویں، بیٹا علیؓ دا شاہ عباسؓ ہویا

نوشہ لعل عباسؓ دی پشت وچوں، ظاہر نور دا چن اگاس ہویا

دامن پکڑے جو خاص نوشاہیاں دا اُسدا کم نظام سب راس ہویا

marfat.com

ثبوت نمبر (10) سی حرفی پیر روشن ضمیر مطبوعہ مصنفہ حکیم نظام الدین نوشاہی اور تین سال پہلے طبع کرائی گئی کتاب گلزار نظام کے صفحہ 165 پر ایک رباعی درج کی گئی ہے جس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ سیّد نوشہ پیر عباس علمدارؓ کی اولاد ہیں رباعی ملاحظہ فرمائیں اور اصلیت کی پہچان کریں کہ سچ کیا ہے۔

رباعی

ہ۔ ہمہ جہان ایہہ جاندائی، نوشہ پیر سوہناں عین حق بیلی

حضرت شاہ عباسؓ دی پشت وچوں، آیا نور دا لعل چمک بیلی

دامن اُٹھ نوشاہیاندا پکڑ یارا، دل وچ توں رکھ نہ شک بیلی

نظام دین مسکین پر ہادیا وے، ذرہ رحم دی نظر کر تک بیلی

ثبوت نمبر (11) شجرہ طریقت نوشاہی مطبوعہ مرتبہ حکیم نظام نوشاہی، جس میں مرتب نے صاحبزادگان سنگھوئی کے جدِّ امجد عبدالرسول شاہ کے نام کیساتھ سیّد لکھا ہے اسکا عکس قارئین کی تسلی کے لیے شامل کتاب کر دیا جائے گا۔

ثبوت نمبر (12) شجرہ نسب صاحبزادگان سنگھوئی شریف مرتبہ مرزا اطلا محمد پشاوری مرید وخلیفہ سیّد اکبر علی شاہ نوشاہی المشہور چنھی والی سرکار یہ نسب نامہ سیّد ہادی حسین شاہ صاحب سے شروع ہو کر سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خُدا پر منتہی ہوتا ہے اسکا عکس بھی شامل کتاب کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں ایک اور شجرہ شریف نوشاہی

marfat.com

قادر یہ از تصنیف سائیں نظام الدین نوشاہی جو کہ طبع شُدہ ہے اور اسے نذیر احمد صاحب نوشاہی سجادہ نشین دربار حضرت نظام الدین نوشاہی نے شائع کروایا ہے اس کا عکس بھی شامل کتاب کیا جائے گا اس شجرہ میں بھی عبدالرسول شاہ کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے۔

ثبوت نمبر (13) مولانا لیاقت حسین نوشاہی آف بریڈفورڈ برطانیہ کے ذاتی کتب خانہ میں پیر سیّد ہادی حسین شاہ نوشاہی آف سنگھوئی شریف کی طرف سے شائع کیا گیا ایک اشتہار تحریک تعمیر دربار سیّد نوشہ گنج بخش قادری موجود ہے جس میں پیر سلطان سیّد ہادی حسین شاہ صاحب نے اپنے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے۔ اگر وہ سیّد نہ ہوتے تو سیّد کیوں لکھتے۔

ثبوت نمبر (14) کتاب گلدستہ نوشاہی مطبوعہ کے صفحہ نمبر 41 پر پیر محبوب حسین شاہ صاحب کا لکھا ہوا مادہ تاریخ وفات سیّد نوشہ پیر درج ہے آپ ملاحظہ فرمائیں۔

شُعلہ شمع نبی ابن عباسؓ 1064ھ

اس کا سیدھا سادہ ترجمہ یہ ہے کہ سیّد نوشہ گنج بخش نبیؐ پاک کی شمع کے شُعلہ اور حضرت عباس علمدار شہید کربلا کے بیٹے ہیں۔ اور اس سے مادہ وفات نوشہ پاک (1064ھ) برآمد ہوتا ہے۔ اور کتاب گلدستہ نوشاہی صاحبزادہ موصوف کی زندگی ہی میں شائع ہوئی تھی اور انہوں نے اس بارے میں کوئی تردید نہیں کی کہ میں نے یہ قطعہ نہیں لکھا۔ اور اب اگر خوشبوئے شکریلہ منیر الحق۔ عصمت اللہ اور

marfat.com

دیگر مقلدین کو شک ہو تو وہ منیر الحق اور عصمت اللہ کو ساتھ لیکر مزارِ سنگھوئی شریف جا کر کشف القبور کے ذریعے صاجبزادہ صاحب سے استفسار کر سکتے ہیں۔

ثبوت نمبر (15) تقریظ از پیر سیّد محبوب حسین شاہ نوشاہی در کتاب لوامع البرکات فی تحقیق السادات سال طباعت (1383ھ) کے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں

محترمی سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی کی یہ تاریخ سعی بلیغ اور ہر طرح قابلِ داد ہے۔

جو دلائل اُنہوں نے مجدّد اکبر حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ، کی سیادت میں پیش کیے ہیں ہر طرح واثق ہیں نقلی اور عقلی لحاظ سے نا قابلِ تردید صفحہ نمبر (80) پھر ایسی ہستیوں کی سیادت سے انکار چہ معنی دارد صفحہ 82۔

لاکھوں انسانوں کے روحانی رہنما کو سیّد کہنے سے کون انکار کر سکتا ہے صفحہ نمبر 82۔

ہمیں توقع ہے کہ حضرت سیّد ابوالکمال برقؔ آئندہ بھی صفحہ نمبر 83۔

ایک مفید وضاحت: لوامع البرکات کی طباعت 1963ء سے لیکر 1999ء تک پیر محبوب نوشاہی صاحب حیات رہے انہوں نے اس تقریظ کے بارے میں کوئی تردیدی بیان جاری نہیں کیا۔اوراب اگر کوئی منچلا لکھاری انکی طرف سے کوئی فرضی کہانی پیش کرے تو وہ قابل قبول نہیں ہوگی۔

ثبوت نمبر (16) سسّی وصل دی تسّی مطبوعہ مصنف عبدالغنی شاکر نوشاہی مُرید پیر ہادی حسین شاہ نوشاہی سال طباعت 2006ء مصنف نے لکھا ہے کہ یہ کتاب جناب پیر محبوب حسین کی نظر سے حرف بہ حرف گزر کر سند حاصل کر چکی ہے۔اس کا

marfat.com

مطلب یہ ہے کہ اس کتاب کی تمام عبارات پر صاحبزادگان سنگھوئی کا اتفاق ہے۔ صاحبزادگان سنگھوئی کے لیے قابلِ قبول کتاب سے چند شواہد بسلسلہ سیادت اولاد نوشہ پیر پیش خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ سیّد عبدالرسول انہاندا ہے سی خاصا اسم گرامی
فیض رساں ولائتاں اندر جانے خلق تمامی

قارئین محترم: درج بالا شعر کے مصنف نے اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ اُن کی کتاب پیر محبوب شاہ نوشاہی کی نظر سے حرف بہ حرف گزر چکی ہے اور صاحبزادہ موصوف کی نظر سے درج بالا شعر بھی ضرور گزرا ہوگا اور پیر صاحب نے اسے درست قرار دیا ہے۔ اس شعر میں پیر صاحب مرحوم کے جدِّ محترم کا نام لفظ :سیّد: کے ساتھ سیّد عبدالرسول لکھا گیا ہے صرف ایک بار ہی ایسا نہیں ہوا بلکہ سنگھوئی کی تمام درباری پرانی اور نئی کتابوں میں سیّد عبدالرسول ہی لکھا گیا ہے۔ اگر کسی سے غلطی ہو بھی جائے تو کہیں ایک جگہ پر ہوتی ہے نہ کہ بار بار۔ سنگھوئی شریف کی تمام درباری کتابوں کے مصنفین نے سیّد عبدالرسول ہی لکھا ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اُن لکھاریوں نے عبدالرسول صاحب کو سادات خاندان کا فرد ہونے کی بنا پر آپ کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے۔ عبدالغنی شاکر نوشاہی نے اپنی کتاب میں ایک ہی صفحہ پر دو بار سیّد عبدالرسول لکھا ہے۔ اگر یہی لفظ سیّد شکر ییلے کے لسّی فروش کے باپ دادا کے نام کے ساتھ لکھد یا جائے تو وہ اہلبیت۔

marfat.com

آلِ رسول۔ اولادِ علی۔ بخاری سیّد اور نہ جانے کیا کیا بن کر پرواز کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر یہی لفظ سیّد، نوشہ پیر کی اولاد کے ساتھ لکھا ہوا دیکھ لیں تو ان کے عقل اور علم کا بلب فیوز ہو جاتا ہے اور پھر اندھیرے میں ٹکریں مارنے کی مشق شروع کر دیتے ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے کہ شکر یلے کے گورکن مجاور نے لفظ :سیّد: اپنی پراپرٹی بنا رکھی ہے۔ اسی لیے کسی اور کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ملاں خاک نشین نے صاحبزادگان سنگھوئی شریف کا شجرہ نسب لکھتے وقت سیّد اور شاہ کے الفاظ حذف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ قارئین شجرہ جات کی نقول سے ثابت ہو گیا ہے کہ نوشہ پیر سیّد نہیں اگر ہوتے تو اُن کی ساری اولاد سیّد کہلاتی۔ کتنا بڑا اور عمدہ جھوٹ ہے جسکی مثال نہیں ملتی۔

قارئین کرام: ایک اور ثبوت عبدالغنی شاکر نوشاہی کی کتاب سے پیش کیا جاتا ہے ملاحظہ کر کے ملاں شکر یلوی کی عقل کا ماتم کریں۔

☆ سیّد عبدالرسول انہاں تے کیتی بخشش بھاری
بخش دتی دستار انہاں نوں، فیض ہمیشہ جاری

ناظرین محترم: درج بالا شاکر نوشاہی کے کلام سے یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ سنگھوئی دربار کی نئی اور پرانی درباری کتابیں تو سیّد نوشہ پیر اور انکی اولاد کو سیّد علوی اور عباس علمدارؓ کی اولاد ظاہر کرتی آئی ہیں۔ اور شکر یلے کا مکھی مار شہزادہ اوٹ پٹانگ قسم کی باتیں کر کے سادات نوشاہیہ کے بارے میں شبہات پیدا کر رہا ہے۔

marfat.com

ثبوت نمبر (17) دستور العمل انجمن خاندان نوشاہیہ، مطبوعہ 28 جون 1951ء کے سرورق پر سیّد ہاشم شاہ دریا دل لکھا ہوا ہے اور نیچے لکھا ہے حضرت سیّدنا شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ اور آپ کو فرزند ابوتراب جگر گوشہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا گیا ہے۔ اس پمفلٹ کے صفحہ نمبر 6 پر انجمن کے عہدیداران کے اسماٗ کے ضمن میں لکھا ہے۔

(1) صدر اعلیٰ۔ عالیجناب پیر سلطان سیّد ہادی حسین شاہ صاحب نوشاہی

(سجادہ نشین سنگھوئی شریف)

اور دیگر اولاد نوشہ پیر کے اسمائے گرامی لکھے ہوئے ہیں جنکے نام کیساتھ سیّد لکھا ہے اور اسی پمفلٹ کے صفحہ 7 پر 13 صاحبزادگان کے نام لکھے ہوئے ہیں جن میں اولاد نوشہ پیر کے 12 افراد کے ناموں کیساتھ سیّد لکھا ہوا ہے۔ اس پمفلٹ کے زیر بحث صفحات کے عکس قارئین کی تسلی کے لیے شامل کتاب کر دیئے جائینگے۔

درج بالا عبارت سے حاصل کلام یہ ہے کہ نوشہ پیر کی جو اولاد سنگھوئی میں مقیم ہے ان میں سے سیّد ہادی حسین شاہ صاحب انجمن خاندان نوشاہیہ کے صدر اعلیٰ منتخب ہوئے اور انجمن کے پمفلٹ میں اُن کے نام کے ساتھ سیّد لکھا گیا ظاہر ہے کہ اس پمفلٹ کو حضرت موصوف نے بھی دیکھا پڑھا ہوگا مگر انہوں نے اپنے سیّد نہ ہونے کا کوئی عندیہ نہیں دیا۔ یہ بات انتہائی وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ مذکورہ پمفلٹ انکی مرضی کے مطابق لکھا اور پرنٹ کرایا گیا تھا کیونکہ آپ صدرِ اعلیٰ تھے۔

marfat.com

قارئین محترم: اب ذرا شکریلی ملاں کی طرف تشریف لے چلیں کہ اس کی خبر گیری لینی بہت ضروری ہے ایسا نہ ہو کہیں رفو چکر نہ ہو جائے۔ ملاں شکریلوی نے چکر چلاتے ہوئے صاجبزادگان سنگھوئی کا ایک شجرہ نسب جناب نوشہ عالیجاہ تک پہنچایا ہے صاجبزادوں کے اسما کیساتھ سیّد نہیں لکھا اور خود ہی رزلٹ آؤٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر نوشہ پیر سیّد ہوتے تو ان کی ساری اولاد سیّد کہلاتی۔ راقم الحروف نے خانقاہ معلیٰ سنگھوئی شریف کی درباری کتابوں جو کہ مطبوعہ ہیں ان کے حوالہ جات مطبوعہ شجرہ جات پیشوائی کے ثبوت اور 1279ھ کا لکھا ہوا نسب نامہ بدست خط مرزا اطلا محمد پشاوری کا ثبوت پیش کر دیا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صاجبزادگان سنگھوئی نوشہ پیر کی اولاد ہیں اور نوشہ پیر سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خُدا حیدر کرار فاتح خیبر کی اولاد ہونے کی وجہ سے سیّد ہیں۔ اس شجرہ کا عکس بھی شامل کتاب کر دیا جائے گا۔

راقم الحروف نے دربار سنگھوئی کی اندرونی شہادتوں اور خاندانی شہادتوں کے 17 ثبوت پیش کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سیّد ہادی شاہ صاحب سے لیکر نوشہ پیر تک صاجبزادگان سنگھوئی اپنے آپ کو سیّد لکھتے اور کہلواتے رہے ہیں۔ اگر 1963ء کے بعد صاجبزادگان سنگھوئی نے اپنے باپ دادا کے نسب نامہ سے منہ پھیر لیا ہے تو یہ اور بات ہے اگر کوئی ایسی بات ہے تو خوشبوئے شکریلہ منیر الحق اور بد بوئے شکریلہ ملاں خاک نشین کو نسب بدلنے والوں کے لیے وعیدوں والی احادیث

marfat.com

مبارکہ اکٹھی کر کے جلد از جلد سنگھوئی شریف پہنچ جانا چاہیے۔اور اپنے دوستوں اور مریبوں کو گناہ کبیرہ کرنے سے روکنا چاہیے۔کیونکہ یہ قانون فطرت کے خلاف ہے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی شجر کی جڑیں اور تنا تو آم کا ہو اور اوپر ٹہنیاں اور پتے دریک اور (اک) کی ہوں اسی طرح کسی کے نسب نامہ کی جڑ اور تنا سادات علویہ کا ہو اور اوپر ٹہنیاں چندر بنسی کی اور پتے جالپ راجپوت کے نظر آئیں بعید از قیاس ہے۔صاحبزادگان سنگھوئی کا بے سیّد ناموں والا کوئی شجرہ دیکھ کر شکر یلے کے طالع آزما، نے اولاد نوشہ پیر کو غیر سیّد ثابت کرنے کی انگڑائی لی ہے۔

صاحبزادگان سنگھوئی شریف سے چند استفسار

(1) آپ کے جدِّ امجد صاحبزادہ سیّد اکبر علی شاہ چنھی والی سرکار قدس سرہٗ کے مرید وخلیفہ مرزا اطلا محمد پشاوری کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسب نامہ سیّد ہادی حسین شاہ سے شروع ہو کر سیّدنا علی حیدر کرار تک منتہی ہوتا ہے۔مرتب شجرہ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ شجرہ میرے پاس خاص دستخط مبارک جناب حضرت صاحبزادہ جی اکبر علی شاہ صاحب 1279ھ کا لکھا ہوا ہے جو 63 سال کا لکھا ہوا موجود ہے۔اب آپ کو کون سی ٹھوس شہادت ملی ہے کہ اپنے بزرگوں کے بتائے اور لکھے ہوئے نسب نامے سے منہ موڑ لیا ہے اس کی وضاحت درکار ہے۔

(2) آپ کے جدِّ محترم سیّد عبدالرسول شاہ صاحب کے نام کیساتھ سائیں نظام دین نوشاہی نے اپنی کتاب آئینہ اسرار کے صفحہ 24 پر آپکو سیّد عبدالرسول لکھا ہے

marfat.com

اگر آپ کے آباؤ اجداد سیّد نہیں تھے تو آپکے بزرگوں کے مرید وخلیفہ نے اُنہیں سیّد کیوں لکھا ہے جبکہ آپکے بزرگوں نے اس کی تردید نہیں کی۔ کیا (خاموشی نیم رضا) والا معاملہ تو نہیں ہے۔ اس معاملے میں آپکے بزرگ سچے ہیں یا آپ؟

(3) آپ کی خانقاہ کے نفر بے دام سائیں نظام الدین نوشاہی نے کتاب قفس العشق میں حضرت نوشہ پیر عالیجاہ کو عباس علمدارؓ بن علی المرتضٰی کی اولاد لکھا ہے اور دیگر مقامات پر بھی اس موقف کا اعادہ کیا ہے۔ کیا آپکے بزرگوں نے سائیں نظام کو درست نسب نامہ نہیں بتایا۔ یا پھر انہیں رام دی والے نسبی تعلق کا علم نہیں تھا۔

(4) اگر آپ کو کوئی ٹھوس ثبوت مل گیا ہے جس کا آپ کے بزرگوں کو علم نہ تھا تو اس ثبوت کو منظرِ عام پر لا کر عوام الناس کے شبہات کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔

(5) آپ کی طرف سے رام دی نومسلم والا پیش کردہ نسب نامہ تاریخی حقائق پر پورا نہیں اترتا۔ اس کا مختصراً تذکرہ پیش خدمت ہے، بقول منیر الحق، صاحبزادہ پیر محبوب نوشاہی نے فرمایا کہ ہمایوں کے لشکر نے 960ھ میں پنن وال پر حملہ کیا اور اس جنگ میں نوشہ پیر کے دادا حضرت سنگین صاحب شہید ہو گئے۔ جبکہ پنن وال کا حیات راجہ یہ بیان دے رہا ہے کہ اکبر بادشاہ کے دور حکومت میں ایک چندر بنسی خاندان یوپی بھارت سے بھاگ کر رام دیانہ آیا اور وہاں سے پنن وال آکر آباد ہو گیا اس چندر بنسی خاندان کے سربراہ کا نام رام دی بتایا گیا ہے۔ اکبر بادشاہ کا دور حکومت (936ھ سے لیکر 1014ھ تک تھا۔ 78 سال میں رام دی سے

marfat.com

لے کر نوشہ پیر تک دس پشتیں کیسے گزر گئیں، رام دی والا مفروضہ تاریخی اعتبار سے غلط قرار پاتا ہے۔ عصمت اللہ اور منیر الحق کو کہہ کر رام دی والے نسب نامے کی نوک پلک درست کرائیں ایسا نہ ہو کہ۔نہ اِدھر کے رہیں نہ اُدھر کے رہیں۔

(6) بد بوئے شکریلہ ملاں خاک نشین نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ کسی مغل شہزادے نے رام دی خاندان کی لڑکی کا رشتہ مانگا اس خاندان نے اس رشتہ کو پسند نہ کیا اور راتوں رات یوپی انڈیا سے بھاگ کر پہلے رام دیانہ اور پھر پنن وال آباد ہو گئے۔اس عبارت میں بھی رام دی فیملی کا نوشہ پیر کے ساتھ کوئی خاندانی تعلق نہیں بنتا نظر آتا توجہ فرمائیں۔

ہندوستان میں مغلیہ دور سلطنت کا آغاز 932ھ میں ہوتا ہے جبکہ پیر محبوب حسین نوشاہی کے بقول نوشہ پیر عالیجاہ کے دادا سنگین صاحب 960 ہجری میں شہید ہو گئے تھے اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ رام دی کس مغل شہزادے کے دور میں پنن وال آیا بابر یا ہمایوں یا اکبر کے دور میں اگر بابر کا دور کہا جائے تو 932ھ تا 937ھ بنتا ہے۔ہمایوں کا پہلا دور حکومت 937ھ تا 947ھ دوسرا دور حکومت 961ھ تا 963ھ اکبر کا دور حکومت 963ھ تا 1014ھ اب اس گتھی کو سلجھایا جائے کہ رام دی کب اور کس مغل شہزادے کے دور میں رام دیانہ اور پنن وال آیا۔تاریخی لحاظ سے رام دی فیملی کا نوشہ پیر خاندان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنتا اور یہ کہ نوشہ پیر کے اجداد مغلوں اور رام دی کی آمد سے کئی سو سال پہلے ہندوستان میں آباد تھے۔

marfat.com

نمبر(7) آپ کی طرف سے پیش کیا جانے والا شجرہ نسب جو کہ رام دی پر منتہی کیا جا رہا ہے اس کے بنیادی ماخذ کیا ہیں اولاد نوشہ پیر کے دیگر افراد کے پاس اس شجرہ کی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔اور اگر کوئی شجرہ برآمد ہو رہا ہے تو بشمول آپ کے اجداد کے اولاد علی المرتضٰی شیر خدا تک منتہی ہونے والا ہے۔ اگر آپ نے بالفرض نسب تبدیل کرنے کی کوشش کی تو شکر یلے کا ملاں وعیدوں والی احادیث مبارکہ لے کر آپ کے آستانہ عالیہ پر فتووں کی برسات کر دے گا۔

نمبر(8) آپ کے آستانہ عالیہ کے خادم خاص حکیم نظام الدین نوشاہی نے سی حرفی در مدح پیر روشن ضمیر میں ایک اور رباعی لکھی ہے جس کا مفہوم اس طرح بنتا ہے کہ اے مرشد آپ پنجتن کے نام کی لاج رکھتے ہوئے میری مدد فرمائیں اور آپکو اجداد و اولاد کا واسطہ پیش کرتا ہوں جد سے مراد جناب علیؓ ہیں نہ کہ رام دی ہے۔

رباعی

د۔داد دیویں فریاد سن کے،والی شاہ بغداد دا واسطہ ای
پنجتن دے نام دی لاج کر کے آویں جد اولاد دا واسطہ ای
خیر پا جھولی گولی بھکھڑی نوں سوہنے پیر اُستاد دا واسطہ ای
بھورے والیا پہنچ نظام تائیں عرش فرش بنیاد، دا واسطہ ای

پیش کردہ شواہد کے عکس آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں اور سچ جھوٹ کا فیصلہ کریں

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (33)

خانقاہ سنگھوئی شریف کے مشائخ کی اس جرأت، سچائی، حق گوئی پر ہم انہیں داد دیتے ہیں ۔ جناب معروف حسین عارفؔ صاحب اور برقؔ صاحب نے اپنے بڑوں کے ناموں کیساتھ سیّد لکھ کر سمجھ لیا کہ وہ شاید اب پکے سچے اور سُچے سیّد بن گئے ہیں؟ نہیں ہر گز نہیں۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: گزشتہ صفحات میں آپ خانقاہ سنگھوئی شریف کے مشائخین اور مرید وخلفا کی طبع شدہ کتابوں کی عبارتیں بطور ثبوت ملاحظہ فرما چکے ہیں جن میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ درگاہ سنگھوئی کے مشائخ اور خلفاً کے نزدیک سیّد نوشہ گنج بخش قادری حضرت علی بن ابی طالب کی اولاد ہیں ۔لہذا ہم مشائخ اور خلفا سنگھوئی شریف کے اجداد کو اس جرأت، سچائی ،اور حق گوئی کی داد دیتے ہیں کہ انھوں نے حق بات کا اظہار کیا ہے۔

موجودہ صاحبزادگان سنگھوئی کو رام دی فیملی کے ساتھ تعلق جوڑنے کے صلہ میں ملاں خاک نشین شکریلوی داد تحسین پیش کر رہا ہے اور صاحبزادگان سنگھوئی کے آباوٗ اجداد اور ان کے خلفاً جنہوں نے اپنا خاندانی تعلق سیّدنا حضرت علی شیر خدا کے ساتھ ظاہر کیا ہے۔ کیا ملاں انہیں داد کے بجائے دال اور لسی پیش کرے گا۔

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (34)

دونوں خانقاہوں کی جاری کردہ کتب میں اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت نوشہ قادری صاحب کے والد ماجد کا نام مولانا الحاج علاؤالدین ہے مزار گھوگانوالی تحصیل پھالیہ میں ہے۔ مگران کے شجرہ نسب میں اختلاف پڑ جاتا ہے کون سچا ہے کون جھوٹا، فیصلہ خود ہی کر لیجیے گا ہم ان کی کتب سے حوالہ جات نقل کر دیتے ہیں۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: ملاں شکریلوی نے درج بالا عبارت میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سنگھوئی اور ڈوگہ شریف کی خانقاہوں کی جاری کردہ کتب میں نوشہ پیر کے والد سیّد غازی صاحب کے شجرہ نسب میں اختلاف پڑ جاتا ہے۔ ملاں نے کتابوں کے نام درج نہیں کیے کہ کن کتب کا اس نے موازنہ کیا ہے۔ اور وہ ملاں کے معیار پر پوری نہیں اُتریں۔ سیّد اکبر علی شاہ المشہور چنبی والی سرکار کے ہاتھ سے لکھا گیا نسب نامہ جو کہ بعد میں انکے مرید مرزا اطلا محمد پشاوری نے مرتب کیا تھا وہ اور دیگر خاندان نوشاہی کے لکھاریوں کے مرتب کردہ عرفی ناموں والا نسب نامہ آپس میں مکمل ہم آہنگ ہے۔ دونوں جانب کے لکھے گئے نسب نامے بالاتفاق سیّدنا علی المرتضٰی فاتح خیبرؓ پر منتہی ہوتے ہیں۔ اگر ملاں شکریلوی نے عصمت اللہ کی طرف سے لکھے گئے نسب نامے کو اختلافی کہا ہے تو وہ سنگھوئی والوں کے بزرگوں کا جاری کردہ نہیں ہے اور

marfat.com

اسے مسترد کیا جا چکا ہے۔ لہذا ملاں شکریلوی کا اختلاف شجرہ کا استدلال بے جواز ہو جاتا ہے اور یہ نیا نویلا نسب نامہ ملاں شکریلوی اور اس کے چاہنے والوں کو مبارک ہو کیونکہ خاندان نوشاہی کے پرانے ماخذوں میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور جس نسب نامے کے ثبوت کثرت سے موجود ہوں اسکی موجودگی میں کسی دوسرے اکلوتے شجرے کو تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (35)

قارئین: علاؤ الدین کے والد کا کیا نام تھا..... وہ بغداد کے کس گاؤں، محلّہ یا شہر سے آئے تھے ان کا پچھلا خاندان کہاں ہے.... مزارات کہاں ہیں.... کوئی حوالہ، کوئی ثبوت، کوئی دلیل، کوئی پچھلی رشتہ داری، کوئی کتاب، کوئی اعزاز کچھ نہیں

الجواب نوشاہی

ناظرین کرام: سیّد علاؤ الدین غازی کے والد ماجد کا نام سیّد شمس الدین عرف سنگین شاہ تھا آپکے اجداد میں سے سیّد غوث الاعظم گیلانی کے خالو سیّد عبد العلی قطب شاہ قادری اپنے مرشد کے حکم سے تبلیغ اسلام کے لیے ہندوستان میں تشریف لائے اور ہندوستان میں اشاعت اسلام کا فریضہ سر انجام دینے کے بعد واپس بغداد شریف چلے گئے اور وہیں انتقال فرما کر مقبرہ قریش میں دفن ہوئے ملاں نے ثبوت، دلائل، پچھلی رشتہ داری، کتاب، اعزاز کی جو گردان کی ہے تو اسکا

marfat.com

جواب اگرچہ گزشتہ صفحات میں دیا جاچکا ہے پھر بھی ملاں شکریلوی کی ضد کو پورا کرنے کے لیے مختصراً جواب دیا جاتا ہے۔ملاں شکریلوی صاحب اپنی آنکھوں سے تعصب اور عناد کی پٹی اتار کر ثواقب المناقب۔زادالاعوان۔باب الاعوان۔ ذکر عباس۔کا اگر مطالعہ کرے تو اس کے سوالوں کا جواب مل جائے گا۔سنا ہے ملاں شکریلوی کے اجداد۔سری نگر سے آئے تھے،سادات کا صدر مقام تو مدینہ منورہ ہے اور چشمے نجف اشرف۔کربلا معلّٰی۔بغداد شریف ہیں۔جبکہ ملاں کے بزرگ سری نگر سے وارد ہورہے ہیں،اور سری نگر خالصوں کا سرچشمہ بیان کیا جاتا ہے۔شکریلوی خانقاہ معلّٰی کی ریل گاڑی مختلف روٹ سے کیوں آئی ہے۔یہ انوکھا اعزاز کس وجہ سے ملا ہے۔الاماشااللہ۔

قارئین محترم: عزت اس کی ہوتی ہے جو دوسروں کی عزت کرتا ہو کتابوں کے حوالے اسے دیئے جاتے ہیں جو بات کو سمجھنا چاہے۔شکریلوی خانقاہ کے میاں نور جمال کو حوالہ نہیں بلکہ منہ کالا کر کے بازار میں گشت کرانے کی اشد ضرورت ہے۔

رباعی

خبر ہوئی سارے جگ اندر،شکریلے وچ بچہ نور جمال آیا
ہتھ پکڑ رومال کدورتاندا،حسب نسب دی پاندا دھمال آیا
سری نگر کشمیر دا خاص تحفہ،ایہ کوئی شجر طاغوطی دا ڈال آیا
سیّد مکر وفریب دا خاص پتلا وچ شکریلے اک ہیمو بقال آیا

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (36)

قارئین: کوئی بھی سیّد خود کو کسی قیمت پر غیر سیّد نہیں گردانتا، حضرت نوشہ قادری اگر سیّد ہوتے انکی اولاد کبھی بھی غیر سیّد نہ کہلاتی۔ اب انکے غیر سیّد ہونے کے واضح دلائل نقل کیے جاتے ہیں۔ دربار عالیہ سنگھوئی شریف

حضرت حاجی محمد نوشہ قادری بن حضرت الحاج مولانا علاؤالدین بن سنگین خان شہید بن جلال الدین بن صاحب خان بن طاہر خان بن پنجن خان بن اللہ دتہ بن علاؤالدین بن سدھاون بن حسن خان بن رحم الدین قوم جالپ راجپوت۔

الجواب نوشاہی

قارئین کرام: ملاں خاک نشین نے عصمت اللہ اور منیر الحق کی غیر معتبر اور خاندانی ماخذات سے خالی تحریروں کے بل بوتے پر صاحبزادگان سنگھوئی کو قربانی کا بکرا بناتے ہوئے اپنے ناپاک ارادوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ راقم نے گزشتہ اوراق میں نوشہ پیر قدس سرہ' کی جو اولاد سنگھوئی میں مقیم ہے انکے اجداد، اور خلفاؑ نے سیّد نوشہ پیر کو متعدد مقام پر سیّدنا حضرت علی کی اولاد لکھا ہے ان کے شواہد پیش کیے ہیں۔ ان کے مطابق تو نوشہ پیر اور ان کی اولاد تو سیّد ہی ہے۔ اور نوشہ پیر کی اولاد صرف سنگھوئی ہی میں آباد نہیں بلکہ پاکستان کے مختلف اضلاع میں آباد ہے، اُن کے پاس جو نسب نامہ دستیاب ہو رہا ہے بشمول اولاد

marfat.com

آف سنگھوئی شریف وہ سیّدنا علی کرم اللہ وجہ' پر منتہی ہورہا ہے، اور رام دی والا شجرہ کسی کے پاس نہیں ہے اور نہ ہی کسی نے لکھا ہے اِ لاّ عصمت اللہ اور منیر الحق۔ خاندان نوشہ پیر، بمع سنگھوئی نے جو نسب نامہ پیش کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے ملاحظہ کر کے اپنے دل سے پوچھیں کہ یہ شجرہ رام دی پر پہنچتا ہے یا سیّدنا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔

شجرہ نسب حاجی سیّد محمد نوشہ گنج بخش قادری

صحیح نام	عرفی نام
(1) سیّد محمد نوشہ گنج بخش قادری	(1) حاجی محمد نوشہ گنج بخش
بن	بن
(2) سیّد علاؤالدین حسین غازی	(2) حاجی علاؤالدین صاحب
بن	بن
(3) سیّد شمس الدین عرف سنگین شاہ	(3) سنگین خان
بن	بن
(4) سیّد جلال الدین محمد	(4) جلال
بن	بن
(5) سیّد عبداللہ ذاکرھو	(5) ہویا۔ بمعنی (ذاکرھو)
بن	بن

marfat.com

صحیح نام	عرفی نام
(6) سیّد صاحب الدین محمد شہنشاہ	(6) ساہن ۔ بمعنیٰ صاحب
بن	بن
(7) سیّد گل محمد صاحب	(7) گل محمد
بن	بن
(8) سیّد معز الدین	(8) موج دین (معز الدین)
بن	بن
(9) سیّد عبد الصمد عارفؔ	(9) ہوندا ۔ (عبد الصمد)
بن	بن
(10) سیّد عطا اللہ شاہ	(10) اوتیل ۔ (عطا اللہ)
بن	بن
(11) سیّد عبد الاوّل زاہدؔ	(11) اویل ۔ (عبد الاوّل)
بن	بن
(12) سیّد محمود شاہ عرف پیر جالبؔ	(12) جالپ ۔ (پیر جالب)
بن	بن
(13) سیّد کمال الدین احمد ذاکرؔ	(13) اچھر ۔ (احمد ذاکر)
بن	بن

marfat.com

صحیح نام	عرفی نام
(14) سیّد جلال الدین سُلطان	(14) سلطان
بن	بن
(15) سیّد محمد منور بخت مند	(15) مندو۔ (بخت مند)
بن	بن
(16) سیّد سعید الدین سکندر شاہ	(16) ساندر۔ (سکندر)
بن	بن
(17) سیّد برہان الدین ہمیرہ	(17) بھرتا۔ (برہان)
بن	بن
(18) سیّد جلال الدین گوہر علی	(18) کور۔ (گوہر)
بن	بن
(19) سیّد اعزاز الدین عزت	(19) ملک عزت (عزت)
بن	بن
(20) سیّد جمال الدین اسحٰق	(20) شاہ کود (اسحٰق)
بن	بن
(21) سیّد عبدالحق سجن	(21) سجن (عبدالحق سجن)
بن	بن

marfat.com

صحیح نام	عرفی نام
(22) سیّد زمان علی شاہ محسنؒ	(22) کھوکھر (زمان علی کھوکھر)
بن	بن
(23) سیّد عبدالعلی عون قطب شاہ	(23) قطب شاہ
بن	بن
(24) سیّد یعلےٰ قاسمؒ	(24) شاہ امین
بن	بن
(25) سیّد حمزہؒ ثانی	(25) شاہ ابن
بن	بن
(26) سیّد طیارؒ	(26) شاہ دادن
بن	بن
(27) سیّد قاسمؒ	(27) شاہ لطیف
بن	بن
(28) سیّد علیؒ	(28) شاہ کور
بن	بن
(29) سیّد جعفرؒ	(29) عباس
بن	بن

marfat.com

صحیح نام

(30) سیّد ابو القاسم حمزۃ الاکبرؒ

بن

(31) سیّد حسنؒ

بن

(32) سیّد عبید اللہ مدنیؒ

بن

(33) سیّد عباس علمدارؒ شہید کربلا

بن

(34) فاتح خیبر اخی رسول سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ختم شد۔

عرفی نام

(30) علی المرتضیٰ ابن ابی طالبؓ

ختم شُد

نوٹ یہاں یہ وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ عرفی اسمأ والے نسب نامہ میں چار نام کم ہیں اس شجرے کو سب سے پہلے لکھنے والے لکھاری نے چار نام کم لکھے ہیں۔ (واللہ اعلم بالصواب) قارئین کرام عرفی اسما والا شجرہ، تذکرہ نوشاہی۔ کنز الرحمت۔ گلزار نوشاہی۔ کرسی نامہ سیّد عمر بخش۔ نسب نامہ قلمی مرتبہ مرزا طلا محمد پشاوری خلیفہ، پیر سیّد اکبر شاہ سنگھوئی کے ماخذ سامنے رکھ کر لکھا گیا ہے۔

قارئین کرام: صحیح ناموں والا شجرہ نسب۔ بیاض نوشاہی۔ شجرہ جدی نوشہ پیر از سیّد شیر علی شاہ ہاشمی۔ شجرہ جات قلمی۔ انوار الاعوان۔ عمدۃ الطالب۔ باغ سادات تاریخ کوہستان۔ خلاصۃ الانساب۔ میزان قطبی عربی مطبوعہ بیروت۔ میزان ہاشمی عربی مطبوعہ مصر۔ گلستان نوشاہی ہاشمی۔ نوشہ پُھل گلاب دا۔ کے ماخذ سے لیا ہے۔

marfat.com

قارئین محترم پچھلے صفحات پر راقم نے سیّد نوشہ عالیجاہ کا نسب نامہ مختلف کتب کے ماخذ کے مطابق پیش کیا ہے۔ملاں شکریلوی کی طرف سے پیش کردہ شجرہ بھی آپنے ملاحظہ کیا ہے جوکہ ماخذات کے اعتبار سے یتیم اور تاریخی لحاظ سے ناقابل یقین ہے اسکا راوی صرف عصمت مآب عصمت اللہ ہے۔عدم حقائق کی بناپر غلط اور بے بنیاد قرار پاتا ہے۔اس وجہ سے شکریلوی وسوسہ خارج کیا جاتا ہے۔

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (37)

قوم جالپ راجپوت کے اس فردِ عظیم نے اسلام قبول کیا ،راجپوتوں کی یہ نسل جالپ کیوں کہلائی ؟اس لیے کہ ہندوستان کے مشہور راجپوت چندر بنسی خاندان سے بکر ماجیت نے شہرت پائی پھر اسکی نسل سے راجہ مان مشہور ہوا جسکی نسل آگے جالپ کہلائی مزید تفصیل کے لیے کتاب،سرتاج التواریخ، کا مطالعہ کریں لہذا ثابت ہوا کہ حضرت حاجی محمد نوشہ قادری جالپ راجپوت قوم کے چشم و چراغ تھے

الجواب نوشاہی

ناظرین محترم: خاک نشین شکریلوی کی درج بالا عبارت اصل میں عصمت فروش عصمت اللہ کی ماری ہوئی مکھی پر مکھی ماری گئی ہے۔بکر ماجیت اور راجہ مان اور جالوپ وغیرہ کا کتاب سرتاج التواریخ کے حوالہ سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ نوشہ پیر کا تعلق مان جالوپ وغیرہ سے تھا۔جبکہ ملاں ناتحقیق نے کمال بددیانتی کا

marfat.com

مظاہرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ (لہذا ثابت ہوا کہ محمد نوشہ قادری جالپ راجپوت قوم کے چشم و چراغ تھے) سرتاج التواریخ میں ایسی کوئی عبارت نہیں ہے جس سے یہ اخذ کیا جا سکے کہ نوشہ پیر کا قومی تعلق جالپ راجپوت گوت سے تھا۔ ملاں ناتحقیق شکریلوی نے تصرف کر کے یہ الفاظ لکھے ہیں۔

جبکہ ہم نوشہ پیر کے قومی تعلق کے بارے میں خاندانی اور تحریری شہادتوں سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ نوشہ پیر مقتدائے نوشاہیاں سادات علوی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ شکریلوی اسٹیشن ماسٹر نے اپنے فرائض سے کوتاہی کرتے ہوئے قارئین مسافر ٹرین کو غلط جھنڈی دکھا کر غلط راستے پر ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے اس جرم کی وجہ سے شکریلہ اسٹیشن کے ٹی ٹی ماسٹر صاحب کو معطل کیا جاتا ہے اور چند ماہ کی معطّلی کے بعد اسے سیٹی ماسٹر کی نوکری پر تعینات کر دیا جائے گا۔ انشا اللہ، اور اسی خوشی کے طور پر میٹھائی کے متبادل ایک میٹھی میٹھی رباعی پیش خدمت ہے۔

رباعی

محراب و منبر رسالے وچ ویکھیا میں، شکریلہ اسٹیشن اُتے نواں ٹی ٹی آیا
سُرخ رنگ دی جھنڈی ہلا کے تے، حسب نسب دی، ماردا، سیٹی آیا
راجہ مان جالوپ، تے رامدی دے، سارے جگ دے شجرے گھسیٹی آیا
سیّد دودھ وچ، اک، نوں دوھن والا، حق، سچ، ولوں، اکھاں میٹی آیا

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (38)

ملاں خاک نشین نے پیر سیّد عارف نوشاہی دامت برکات عالیہ کی مشرق و مغرب میں دین اسلام کی خدمات سے دنیائے اہلِ سنت کے افق پر ایک درخشندہ ستارے کی طرح جگمگا رہے ہیں پیر سیّد عارف نوشاہی کی اس عظمت اور رفعت سے تعصب و عناد کی آگ میں جل کر قبلہ پیر صاحب کے خلاف بکواسات کر کے اپنے خبث باطن کو عیاں کیا ہے۔اس کی چند جھلکیاں قارئین بھی ملاحظہ فرمالیں۔

جناب گزارش ہے کہ آپ نہ مجدد اسلام ہیں نہ امام العصر اور نہ ہی شہزادہ غوث الوریٰ ہیں۔آپ اور آپ کے مرحوم بھائی (برق) ہمیشہ بکاؤ مولویوں کو روپے پیسے کے بل بوتے کتابیں بھی لکھواتے رہے ہیں اور القاب بھی پاتے رہے ہیں۔

الجواب نوشاہی

شکر یلے کی جادونگری کے بے تاج بادشاہ ملاں خاک نشین کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ تا حال پیر سیّد عارف نوشاہی ہاشمی نے اپنے مجدد ہونے کا کوئی اعلان نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے امام العصر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ہاں کبھی کبھار نماز جنازہ کی امامت کرانے کی وجہ سے امام الوقت ضرور ہوتے ہیں۔ملاں شکریلوی کو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے شکر یلے کی مسجد کا مصلا اور امامت چھیننے کا پیر صاحب کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔رہی یہ بات کہ شہزادہ غوث الوریٰ ہیں یا نہیں مگر ملاں خاک نشین کو

marfat.com

تمام عمر یہ کرسی نصیب نہیں ہو سکتی کیونکہ شہزادہ غوث الوریٰ بننے کے لیے شہزادہ شکر یلوی کے کرتوت ٹھیک ہونے چاہییں اگر ملاں بدنصیب کو اعتبار نہ آئے تو اپنے نصیب ازما کر دیکھ لے۔ حضور غوث پاک سرکار کے منظور نظر سیّد نوشہ گنج بخش اور ان کی اولاد کے حاسدین ومنافقین کی بارگاہ غوث الاعظم میں رسائی کا ایک سوایک فیصد کوئی چانس (chance) نہیں ہے۔

ملاں خاک نما شکریلوی کا یہ لکھنا کہ سیّد عارفؔ نوشاہی اور سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی بکاؤ مولویوں کو پیسے دے کر کتابیں لکھواتے رہے اور القاب پاتے رہے ہیں۔ ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ ملاں موصوف کسی دور میں سیّد برقؔ شاہ صاحب اور سیّد عارفؔ نوشاہی کے لیے پیسے کی خاطر بکاؤ مولویوں کا کردار ادا کر چکا ہے اور اب اس کی ڈیوٹی کردار کشی کے محاذ پر لگادی گئی ہے۔ اس مبارک کام کے سرانجام دینے کے صلہ میں کروڑوں پونڈز کا منافع ہوگا اور آئندہ لسی بیچنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اور ملاں کی آئندہ نسلوں کی عاقبت سنور جائے گی۔

﴿شہزادہ غوث الوریٰ ہونے کی دلیل﴾

سیّد عارفؔ نوشاہی کے جدِّ امجد سیّد نوشہ گنج بخش ہیں اور اُن کے جدِّ امجد سیّد عبدالعلی عون قطب شاہ قادری ہیں جو کہ حضور سیّد غوث الاعظم بغدادی کے خالو تھے۔ اس لحاظ سے خاندانی تعلق ثابت ہوتا ہے اور اس رشتہ کے اعتبار سے پیر سیّد عارفؔ نوشاہی حضور غوث پاک کی اولاد ہونے کے ناطے شہزادہ غوث الوریٰ ہیں۔

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر(39)

ملاں نے اپنے سر پر خاک ڈالتے ہوئے پیر سیّد عارف نوشاہی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ شہزادہ غوث الوریٰ اس لیے نہیں ہو سکتے کہ آپ سیّد عبدالقادر جیلانی کی اولاد نہیں ہیں بلکہ سلسلہ میں مرید ہیں اور مرید کو دعویٰ غلامی ہی سجتا ہے چھلانگ لگا کر مرشد کی مسند پر چڑھ دوڑنا بے ادبوں اور گستاخوں کا کام ہے ذرا معاف کرنا...... عدالت سے سزا نہ دلوانا ہم حق بیانی کر رہے ہیں۔

الجواب نوشاہی

قارئین کرام: راقم الحروف نے ملاں دھسو رام شکریلوی کے درج بالا بیان کے آدھے حصے کا جواب پچھلے صفحہ پر دے دیا ہے اور آدھے حصے کا جواب ملاحظہ فرما لیں کہ بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے۔ ہر مرید اپنے مرشد کی روحانی اولاد ہوتی ہے بعض دفعہ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی مرشد کی جسمانی اولاد ہوتے ہوئے بھی اپنے والد کی مسند پر نہ بیٹھ سکی بلکہ کوئی روحانی فرزند ہی مسند نشین ہوا، اسکی وجہ یہ ہے کہ شیخ کی مسند دنیاوی مال کی طرح اولاد کی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ جو اس کا اہل ہوتا ہے اسے ملتی ہے اگر اولاد اسکی اہل نہ ہو تو کسی روحانی فرزند کو عطا ہوتی ہے جیسا کہ۔ کتاب تذکرہ غازی قلندر۔ میں لکھا ہے کہ پیرا شاہ غازی قلندر کی اولاد جسمانی ہونے کے باوجود پیرا شاہ غازی نے مسند سجادگی اپنے متبنیٰ مرید یعنی کہ

marfat.com

روحانی فرزند میاں دین محمد کو اپنا سجادہ نشین مقرر کیا اس بات سے یہ عیاں ہو جاتا ہے کہ شیخ کی مسند کا جو اہل ہوتا ہے اسے یہ ڈیوٹی سپرد کی جاتی ہے۔ جبکہ پیر سیّد عارفؔ نوشاہی قادری غوث پاک بغدادی کے خالو سیّد عبدالعلی قطب شاہ کی اولاد ہونے کے ناطے حضور شہنشاہ بغداد کی جسمانی اور روحانی اولاد ہیں اور ملاں شکریلوی کے اس دعوئ باطل کے غبارے سے ہوا نکل جاتی ہے۔ اور ملاں کا اعتراض ریت کا گھروندا ثابت ہوتا ہے۔ اور میاں نہ مانو اگر نہ مانے تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (40)

ملاں خاک نشین شکریلوی نے پیر سیّد عارفؔ نوشاہی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ اس لیے بھی شہزادہ غوث الوریٰ نہیں ہو سکتے کیونکہ آپنے مونچھوں کو چشم چٹ کر رکھا ہے اور یہی حلیہ ابوالکمال نوشاہی کا بھی تھا۔ پھر لکھتا ہے کہ غوث پاک کا فرمان ہے کہ مونچھیں مونڈ وانا اس لیے بھی اچھا نہیں کہ اس میں بچہ پن اور عورت کی مشابہت پائی جاتی ہے پھر لکھا ہے کہ کیا عورت کی مشابہت جائیز ہے، ذرا غنیۃ الطالبین ہی پڑھی ہوتی تو۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: ملاں نابکار نے جھک مارتے ہوئے مونچھوں والا فارمولا اخذ کر لیا

marfat.com

ہے کہ جس کی مونچھیں نہ ہوں وہ غوث پاک کا نام لیوا اور منظور نظر نہیں ہوسکتا
دراصل ملاں بیچارہ قسمت کا مارا سری نگر کشمیر سے آیا ہے وہاں اس نے خالصے ہی
دیکھے ہیں اور سکھوں کی مونچھیں ہی اس کے دل و دماغ میں سرائیت کر گئی ہیں۔
ملاں خالصہ نما نے پیر سیّد عارفؔ نوشاہی پر مونچھیں نہ ہونے کا غلط الزام عائد کیا
ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پیر صاحب نے مونچھیں رکھی ہوئی ہیں مونچھلے نہیں
رکھے ملاں شکر یلوی کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسلکِ اہلسنت جماعت کے ایک
مشہور رہنما جناب مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی صاحب مرحوم نے بھی ساری
زندگی مونچھوں کے بغیر ہی گزار دی ہے۔ کیا انہوں نے غنیۃ الطابین نہیں پڑھی
تھی علاوہ ازیں انکے صاحبزادے جناب مولانا انس نورانی صدیقی صاحب بھی
مونچھوں جیسی سعادت سے محروم ہیں کیا انکے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ مونچھوں
کے بغیر طریقت ادھوری رہتی ہے۔

ملاں خاک نشین شکر یلوی کو اب یہ کرنا چاہیے کہ حق بات بیان کرنے کے لیے
اپنے قلمی مرشد عصمت اللہ اور خوشبوئے شکر یلہ منیر الحق کو ساتھ لیکر مولانا شاہ احمد
نورانی صاحب مرحوم کا انٹرویو لینے کے لیے اُن کی قبر پر کراچی پہنچ جائیں اور ہاں
کتاب غنیۃ الطالبین ساتھ لے جانا ہر گز نہ بھولیے گا۔ اور عصمت اللہ اینڈ منیر
الحق صاحب کو بھی غنیۃ الطالبین کا دیدار کرا دیں اور انہیں بھی بتائیں کہ سنت
رسول ﷺ کا تارک کسی درگاہ کا سجادہ نشین نہیں ہوسکتا اور ملاں جی اپنے رسالہ میں

marfat.com

ان تارک سنت بادہ نشینوں کی سجادگی کے ڈھول بجانا چھوڑ دیں اور ہاں کسی کو جلالِ نوشہ اور جمال نوشہ کے القاب تفویض کرنے سے پہلے یہ بھی دیکھ لیا کریں کہ القاب پانے والا اس کا اہل بھی ہے یا نہیں۔ایسا گھناؤنا کام کرنے سے پہلے حضور غوث پاک سے منسوب کی گئی کتاب غنیۃ الطالبین کا مطالعہ کر لینا چاہیے کہ اس قسم کا خوشامدانہ کام کرنے کا حکم کتاب مذکور میں موجود ہے یا نہیں۔

غیر شرع پیروں اور سجادوں کے متعلق سیّد نوشہ پیر پیشوائے نوشاہیاں کا ارشاد ہے

غیر شرع جو پیر ہے سو پیر نہ کہیے ☆ غیر شرع پیر سنگ اک پلک نہ بہیے

سچی شرع، رسول دی، غیر شرع سب جھوٹھے

آکھے نوشہ غیر شرع نوں خیر نہیں وچ ٹھوٹھے

قارئین کرام: ملک میں ایسے لوگ لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں جن کی داڑھی اور مونچھیں چٹم چٹ ہیں، کیا وجہ ہے ملاں نے انکی اصلاح کرنے کے بجائے ایک ایسے آدمی کو اپنی تنقید کا نشانہ کیوں بنایا ہے جو باشرع بھی ہو اور ملاں کے والد کی عمر کا بھی ہو اور جس کی ساری زندگی تبلیغِ اسلام کی اشاعت میں گزری ہو، ایسے شخص کو ملاں غنیۃ الطالبین کا حوالہ دکھا کر اصلاحی فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔اور شکریلہ کے آس پاس بے شمار بے راہ روی کے شکار افراد کی اصلاح کرنے سے آنکھیں چُرا رہا ہے۔اور شرع کے تارک افراد کو اپنے مفاد رذیلہ کی خاطر مردِ مومن مردِ حق۔خوشبوئے نوشہ۔جمال وجلال نوشہ کے خطاب عطا کر رہا ہے الا ماشاءاللہ

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکر یلوی نمبر (41)

ملاں خاک نشین شکر یلوی نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ شہزادہ غوث الوریٰ بننے کے لیے ماتھے پر پُھلی ضرور ہونی چاہیے۔ یعنی جس شخص کی پیشانی پر پُھلی نہیں ہوگی وہ شہزادہ غوث الوریٰ کے عہدے پر متمکن نہیں ہوسکتا۔

الجواب نوشاہی

ناظرین کرام: ماتھے پر پُھلی اس شخص کو نظر آتی ہے جسکے دل و دماغ میں تعصب وعناد کا شائبہ تک نہ ہو جبکہ ملاں خاک نشین سرتا، پا بغض وعناد کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے۔ ملاں نے ماتھے کی پُھلی کا مطلب غلط لیا ہے ماتھے کی پُھلی کا مفہوم یہ ہے کہ سیّدنا غوث پاک کے پیغام کو عام کیا جائے اور آپکے نقشِ قدم پر چلا جائے ۔جبکہ سیّد عارف نوشاہی میں یہ تمام اوصاف موجود ہیں آپنے شرق وغرب میں دینِ اسلام اور مسلکِ اہلِ سنت کے جھنڈے گاڑھ دیے ہیں اس خوبی کے پیش نظر آپ مسند قادری نوشاہی کے تاجدار ہیں اور ملاں بے نور پُھلی کا منتظر ہے۔

شہر شکر یلے دی نہر اُتے، مچھیاں پکڑدا مچھل مچھیرا تکیا
اگے عصمت اللہ پچھے شکر اللہ، اگے گھوڑی تے مگر، وچھیرا تکیا
وڑکے باغ سادات نوشاہیاندے، پُھل توڑدا شکرہ لٹیرا تکیا
حسب نسب دی بین وجان والا، سیّد وچ شکر یلے سپیرا تکیا

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکریلوی نمبر (42)

ملاں خاک نشین شکریلوی نے رسالہ میں اپنے خبث باطن کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیر سیّد عارف نوشاہی اور پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ کے حسن و جمال پر تبصرہ کرتے ہوئے انتہائی غلیظ زبان استعمال کی ہے اور دونوں بھائیوں کی رنگت کو حضرت بلال حبشیؓ کے رنگ سے تشبیع دی ہے۔اور ساتھ ہی یہ لکھا ہے کہ یہ مماثلت رنگت کی وجہ سے دی ہے عشق رسول کی وجہ سے نہیں آپ میں تو، رتی بھر بھی عشق رسول نہیں ہے اسی لیے غلام رسول سے نام بدل کر ابوالکمال رکھ لیا ہے۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: ملاں خاک نشین شکریلوی کو جب سیّد ابدال نوشاہی نے قانونی نوٹس ارسال کیا تو ملاں نانہجار کے صبر کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور علم و عقل سے عاری ملواڑے نے خواہشات رذیلہ سے مغلوب ہو کر اپنے رسالے کے دو صفحے بغض و حسد کی نظر کرتے ہوئے خوب جی بھر کر القابات دیے۔ملاں تو القاب دے کر فارغ التحصیل ہو چکا ہے اب دل پر پتھر رکھ کر ہماری طرف سے اپنی مدح سرائی سُن لے ویسے تو اس کتاب کے ہر صفحے پر ملاں کے شایان شان مدح سرائی کر دی گئی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ خطابات دیے گئے ہیں مگر موقع محل کے مطابق یہاں بھی کچھ نہ کچھ، نذرانہ پیش کرنا ضروری ہے۔تاکہ کچھ اُدھار باقی نہ رہے۔لو جی خطاب آ گیا

marfat.com

ملاں خاک نشین کے لیے تجویز کیا گیا خطاب

ناظرین کرام: راقم الحروف نے کتاب ہذا میں خاک نشین کے بزرگوں کے متعلق کوئی ایسی بات نہیں لکھی جس سے اُن کی ہتک کا کوئی پہلو نکلتا ہو مگر ملاں نے نوشہ پیر سے لے کر سیّد عارفؔ نوشاہی تک سب بزرگوں پر مغلظات کا بلڈوزر پھیرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور اب ذرہ ادب کے ساتھ ملاں خاک نشین کے ابا جی کی شکل وصورت پر تبصرہ ہو جائے۔

ملاں کے رسالے میں اسکے ابا حضور کی تصویر دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے یہ تصویر کشی شائد اس لیے کی جارہی ہے کہ اس کا حکم ملاں نے غنیۃ الطالبین میں جائیز ہونے کا پڑھا ہوگا۔ ملاں کے والد صاحب کی تصویر دیکھ کر پتہ چلا کہ حضرت جی کی داڑھی مبارک کھودی ہے اور اس سٹائل کی داڑھی شریف کے متعلق سچی حکایات کتاب مطبوعہ میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ الکریم کے پاس ایک یہودی آیا اور کہنے لگا کہ قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ دنیا کے تمام علوم اس میں موجود ہیں کیا آپؓ کی گھنی داڑھی اور میری کھودی داڑھی کا ذکر بھی قرآن شریف میں موجود ہے۔ اس کے جواب میں سیّدنا حضرت علیؓ نے وہ آیہ مبارکہ پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو زمین زرخیز ہوتی ہے اُس میں فصل اچھی ہوتی ہے اور جو زمین بنجر ہوتی ہے اس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا صرف چند تنکے ہی باہر نکلتے ہیں۔ ملاں کے ابا جان کے بنجر کھیت سے چند تنکے ہی نکل پائے ہیں۔ ان کی مدح میں یہی منقبت کافی ہے۔

marfat.com

اب ذرا خاک نشین کی طرف آیئے اب اُن کو خطاب دینے کا مبارک وقت آ گیا ہے۔ ملاں جی گھبرایئے نہیں ہم بھی آپ کو کوئی بے تکہ خطاب نہیں دیں گے جو کوئی خطاب پڑھے سُنے گا اسکی داد ضرور دے گا اور ہاں آپکو کسی انسان سے مشابہت کا خطاب دینا انسانیت کی توہین ہے اس لیے بہ امرِ مجبوری آپکے شایان شان خطاب آ گیا، جس کا قارئین کو انتظار تھا وہ آ گیا۔ جناب کا خطاب لاجواب ہے۔

﴿شہزادہ بُوم﴾

اور خطاب لاجواب ملنے کی خوشی میں ہدیہ تبریک کے طور پر ایک دلنشین رباعی پیش خدمت ہے یہ حقیر ساتحفہ قبول فرما کرنا چیز کے حق میں دُعا فرما دینا۔ اور اب ایک

دلنشین رباعی

سِری نگر کشمیروں پرواز کر کے، سُدیا وچ شکر یلے دے بُوم آیا
راجہ مان، جالوپ دے نسب والی سر تے گٹھڑی رکھکے ڈوم آیا
آؤ طالبو، لسی دے جام پی لو، لے کے مرگی دا، نسخہ، مکتوم آیا
سیّد، نوشہ گنج بخش دے غنچیاں تے، قہر، جھول دا، بادِ سموم آیا

قارئین محترم دل نشین رباعی کے بعد شہزادہ بُوم کے ایک اور کذب کا پردہ چاک کرنا ضروری ہے کہ پیر سیّد برقؔ نوشاہی کا اصل نام سیّد غلام رسول شاہ ہے آپ کی کنیت ابوالکمال اور تخلص برقؔ ہے۔ ملاں بُوم نے نام بدلنے کا جھوٹا الزام لگایا ہے

لعنت اللہ علی الکاذبین

marfat.com

وسوسہ شہزادہ بُوم خاک نشین شکر یلوی نمبر (43)

خاک نشین شکر یلوی (شہزادہ بوم) نے سیّد عارف نوشاہی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ (آپکا دعویٰ اولا دسیّد عبدالقادر جیلانی کا نہیں بلکہ حضرت عباس علمدار ہونے کا ہے اس لیے تو آپ سیّد کہلاتے ہیں نا) پھر شہزادہ بُوم نا معقول نے لکھا ہے (کیا حضرت عباس علمدارؓ یا اُن کی اولاد سے کسی نے سیّد کہلایا، یا وہ حضراتِ حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کے ہم مرتبہ ہونے کا دعویٰ کیا؟ نہیں ہرگز نہیں....... محترم..... اگر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہٗ کی تمام اولاد سیّد ہوتی ہے تو پھر جناب فاطمتہ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر ازواج کی اولادیں ،قطب شاہی، کھوکھر ،علوی، اعوان، ہرگز نہ کہلاتیں)۔

الجواب نوشاہی

قارئین محترم: شہزادہ بُوم شکر یلوی نے درج بالا عبارت میں سیّدنا علی المرتضیٰ شیر خداؓ کی غیر فاطمی اولاد کی سیادت کا انکار کیا ہے راقم الحروف ملاں خاک نشین بُوم کے اعتراضات کو دو حصوں میں تقسیم کر کے کُتب ثقہ سے ان کے جوابات پیش کیے جائیں گے۔ ان جوابات سے ملاں خاک نشین تو کچھ حاصل نہیں کر سکے گا مگر اہلِ علم اور ذی شعور طبقہ ملاں کے پھیلائے ہوئے نسبی جراثیموں سے محفوظ ہو جائیگا۔

نمبر 1۔ کیا حضرت عباس علمدارؓ یا اُن کی اولاد میں سے کسی نے سیّد کہلایا ہے۔

marfat.com

نمبر 2۔ اگر حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تمام اولاد سیّد ہوتی تو پھر سیّدہ فاطمہؓ کے علاوہ دیگر ازواج کی اولادیں، قطب شاہی، کھوکھر، علوی، اعوان ہرگز نہ کہلاتیں۔ اور کیا اولاد حضرت عباسؓ نے حسنین کریمین کے ہمرّتبہ ہونیکا دعویٰ کیا

چند معتبر کتابوں سے سیّدنا حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد کو سیّد لکھے جانے کے ثبوت

نمبر 1۔ الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر: اور المیزان الکبریٰ الشعرانیۃ: کے مصنف سیّد عبدالوہاب الشعرانی دُنیائے اسلام کے ایک ممتاز عالمِ دین اور روحانی پیشوا ہیں۔ آپ سیّد محمد بن حنفیہ کی اولاد ہیں۔ جن کا نسب حضرت علیؓ سے ملتا ہے اس اعتبار سے آپ حضرت علی فاتح خیبرؓ کی غیر فاطمی اولاد ہیں اس کے باوجود دُنیائے اہلِ سنت آپ پر لفظ سیّد کا اطلاق کرتی ہے۔

یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اہلِ سنت میں غیر فاطمی پر بھی سیّد اور شریف کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ہر کسی نے آپ کو اولادِ علی رضی اللہ عنہ سمجھ کر شجرہ نسب کی نشاندھی کے باوجود آپ کے نام کے ساتھ سیّد ہی لکھا ہے۔ حال ہی میں آپ کی مشہورِ زمانہ کتاب (الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر) کا اُردو ترجمہ لاہور سے شائع ہوا ہے اُس کے مترجم صاحبزادہ پیر سیّد محمد محفوظ الحق شاہ صاحب ہیں۔ آپ نے ابتدا میں صفحہ نمبر 33 پر بعنوان تذکرہ نورانی العارف با اللہ تعالیٰ سیّدی عبدالوہاب

marfat.com

الشعرانی کا حسب ذیل شجرہ نسب لکھ کر آپ کے نام کے ساتھ سیّد کا اطلاق کیا ہے ملاحظہ فرمائیں ۔آپکی کنیت ابوالمواہب ہے، یہ ایک مثالی کنیت ہے جبکہ آپ اپنے بیٹے کی نسبت سے ابوعبدالرحمٰن کہلاتے تھے۔لطائف المنن والاخلاق کے باب اوّل میں آپ نے اپنا نسب یوں بیان فرمایا ہے۔

عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد بن علی بن محمد بن زوفا بن الشیخ موسیٰ جنہیں بہنسا کے شہروں میں ابوعمران کی کنیت سے یاد کیا جاتا ہے،آپ میرے چھٹے دادا ہیں ، بن سلطان احمد بن سلطان سعید ابن سلطان قاشین ابن سلطان محیا بن سلطان زوفا ابن سلطان ریان بن سلطان محمد بن موسیٰ بن السیّد محمد بن حنفیہ ابن الامام علی ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

قارئین کرام: درج بالا عبارت کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد کو سیّد لکھا گیا ہے۔جبکہ خاک نشین شکریلوی یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت علیؓ کی غیر فاطمی اولاد کو کسی نے بھی سیّد نہیں لکھا۔یہاں ملاں شکریلوی کا جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔

نمبر 2۔ماہنامہ ضیائے حرم (لاہور) جلد دوم ،جولائی 1972ء،جمادی الاول، 1392ھ شمارہ 10 مدیراعلیٰ پیر محمد کرم شاہ ایم۔آنرز (الازھر) سجادہ نشین بھیرہ۔

رسالہ مذکورہ میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری مرحوم نے :مولانا سیّد امیر علوی اجمیری ایک عارف ایک عالم کے عنوان سے ایک مضمون تحریر کیا جو ماہنامہ ضیائے حرم میں شائع ہوا۔حکیم موسیٰ امرتسری لکھتے ہیں:ان (مولانا سیّد امیر علوی اجمیری) سے

marfat.com

متعدد علماءَ نے علوم ظاہری کی تحصیل کی، جن میں حضرت مولانا محمد سردار احمد محدث گورداسپوری ثم لائلپوری خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ماہنامہ ضیائے حرم کے صفحہ 37 اور 38 پر لکھتے ہیں: چنانچہ میرے استفسار پر حضرت میاں صاحب کے ایک مقرب خاص نے بتایا کہ یہ حضرت مولانا سیّد امیر اجمیری ہیں۔ جو ایک عرصہ تک آستانہ خواجہ غریب نواز میں معتکف رہے ہیں۔

حکیم موسیٰ صاحب صفحہ 41 پر لکھتے ہیں: حضرت مولانا سیّد امیر علوی (اعوان) خاندان کے چشم و چراغ تھے۔

قارئین محترم: درج بالا عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اعوان۔ علوی حضرات کو علما کرام سادات خاندان ہی کے چشم و چراغ سمجھتے اور لکھتے ہیں۔ ملاں خاک نشین اکابر علمائے کرام کے موقف سے ناآشنا ہو کر علوی۔ اعوان خاندان کی سیادت سے انکار کر رہا ہے۔ مزید شواہد ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر 3۔ تذکرہ سیّد سالار مسعود غازی: تالیف: مولانا بدر القادری فاضل اشرفیہ ناشر: المجمع الاسلامی (اسلامی اکیڈمی مبارک پور ضلع اعظم گڑھ یو۔ پی ہندوستان) سن اشاعت: 1978ء میں مولف بدر القادری نے سیّد سالار مسعود غازی کا شجرہ نسب صفحہ 17 پر محمد بن حنفیہ بن حضرت علی المرتضیٰؓ سے ملایا ہے اور اس کتاب میں اُنہیں تقریباً 48 مرتبہ سیّد لکھا ہے۔

قارئین: درج بالا عبارت سے بھی غیر فاطمیوں کو سیّد کہنا اور لکھنا ثابت ہوتا ہے۔

marfat.com

نمبر 4۔سیرت مسعود غازی: مصنف محمد عنائت اللہ یار علوی: مدرس دارالعلوم اہل سنت نورالعلوم برئی ڈیھ یو پی ہندوستان: طبع 21 محرم الحرام 1420ھ سن اشاعت 1978ء اس کتاب کے صفحہ 23 پر سیّد مسعود غازی کا شجرہ نسب محمد بن حنفیہ بن حضرت علیؓ سے ملایا گیا ہے۔اور اس کتاب کے صفحہ 39,40,98،99، 100اور کئی دیگر مقام پر حضرت سالار مسعود غازی کو سیّد لکھا ہے۔

قارئین کرام: درج بالا کتاب میں ایک غیر فاطمی کے نام کے ساتھ سیّد لکھا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ لفظ سیّد کا استعمال غیر فاطمی اولاد حضرت علیؓ پر ہوتا رہا ہے اور ہو رہا ہے: ملاں خاک نشین کے سیادت علویہ اور نوشاہیہ سے انکار کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ملاں خاک نشین کے خیالات صرف چوں چوں کا مربہ ہیں۔علماء اسلام کے نزدیک شکر یلوی اقوال کی کوئی وقعت نہیں ہے۔

نمبر 5۔فرہنگ فارسی عمید: طبع: مؤسسہ انتشارات امیر کبیر طہران 1382ھ علویان: جمع فارسی علوی۔سادات کسانے کہ از اولاد امیر المؤمنین علیؓ بن ابی طالب باشد۔صفحہ 1450۔

نمبر 6۔کریم اللّغات فارسی۔مولفہ کریم الدین: حسب ایما کپتان فولر صاحب بہادر ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن مدارس مما لک پنجاب بتاریخ جولائی 1861ء کو طبع ہوئی اور اسے شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے پبلشرز کیا۔صفحہ 114 پر لکھا ہے۔

علوی۔وہ سیّد جو اولاد حضرت علیؓ سے ہو۔اس سے بھی خاکی موقف کی نفی ہوتی ہے

marfat.com

نمبر 7۔تحفتہ المرشد ۔ مؤلف نظام الدین ۔ مشہور زمانہ نقشبندی بزرگ مولانا یعقوب چرخی سے متعلق تحفتہ المرشد کے مصنف نے تحریر کیا ہے۔ کہ آپ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کی اولاد ہیں جو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے معروف شاعر مرزا عبدالقادر بیدلؔ نے مولانا محمد یعقوب چرخی کے ایک نبیرے سیّد محمود کا ذکر اپنی کتاب: چہار عنصر بحوالہ مقدمہ اُستاد خلیلی برنی نامہ چرخی حسب ذیل انداز میں کیا ہے۔(سیّد محمود کہ از نبائر یعقوب چرخی بود حکومت داشت)

مذکورہ بالا عبارت میں مرزا بیدلؔ نے مولانا محمود کے نام کیساتھ سیّد لکھا ہے ۔جس سے تحفتہ المرشد کی لکھی ہوئی بات کی تصدیق ہو جاتی ہے: کہ مولانا چرخی عباسی سیّد تھے۔لہذا اس اعتبار سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ لفظ سیّد کا اطلاق بہت وسیع ہے رسالہ زینبیہ ، میں امام جلال الدین سیوطی نے جو بات کہی ہے کہ صدر اول میں جو ہر عباسی کو سیّد یا شریف کہا جاتا ہے۔وہ بالکل درست ہے ۔مزید معلومات کے لیے مقاماتِ معصومی: جلد چہارم ؛ از محمد اقبال مجدّدی ،صفحہ 364 مطبوعہ لاہور کا مطالعہ کریں۔

نمبر 8۔مجموعہ فتاویٰ ورسائل علوی : مطبوعہ : از تصنیف مولانا سیّد گوہر علی شاہ صاحب علوی حنفی مجدّدی از سادات علویہ متوطن موضع لودے تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی نے اپنے فتاویٰ کے صفحہ ٹائٹل پر اپنا نام اسطرح لکھا ہے سیّد گوہر علیشاہ از سادات علویہ اور فتاویٰ کے صفحہ 3 پر اپنا خاندانی تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے۔

marfat.com

الراقم محمد گوہر علی شاہ علوی از سادات علویہ وحسدیہ وحسینیہ،اس فقیر کا تعلق نسبی ذات اعوان سے ہے۔اور ہم قوم اعوانؔ۔عون بن یعلی معروف بہ قطب شاہ صاحب کی اولاد ہیں ،جنکا شجرہ نسب اسطرح ہے۔عون ملقب بہ قطب شاہ صاحب علوی قادری ،مرید وقطب مجاز از شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ۔بن یعلی مشہور بقاسم بن حمزہ بن طیار بن قاسم بن جعفر بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس علمدار شہیدِ کربلا بن علی بن ابیطالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔

قارئین کرام: درج بالا مضمون کسی مرحوم کا انٹرویو نہیں بلکہ ایک کتاب کا اقتباس ہے جس میں مولف نے اپنے آپکو علوی سیّد لکھا ہے۔اس تحریر سے پتا چلتا ہے کہ دیگر افراد سادات علویہ نے بھی اپنے آپ کو سیّد لکھا اور کہلایا ہے۔راقم کے پیش کردہ حوالہ جات سے ملاں شکریلوی کا دعویٰ باطل ہوجاتا ہے کہ عباس علمدار کی اولاد میں سے کسی نے سیّد نہیں لکھا اور کہلایا۔

نمبر 9۔ذکرِ العباس۔مصنف مولانا سیّد نجم الحسن ،مطبوعہ(1956ء)شائع کردہ شیعہ جنرل بک ایجنسی۔صفحہ 332 پر لکھا ہے عبارت ملاحظہ فرمائیں۔اور ساتھ ہی ملاں شکریلوی کے علم وعقل اور افکار پر ماتم کریں۔

حضرت عباس کی نسل کافی پھیلی ہے۔آپکے کثیر نبیرگان کا ذکر کتب میں موجود ہے یہ خاص بات ہے کہ آپکی نسل میں کوئی غیر عالم شائد ہی گزرا ہو آپکی نسل کے متعلق صاحب عمدة المطالب لکھتے ہیں کہ مکہ،مدینہ،مصر،بصرہ،یمن،سمرقند،طبرستان،

marfat.com

اردن، حائر و میاط، کوفہ، قمر، یمن، شیراز، آمل، آذر بائیجان، جوجان مغرب وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔ آپ کی اولاد کو میرے نزدیک سیّد علوی کہنا چاہیے۔

قارئین محترم: سطور بالا کی عبارت شیعہ مکتبِ فکر کے مقتدر عالمِ دین کی ہے جس میں شیعہ عالم نے اپنا فتویٰ دیا ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی دوسری بیبیوں سے اولاد کو میرے نزدیک سیّد علوی کہنا چاہیے۔

اس عبارت سے ملاں شکر یلوی کے اس موقف کی نفی ہوتی ہے کہ اگر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی تمام اولاد سیّد ہوتی تو پھر سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر ازواج کی اولادیں، قطب شاہی، کھوکھر، علوی، اعوان، ہرگز نہ کہلاتیں ۔شیعہ اور اہلِ سنت علماء تو یہ موقف رکھتے ہیں کہ حضرت علی کی تمام اولاد سیّد ہے مگر شکر یلے کے ملاں کا موقف تمام سے جدا اور نرالا ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ ملاں لسی فروش منصب سیادت پر بلاشرکت غیرے قابض ہونا چاہتا ہے۔

نمبر 10۔تذکرۃ المحدثین جلد اول، مرتبہ مولانا ضیاالدین اصلاحی، مطبوعہ نیشنل بک فاؤنڈیشن پاکستان لاہور، طبع اول، 1989ء صفحہ 22 پر لکھا ہے ملاحظہ ہو۔

نئے تاجدار اُمویوں کے استیصال اور بیخ کنی میں لگے ہوئے تھے، اور منصور نے احتیاط یا سوءِ ظن کی بنا پر فاطمی اور علوی سادات کی بیخ کنی شروع کردی آخر تنگ آ کران ہی سادات میں سے 135ھ میں محمد نفس زکیہ نے مدینہ میں علم بغاوت بلند کردیا۔ اکثر لوگوں نے انکا ساتھ دیا لیکن تقدیر ساتھ نہ تھی بڑی بہادری سے

marfat.com

میدانِ جنگ میں لڑے مگر مارے گئے ۔ان کے بعد انکے بھائی ابراہیم سازو سامان سے نکلے کہ منصور بدحواس ہوگیا چند مہینوں کی جنگ کے بعد ابراہیم کی شہادت پر جنگ ختم ہوگئی۔

ناظرین محترم : درج بالا عبارت کے مصنف نے بھی فاطمیوں اور علویوں کو سادات ہی لکھا ہے ۔راقم الحروف کی طرف سے پیش کردہ شواہد سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے کہ ماضی قریب وبعید کے متعدد تذکرہ نگاروں نے حضرت علی المرتضٰیؓ کی دیگر ازواج کی اولاد کو سادات میں شمار کیا ہے ۔جبکہ عقل کا اندھا ملاں شکریلوی بغیر کوئی ثبوت پیش کیے حضرت علی المرتضٰی کی غیر فاطمی اولاد کی سیادت سے انکار کررہا ہے۔

نمبر 11۔تذکرہ اولیائے جہلم۔ مطبوعہ، مرتبہ انجم سلطان شہبازؔ سال اشاعت جولائی 2008ء کے صفحہ 265 پر حضرت دیوان حضوری (نزد کوٹ دھمیک سوہاوہ ضلع جہلم) کے متعلق لکھا ہے۔حضرت عبداللہ کے والد بزرگوار سیّد نہال الدین موضع تخت پڑی ضلع راولپنڈی میں آباد تھے۔اسی صفحہ کی آخری سطر پر لکھا ہے، سیّد نہال الدین پوٹھوہار کے ایک نامور اور عظیم المرتبت عالم، زاہد، متقی اور صوفی منش درویش تھے انکے فیضِ نظر سے لاتعداد صوفیاء اور علماء پیدا ہوئے۔صفحہ 267 پر لکھا ہے۔دسویں صدی ہجری میں سادات علویہ کا ایک گھرانہ غزنی سے ہجرت کرنے کے بعد چنیوٹ علاقہ جھنگ میں سکونت پذیر ہوا۔اس گھرانہ کے سربراہ حضرت شاہ علاؤالدین تھے۔

marfat.com

قارئین کرام: گیارہویں شریف کی تقریب میں حاضرین کو تبرک کے طور پر لسی کا جام پیش کرنے والے فرقہ فتنیہ کے امام اور مجدد شکریلہ ملاں خاک نشین کی خدمت میں گیارہ مستند کتابوں سے مقتدر علمائے کرام کے اقوال سیادت علویہ کے اثبات میں پیش کر دیے ہیں اہلِ علم اور صاحب شعور حضرات کے لیے یہ گیارہ شواہد کافی ہیں اور علم و عقل سے عاری اور پسماندہ ذہن کے مالک شخص کے سر پر اگر سینکڑوں کتابیں رکھ دی جائیں تو وہ کچھ سمجھ نہیں پائے گا۔

ناظرین محترم آپ کو یاد ہوگا کہ ملاں نے اپنے رسالہ میں یہ اعتراض درج کیا تھا کہ کیا کبھی عباس علمدار کی اولادمیں سے کسی نے سیّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسکے جواب میں گیارہ کتب سے حوالہ جات پیش کر کے یہ بات ثابت کر دی گئی ہے کہ اولادِ سیّد نوشہ پیر کے علاوہ بھی دیگر حضرات جو کہ حضرت علی المرتضیٰؓ کی غیر فاطمی اولاد ہیں، نے اپنے آپکو سیّد لکھا اور کہلوایا ہے۔

ملاں کا یہ اعتراض کہ اگر علی المرتضیٰؓ کی ساری اولاد سیّد ہوتی تو غیر فاطمی اولادیں، قطب شاہی، کھوکھر، علوی، اعوان ہرگز نہ کہلاتیں۔ قارئین۔ یہ قطب شاہی، علوی، کھوکھر، اعوان وغیرہ عباس علمدار غازی سیّد کی اولاد کے القاب ہیں۔ جیسا کہ فاطمی سادات کے القاب، بھاکھری، خندریس، بخاری، قلتہ ت، موسوی، وغیرہ ہیں، کسی نام اور مقام کی وجہ سے مشہور ہو جانے سے نسب پر کوئی حرف نہیں آتا اگر بھاکھری کہلوانے سے فاطمی حضرات سیّد ہی رہتے ہیں تو علوی، کھوکھر، اعوان

marfat.com

کہلانے سے علوی سادات غیر سیّد کیسے ہو سکتے ہیں۔ایک شخص کی مختلف اقوام کی بیویوں سے اولاد کا نسب ایک ہی ہوتا ہے۔اسکی مثال پیش کرتا ہوں۔ایک سیّد خاندان کے آدمی نے دو شادیاں کر رکھی ہیں ایک بیوی تو سیّد برادری کی ہے اور دوسری بیوی راجپوت قوم کی ہے۔اور دونوں بیویوں سے اولاد موجود ہے کیا دونوں بیویوں سے پیدا ہونے والے بچوں کی قوم ایک ہی ہوگی یا مختلف قومیں ہوں گی لازمی طور پر آپ کا جواب یہ ہوگا کہ مختلف قوم کی ازواج سے جو اولاد پیدا ہوگی اُن سب کی قوم ایک ہی ہوگی کیونکہ اُن سب کا والد ایک ہی ہے۔دونوں ازواج سے پیدا ہونے والے بچے اپنے والد کی وراثت کے برابر حق دار ہوں گے۔ اگر وراثت میں برابر کے حقدار ہیں تو نسب میں کیسے جدا ہو سکتے ہیں۔

وسوسہ ملاں خاک نشین شکر یلوی نمبر (44)

قارئین محترم: آپ کو ایک مرتبہ پھر شکر یلہ اسٹیشن کے سیٹی ماسٹر کا نغمہ سنانے کے لیے شکر یلہ لیے چلتے ہیں اور وہاں کے خاک نشین کی دوکان سے لسی پلائی جائے گی ملاں بے لگام نے لکھا ہے کہ۔جان کی امان چاہوں تو عرض کروں آپ نہ سیّد ہیں نہ علوی ہیں بلکہ جالپ راجپوت ہیں ..... بس بس اور بس چاہے کسی بھی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹالیں۔

لعنت اللہ علی الکا ذبین ۔

marfat.com

الجواب نوشاہی

ملاں خاک نشین نے فخرِ خاندان نوشاہیہ جناب پیر سیّد معروف حسین شاہ صاحب عارفؔ نوشاہی دامت برکاتہم العالیہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آپ نہ سیّد ہیں نہ علوی ہیں بلکہ جالپ راجپوت ہیں۔ راقم الحروف اگرچہ گزشتہ صفحات میں مصدقہ دلائل کے ساتھ حضرت سیّد نوشہ گنج بخش قادری اور آپکی اولاد کا علوی سیّد ہونا ثابت کر چکا ہے۔ اب موقعہ کی مناسبت کے لحاظ سے قارئین کی یاددہانی کے لیے سیّد نوشہ پیر عالیجاہ اور آپکی اولاد کے علوی اور سیّد ہونے کے ثبوت سلسلہ نوشاہی کی پرانی اور معتبر کتب سے پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر 1۔ کتاب ثواقب المناقب کے مصنف علامہ صداقتؔ کنجاہی نے لکھا ہے کہ نوشہ پیر کے اجداد میں سے ایک بزرگ بغداد سے ہندوستان آئے اور اُنکا نسبی تعلق قریش علویہ سے تھا۔

نمبر 2۔ قفس العشق منظوم۔ مصنف مولانا نظام نوشاہی مرید و خلیفہ سیّد سلطان علی شاہ سنگھوئی شریف۔ ہے فرزند عباسؓ علیؓ، دا نوشہ، پُشت عباسوں

میرے تے اعتبار نہ جسدا خبر لوے ہر پاسوں

قارئین محترم: درج بالا دو کتابوں کی عبارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سیّد نوشہ پیر عباسی علوی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ اور عباسی علوی خاندان کی سیادت اظہر من الشمس ہے۔ اب ملاں کا یہ کہنا کہ آپ نہ سیّد ہیں نہ علوی ہیں سفید جھوٹ ہے

marfat.com

نوشہ پیر قدس سرہ اور آپ کی اولاد کے علوی ہونے کے شواہد پیش کرنے کے بعد اب سلسلہ نوشاہی کی پرانی اور مستند کتب سے سیّد نوشہ پیر اور آپکی اولاد کے سیّد ہونے کے دو ثبوت قارئین کی نذر کیے جاتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر 1۔ شجرہ جدّی حضرت نوشہ گنج بخش مطبوعہ از سیّد شیر علی شاہ رنمل شریف۔

بائی قطب کیتے حضرت نوشہ پیر جوانے
سیّد، اصلی پیدا، ہویا، اندر اوس زمانے

نمبر 2۔ آئینہ اسرار مطبوعہ، از مولانا حکیم نظام الدین نوشاہی مرید سنگھوئی دربار

سیّد عبدالرسول اُنہاں نوں بیٹا بخشیا خالق
لائق تک اُنہانوں قبلہ گدیوں کیتا مالک

مندرجہ بالا دو کتابوں کی عبارات سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ نوشہ گنج بخش اور آپکی اولاد سیّد ہے جبکہ خود ساختہ محقق ملاں خاک نشین شکریلوی یہ رٹ لگا رہا ہے کہ نہ سیّد ہیں، نہ علوی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ سیادت کی ٹھیکیداری اسے ہی تفویض ہوئی ہے۔ اور اب ملاں کی ملاوٹ پر مبنی ایک رباعی کا مزا لے لیں۔

خاک نشین شکریلوی شکریا او، سارے جگ توں وکھری بات تیری
اُو، نی، ساقیا شہر، شرّ ار، دیا، روشن جگ تے لسی سوغات تیری
نوشہ پیر دے نسب نوں نقب لاویں کیسی عجب ویکھی واردات تیری
سیّد نوشہ جناب دے غضب سیتی، عقل غافلا ہوگئی مات تیری

marfat.com

وسوسہ ملاں خاک نشین شکر یلوی نمبر (45)

قارئین محترم: ملاں شکر یلوی نے اپنے رسالہ اپریل تا جون 2008 شمارہ نمبر 8 کے آخر میں چند مرحومین کی طرف سے سیّد نوشہ پیر کے غیر سیّد ہونے کی شہادتیں پیش کی ہیں اُن کے نام کچھ اس طرح رقم کیے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

نمبر 1۔ محمد اسلم نوشاہی آف 6 چک منڈی بہاؤ الدین۔

نمبر 2۔ حکیم پیر سیّد الطاف الحق شاہ صاحب مرحوم پنڈ عزیز والے۔

نمبر 3۔ مردِ مومن مردِ حق منیر الحق منیر الحق المشہور خوشبوئے شکر یلہ سجادہ نشین رنمل

نمبر 4۔ پیر صاحب آف چک سادہ شریف (گجرات)

الجواب نوشاہی

ناظرین محترم درج بالا شکر یلوی مضمون میں دو حضرات تو مرحومین ہیں اور تیسری شخصیت منیر الحق ملاں شکر یلوی کی حاشیہ نشین ہے جنہیں اپنے خاندان کے ساتھ غداری کرنے کے صلہ میں ملاں شکر یلوی نے مردِ مومن اور مردِ حق کا خطاب عطا کیا ہے اور رنمل شریف کی سجادہ نشینی بھی تفویض کی گئی ہے۔ اور ساقیء شکر یلہ نے دو چار لسی کے جام بھی پیش کیے ہوں گے۔ اب نمبر وار تبصرہ پیش خدمت ہے۔

نمبر 1۔ ملاں شکر یلوی کی پیش کردہ شہادت نمبر ایک تو مرحوم ہو چکی ہے اب عالمِ برزخ میں جا کر اُن سے کس طرح پوچھا جائے کہ حضرت جی آپ نے شکر یلہ اسٹیشن

marfat.com

پر کھڑے ہو کر کوئی انٹرویو ملاں خاک نشین کو دیا تھا کہ سیّد نوشہ پیر عالیجاہ سیّد نہیں تھے۔دوسری مشکل یہ ہے کہ شہرِ خاموشاں کے مکینوں تک رسائی حاصل کرنا مشکل مرحلہ ہے۔اس کے لیے عصمت اللہ اور منیر الحق کی خدمات حاصل کرنی پڑیں گیں۔قارئین محترم شہادت زندہ انسان کی پیش کی جاتی ہے نہ کہ مرحوم کی کیا معلوم کہ صاحبزادہ اسلم مرحوم نے ایسی کوئی بات کی ہے یا نہیں۔لہذا شہادت نمبر ایک غیر مؤثر ثابت ہونے کی وجہ سے عوامی عدالت شکر یلوی مقدمہ خارج کرتی ہے اور یہ کہ مدعی کو اپیل کرنے کے اختیار سے بھی منع کرتی ہے کیونکہ اس سے عدالت عالیہ کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

نمبر 2۔ملاں خاک نشین صاحب بہادر نے ایک اور مرحوم صاحبزادہ سیّد الطاف الحق شاہ صاحب نوشاہی کا انٹرویو فٹ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں چھوٹا سا تھا اور سکول جایا کرتا تھا ایک دن حکیم صاحب موصوف کے دواخانے کے پاس سے گزرا ایک آدمی حکیم صاحب سے پوچھ رہا تھا میاں جی آپ سیّد کیوں کہلانے لگے حالانکہ جب سے آپ کا خاندان یہاں منتقل ہوا ہے تب سے میاں جی کہلا رہے ہیں۔

الجواب نوشاہی

ملاں خاک نشین نے یہ عبارت لکھ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ سیّد نوشہ پیر کی قوم سیّد نہیں بلکہ میاں قوم ہے۔صاحبزادہ موصوف سے پوچھنے والا شائد کوئی

marfat.com

ان پڑھ آدمی ہوا ہوگا مگر حیرت کا مقام ہے کہ ایک پڑھا لکھا (مجہول مطلق) اور دینی و دنیاوی اسکولز کا (سفارشی) سند یافتہ شخص بھی ان پڑھ آدمی کا اثر قبول کر رہا ہے ملاں کو اتنا بھی علم اور ادراک نہیں ہے کہ دُنیا میں: میاں: نام کی کوئی قوم یا گوت نہیں ہے لفظ میاں کا مفہوم کتبِ لغت کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

کتبِ لغت کی روشنی میں لفظ میاں کا مفہوم

نمبر 1۔ قائد اللغات۔

تالیف: ابو نعیم عبدالحکیم خان نشتر جالندھری، طبع: ایم آر برادرز لاہور: طبع اول: 1969ء (1) میاں ۔ میراں ۔ سردار ۔ آقا ۔ حضور ۔ سرکار ۔ سردار ۔ صاحبزادہ ۔ جناب ۔ پڑھانے والا ۔ مدرس ۔ معلم ۔ استاد ۔ ہر شخص کے لیے تعظیمی کلمہ۔ صفحہ 936۔

نمبر 2۔ جدید عصری لُغت اردو۔

مؤلف ۔ ایم ۔ اے ۔ بھٹی ۔ طابع ۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی ۔ سالِ طباعت: 1981ء میاں ۔ استاد ۔ مدرس ۔ صفحہ 744۔

نمبر 3۔ اردو پنجابی لغت۔

تالیف: ارشاد احمد پنجابی ۔ طابع مرکزی اردو بورڈ لاہور ۔ سالِ طباعت اول نومبر 1974ء: میاں جی: میاں صاحب ۔ استاد جی ۔ صفحہ 1037۔

قارئین کرام: درج بالا کتب لغت سے لفظ میاں کے معانی سے یہ ثابت ہوتا ہے

marfat.com

کہ لفظ میاں کوئی قوم نہیں ہے یہ تعظیمی لفظ ہے جو کہ کسی بزرگ۔ سیّد۔ مرشد۔ اور قابلِ قدر شخصیت کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور ملاں خاک نشین لفظ میاں سے کسی کی قوم مراد لے رہا ہے جو سراسر غلط ہے ۔ سیّد الطاف الحق شاہ صاحب سے اگر ایک جاہل آدمی اپنی کم علمی کے باعث یہ کہہ رہا ہے کہ آپ پہلے میاں جی کہلاتے تھے اور اب سیّد بن گئے ہیں تو یہ اسکی علمی بے مائیگی پر دال ہے۔ اور شکر یلے کا علامہ اور متوقع سجادہ نشین ایک ان پڑھ آدمی کی بات کو بنیاد بنا کر اولا د نوشہ پیر پر لفظ میاں کی قوم کا لیبل لگا رہا ہے۔

ملاں نے تو مرحومین کی زبانی باتوں کا ذکر کیا ہے، راقم الحروف آپکو ایک تحریری ثبوت پیش کر کے یہ ثابت کرے گا کہ ملاں کا بیان جھوٹا ہے وہ اس طرح کہ صاحبزادہ پیر سیّد الطاف الحق شاہ نوشاہی نے راقم کے والد ماجد کو ایک خط لکھا تھا جس میں صاحبزادہ موصوف نے اپنے نام کے دستخط ان الفاظ میں درج کیے ہیں

(صاحبزادہ سیّد الطاف الحق پنڈ عزیز) 17 اکتوبر 1978ء

اگر ملاں شکر یلوی کی اب بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو مذکورہ خط ثبوت کے طور پر دکھایا جاسکتا ہے۔ **قل ھا تو ا بر ھانکم ان کنتم صٰدقین**

نمبر 3۔ مردِ مومن مردِ حق۔ منیر الحق منیر الحق۔ ناظرین کرام ملاں شکر یلوی نے منیر الحق کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میری ملاقات خوشبوئے منیر الحق سے ہوگئی میں نے پوچھا کہ کیا آپ بھی سیّد ہو گئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ آدمی دنیا میں

marfat.com

عزت اور شہرت کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور ہمیں وہ بوسیلہ امام سلسلہ نوشاہیہ مل چکی ہے۔ پھر جھوٹی سیادت کا دعویٰ کرنے کا کیا فائدہ۔ صفحہ نمبر 46

الجواب نوشاہی

قارئین گرامی القدر: ملاں خاک نشین نے جس انداز میں منیر الحق کو اپنے رسالے میں پیش کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی ایم۔ این۔ اے کی سیٹ پر الیکشن لڑنے والے کا تعارف کرایا جارہا ہے اور اس کے لیے نعرے لگانے کا انداز بھی ویسا ہی ہے۔ ملاں شکریلوی کا منیر الحق کے لیے اتنا بڑا پروٹوکول کا اہتمام کرنا کسی ذاتی غرض سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ (بنیئے کا لڑکا کچھ دیکھ کرہی گرتا ہے) کے مطابق ملاں شکریلوی نے اپنی غرض وغائت کو پورا کرنے کے لیے منیر الحق کے لیے دلچسپ اور پُرکشش نعرہ تیار کیا ہے۔ جبکہ منیر الحق اس سے زیادہ سواگت کا حقدار ہے۔ کیونکہ ملاں کے مشکل وقت یہی ہستی کا بچہ اسکے کام آیا ہے۔

اب بقول ملاں ناسور شکریلہ کے منیر الحق کے بیان باطلہ کا مختصر محاسبہ کیا جاتا ہے ملاں ناسور بر منصور نے منیر الحق کو خوشبوئے نوشہ کے لقب سے نوازا ہے جبکہ فی الحقیقت منیر الحق بدبوئے ہیڈ رسول اور خوشبوئے شکریلہ ہے۔ اور دوسرا لقب بھی درست نہیں ہے مرد مومن وہ ہوتا ہے جو دین اسلام اور اپنے اسلاف کی عزت و عظمت کے علم بلند کرتا ہے اور خوشبوئے شکریلہ نے اپنے خاندان کی عزت و

marfat.com

عصمت کو تار تار کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا ہے اس لیے یہ مردِ حق نہیں بلکہ مُردِ ترک ہے۔ کیونکہ اس عجیب الخیال مخلوق نے خاندان نوشہ پیر کے حاسدین و مخالفین کو منفی لٹریچر فراہم کر کے اپنا دامن داغ دار کرلیا ہے۔اور گندی ذہنیت کے حامل افراد کو ہر ماہ اپنے گھر بلا کر چائے روٹی سے انکی تواضع بھی کرتا رہا ہے اور خاندان نوشاہیہ کے بعض پہلوؤں کی نشاندہی کر کے نسبی چوروں کا راستہ صاف کرنے کی خدمت بجالاتا رہا ہے۔

علاوہ ازیں مردِ مہاجن مردِ فرقؔ کا اپنا نسب چندر بنسی بتانا اس طرح درست ہوسکتا ہے کہ اس کا سیّد نوشہ پیر کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہوگا ہوسکتا ہے اسکے والدین نے کسی کا بیٹا گود لیا ہو اور کسی کے گود لیے گئے بچے کا نسب تو وہی رہتا ہے۔ منیر الحق کے افکار باطلہ کا ردّ کتاب ضربِ نوشاہی بر مدعی چندر بنسیائی میں کر دیا گیا ہے اسکا مطالعہ کریں۔

اب ذرا شکر یلوی ناسورؔ کی خبر لینی ہے اسکا یہ وطیرہ بن چکا ہے کہ سارے جہان کے القاب اپنے باپ دادا کے ساتھ ایڈجسٹ کرر کھے ہیں۔القاب لگانے سے کوئی بدل تھوڑا ہی جاتا ہے جو خاندانی عادت ورثے میں ملی ہوتی ہے کہیں نہ کہیں اسکا اظہار ہو ہی جاتا ہے کیونکہ بقول سیّد وارث شاہ یہ بات درست ٹھہرتی ہے۔

وارثؔ شاہ نہ عادتاں جاندیاں نی بھاویں کردیئے بھوریاں بھوریاں نی

حسب نسب کی آڑ لیکر اولیاء اللہ کی تضحیک کرنا ملاں ناسور کی پیدائشی عادت ہے۔

marfat.com

نمبر 4۔ پیر صاحب چک سادہ شریف (گجرات) کے افکار بقول شکریلوی ناسور
چک سادہ شریف ضلع گجرات میں سلسلہ قادریہ کا مشہور آستانہ ہے جہاں حضرت نوشہ قادری صاحب کے خلفاً کے مزارات ہیں۔ چک سادہ شریف کے ایک سیّد بزرگ عرصہ سے لاہور میں مقیم ہیں پچھلے ماہ ایک کتب خانہ پہ ملاقات ہوئی جنہوں نے پیر معروف نوشاہی، پیر برق نوشاہی اور پیر شرافت نوشاہی کے سیّد بن جانے پہ بے حد برہمی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا ہمیں ان سیّد بن جانے والے نوشاہیوں سے ایسی نفرت ہوئی ہے کہ اب ہم نے سلسلہ قادریہ نوشاہیہ لکھنے کے بجائے سلسلہ قادریہ نوریہ لکھنا شروع کر دیا ہے۔

الجواب نوشاہی

ناظرین کرام: درج بالا شکریلوی بیان میں ملاں ناسور نے چک سادہ کی کسی نوری مخلوق کے حوالے سے پیر سیّد معروف حسین شاہ عارف نوشاہی۔ سیّد ابوالکمال برق نوشاہی۔ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔ اول الذکر دو شخصیات پر اُنکی برہمی بے جا ہے اور آخر الذکر بزرگ سیّد شرافت نوشاہی پر اُنکی برہمی کی وجہ یہ ہے کہ چک سادہ شریف کے ایک بزرگ معصوم نوری نے لون نامی ایک آدمی سے ایک رسالہ لکھوایا تھا اس رسالے کا نام تذکرہ نوشہ گنج بخش رکھا گیا اور مذکورہ رسالے میں سیّد نوشہ گنج بخش قادری کے بارے میں حقائق سے ہٹ کر باتیں لکھی گئیں۔ مثلاً سیّد نوشہ پیر کی تاریخ پیدائش۔ وفات۔ اور نسب نامہ غلط

marfat.com

لکھے گئے ۔اسکے جواب میں سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہی نے ایک کتاب بنام کشف الحقائق تصنیف فرمائی جس میں آپ نے لون صاحب کی غلط باتوں کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھا کہ سادہ چک والوں کا قادری نوری لکھنا خلاف واقع ہے کیونکہ حضرت صالح محمد کے سلسلہ نسب وطریقت میں نورمحمد نام کا کوئی آدمی نہیں ہے اور پھر شرافتؔ نوشاہی صاحب نے شیخ صالح محمد نوشاہی کے شجرہ نسب پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ آپکا نسب صحت کیساتھ سیّد حامد گنج بخش تک نہیں پہنچتا اور شجرہ طریقت کے متعلق سیّد شرافتؔ نوشاہی صفحہ نمبر 20 پر لکھتے ہیں۔

﴿پیر صاحب کے شجرہ طریقت پر ایک نظر﴾

پیر صاحب کے جد الاجداد شیخ عبدالواسع صاحب کے فقرائے سلسلہ میں ایک بزرگ بابا گلو شاہ صاحب گزرے ہیں انکے مریدوں ودرویشوں میں جو شجرہ رائج ہے اور چھپا ہوا ہے: وہ اسطرح ہے۔ بابا گلو شاہ مرید معصوم شاہ کے وہ علیم اللہ کے وہ عبدالواسع کے وہ سیّد محمد سعید نوشاہی کے وہ مرید سیّد محمد ہاشم دریادل کے وہ حضرت نوشہ گنج بخش کے اور یہ شجرہ قرین قیاس بھی ہے کہ شیخ عبدالواسع نے اپنے پیر طریقت سیّد محمد سعید کے صاحبزادہ سیّد شاموں شاہ صاحب کو اپنے ہاں چک سادہ میں لاکر آباد کیا تھا اور تمام عمر اُنکی خدمت بجالاتے رہے۔اور اب پیر معصوم شاہ صاحب نوری کتب خانہ والے شیخ عبدالواسع کو شاہ ظریف کا مرید بتلاتے ہیں وہ مرید فیض اللہ کے وہ شیخ صالح کے وہ حضرت نوشہ صاحب کے

marfat.com

پیر صاحب کو نوشاہی کہلانے سے نفرت

پیر معصوم شاہ صاحب کو حضرت نوشہ گنج بخش کے ساتھ نسبت کرنے سے نفرت ہے اس لیے اپنے آپ کو قادری نوشاہی کہلانے سے گریز کرتے ہیں۔ان کی تمام تحریرات کو دیکھو،اپنے آپ کو قادری نوری لکھتے ہیں۔حالانکہ شجرہ طریقت میں نور نام کا کوئی آدمی نہیں گزرا جس سے نسبت کرتے ہیں۔کشف الحقائق صفحہ نمبر 21 علامہ سیّد شرافت نوشاہی نے ان کے شجرہ نسب پر ایک تحقیقی تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ اپنا نسب نامہ سیّد حامد گنج بخش کے ساتھ ملاتے ہیں اور اُنکے تیسرے بیٹے سیّد عمر کی اولاد ہونے کے دعویٰ دار ہیں۔حالانکہ سیّد حامد گنج بخش کے دو ہی بیٹے تھے۔سیّد موسیٰ پاک شہید۔سیّد عبدالقادر۔ان دونوں پسران کی اولاد موجود ہے۔سیّد عمر نام کا اُن کا کوئی بیٹا موجود نہیں ہے۔سادہ چک کے نوریوں نے اپنا جو نسب نامہ پیش کیا ہے 976ھ سے لیکر 1021ھ تک 43 سال میں ان کی پانچ پشتیں گزر گئیں،جو کہ بہت تھوڑا عرصہ بنتا ہے شرافت صاحب نے لکھا ہے کہ اپنے نسب نامے کی خامی سے مطلع ہو کر سادہ چک والوں نے نئی قلابازی لگائی ہے اور سیّد عمر کو سیّد حامد گنج بخش کا بھائی ظاہر کر دیا ہے حالانکہ حامد گنج بخش کا سیّد عمر نام کا کوئی بھائی بھی نہیں ہے پھر مولف نے مختلف کتابوں کے شواہد پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سیّد عمر نام کا حامد گنج بخش کا کوئی بھائی یا بیٹا نہیں تھا اور شرافت صاحب نے حامد گنج بخش کا اور انکی اولاد کا شجرہ تحریر کیا ہے اسکی تفصیل اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

marfat.com

﴿شجرہ نسب سادات گیلانیہ﴾

سیّد شاہ میر حلبی گیلانی اولاد حضرت غوث الاعظم (المتوفی 767ھ)

(1) سیّد شمس الدین	(نوٹ) یہ پانچ پشتیں 211 سال میں
(2) سیّد محمد غوث اُچی	پوری ہوئیں (نوٹ) 767 میں 211
(3) سیّد عبدالقادر ثانی	جمع کریں تو جواب 978 آتا ہے مؤلف
(4) سیّد عبدالرزاق	نے غلطی سے 211 لکھا ہے، پانچ پشت
(5) سیّد حامد گنج بخش المتوفی 976ھ	209 سال میں پوری ہوئیں۔ (السیّد)

تفصیل اولاد سیّد حامد گنج بخش

(1) سیّد موسیٰ پاک شہید	سیّد عبدالقادر	سیّد عمر	یہ پانچ پشت
(2) سیّد حامد گنج بخش ثانی	انکی اولاد اُچ متبرکہ	سیّد محمود	صرف 43
(3) سیّد موسیٰ پاکدین	میں تا حال سجادہ نشین ہے	سیّد جلال	سال میں
(4) سیّد عبدالقادر ثالث		شاہ روح اللہ	پوری
(5) سیّد محمد غوث ثانی سجادہ نشین ملتان		سیّد عبدالوہاب	ہوئیں
المتوفی 1138ھ		متوفی 1021ھ	

یہ پانچ پشتیں 160 سال میں پوری ہوئیں۔ (منقول از کشف الحقائق مولفہ شرافت)

کیونکہ شرافت صاحب نے نوری مخلوق کے نسب نامہ سادات پر دلائل سے ثابت کیا ہے کہ ان کی سیادت مشکوک ہے اس لیے یہ برق۔ معروف۔ شرافت سے نفرت کرنے لگے ہیں۔

marfat.com

کیا غنیۃ الطالبین سیّد غوث الاعظم کی تصنیف ہے؟

مشہورِ زمانہ بریلوی مکتبۂ فکر کے عالِم اور محدث ومفسّر علامہ غلام رسول سعیدی کی تحقیق کے مطابق غنیۃ الطالبین حضور غوث پاک کی تصنیف نہیں ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب توضیح البیان صفحہ نمبر 161 پر لکھتے ہیں۔

شیخ ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں، علامہ عبدالعزیز پرہاروی نے نبراس برشرع عقائدلسفیّہ، علامہ ملتانی نے حاشیہ نبراس میں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ترجمہ غنیۃ الطالبین میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ یہ کتاب آنجناب کی تصنیف نہیں ہے اور ایک دوسرے سُنی عالم دین علامہ محمد اشرف سیالوی بھی علامہ غلام رسول کی تائید میں شواہد الحق از امام یوسف نبہانی کی تصنیف کے اُردو ترجمہ میں فٹ نوٹ صفحہ نمبر 345 پر لکھتے ہیں۔

غنیۃ الطالبین اگرچہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ لیکن یہ نسبت درست نہیں ہے۔

ہماری مذکورہ بالا تحقیق کی روشنی میں یہ امر روزِ روشن کی طرح عیاں ہوجاتا ہے کہ کتاب مذکور کسی اور کی تصنیف ہے نہ کہ حضور غوث پاک کی۔ جب کہ ملاں خاک نشین شکریلوی ناقص المطالعہ ثابت ہوتا ہے جسے اپنے ہم مسلک علماء کی تحقیق کی خبر تک نہیں ہے۔ اور مونچھوں کی حرمت کے دلائل کتاب مذکورہ سے دے رہا ہے اور حضور غوث الاعظم کی شہزادگی کی نفی کرنے کی دلیل پیش کررہا ہے۔ الا ماشاءاللہ۔

marfat.com

شکر یلوی ملاں کے افکار پر چند مذمتی اشعار

خاک نشین شکریلی ملواسیاوے، آیا گردشاں وچ ستارا تیرا
اوہ نی عاشقا متھے دی پُھلی دیا، لسی وچ کے ہوندا گزارا تیرا
متھے نسب دا تلک محراب بغلی، عجب ویکھیا روپ نیارا تیرا
سیّد حسد دی عینک اُتار کے ویکھ، چہرہ بن گیا آلو بخارا تیرا

☆

مَن کُنتُ مولیٰ فعلیؓ مولیٰ، علیؓ، نبیؐ نالوں، ملاں وَکھ کوئی نہیں
علوی فاطمی دو سادات شاخاں ایس باب والی تیری پکھ کوئی نہیں
حسنؓ، حسینؓ، عباسؓ دا باپ ہکو، حق ویکھنے دی تیری اَکھ کوئی نہیں
ہک جڑ، شاخاں، بے شمار سیّد، تینوں پتا، انساب دا لکھ کوئی نہیں

☆

خاک نشین شکریلی ملوانیاں اَو، فتنے پاونے خواہ مخواہ چھڈ دے
نسبی کنڈیاندے پلیار دیکے، کرنے بند سادات دے راہ چھڈ دے
علوی، فاطمی دو سادات کنبے، سِدھے راہ توں ہوناں کوراہ چھڈ دے
ایویں ماریا جاسیں بے موت ملاں گل پانے عناد دے پھاہ چھڈ دے
راجہ مان جالوپ تھیں جوگ لیکے پنّیں کاہیاندے گاہنے گاہ چھڈ دے
کھا کے باجرہ موٹھ تے پی لسی مجھاں وانگ توں آوناں لاہ چھڈ دے
پیر پھچر تے ہور سادات سندے، ایویں کڈھنے فضول تراہ چھڈ دے
سیّد بُرے کرتوتاں تھیں باز آجا، کرنی ہتک نوشہ عالی جاہ چھڈ دے

marfat.com

قارئین کرام کی خدمت میں ایک التماس

شائد آپ کو راقم الحروف سے یہ شکوہ ہو کہ کتاب ہذا میں ملاں شکر یلوی کے خلاف اتنا سخت رویہ کیوں اختیار کیا گیا ہے۔ تو اسکا جواب آپ کو ملاں خاک نشین کی طرف سے جاری کردہ رسالہ محراب و منبر کے مطالعہ سے مل جائے گا۔ جس میں خاندان نوشاہیہ کی اکابر شخصیات کے خلاف انتہائی گھٹیا اور بازاری زبان استعمال کی گئی ہے۔ جبکہ عام طور پر اس قسم کے رسائل جاری کرنے کا مقصد عوام الناس کو صوفیاء کرام کی دینی خدمات سے روشناس کرانا اور اصلاح احوال کا فریضہ سرانجام دینا ہوتا ہے۔

ملاں شکر یلوی نے اپنے رسالہ میں مشائخین کرام کو کذاب، اپنے نام بدلنے والا، اہل بیت کا دُشمن، دل میں عشق رسول کی رتی نہ ہونا، جعلی سادات، گلگو، موچی، لوہار، نسب کو بدلنے والے، جالپ راجپوت، اور دیگر کئی خلافِ واقع باتیں لکھی ہیں۔ اور جب کسی کے بزرگ کو اتنی گالیاں دی جائیں تو کوئی چُپ تو نہیں رہ سکتا اور گالی ایسی چیز ہے کہ کھوٹے سکے کی طرح جلد ہی واپس آجاتی ہے۔

مجھے اس بات کا از حد افسوس ہے کہ ایک خانقاہ معلّٰی کے (پڑھے لکھے) جاہل آدمی نے انتہائی قبیح حرکت کرتے ہوئے گندی زبان استعمال

marfat.com

کی ہے۔کیا آجکل روحانی خانقاہوں کا صرف یہی کام رہ گیا ہے کہ بلا وجہ کسی پر نسبی میزائل برسانا شروع کر دیے جائیں۔ایسی غلیظ حرکت سے عوام الناس اور وہ لوگ جو خانقاہی نظام کے خلاف ہیں کیا رائے قائم کریں گے۔ملاں شکریلوی کی اس نامعقول حرکت کیوجہ سے سلسلہ نوشاہیہ کے مقتدر مشائخ کا امیج (image) خراب ہوا ہے،اور علاقائی طور پر پرانے تعلقات حسب نسب کی بھینٹ چڑھا دیے گئے ہیں یہ بات ہر کسی کے علم میں ہے کہ علاقائی اور ملکی طور پر ہر آدمی کی زبان مختلف ہوتی ہے مثلاً برطانیہ میں رہنے والوں کی زبان انگلش ہے انگریزوں کو کوئی بات سمجھانی ہو تو انگلش بولی جاتی ہے اور ہالینڈ،فرانس میں ڈچ اور فرنچ بولی جاتی ہے اگر اُن سے اُردو میں بات کرو تو وہ کچھ سمجھ نہیں پائیں گے۔

اسی طرح موضع شکریلہ کے خاک نشین کی زبان (language) بھی عجیب سی ہے جو نہ تو ادیب،خطیب،مفکر،مفسر استعمال کرتے ہیں اور نہ ہی کسی مدرسہ و کالج میں بولی اور پڑھائی جاتی ہے اور نہ ہی اچھی خیال کی جاتی ہے۔لہذا راقم التحریر کی طرف سے استعمال کیا گیا اندازِ بیاں اسی

marfat.com

سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ ملاں شکر یلوی کو سمجھانے کے لیے اسی کی زبان میں بات کی گئی ہے۔ حضرت شکر یلوی صاحب نے نہ تو سیّد عارف نوشاہی کی بولی سمجھی ہے اور نہ ہی سیّد ابدال نوشاہی کے مفہوم کو سمجھ پایا ہے۔ بندہ ناچیز بھی شکر یلوی بولی سے ناآشنا تھا، ملاں خاک نشین کی بولی سمجھنے اور سمجھانے کے لیے شکر یلوی تعلیمی ادارے میں کلاسز لینی پڑی ہیں تب کہیں ایک سال بعد اُنہیں کی بولی میں کتاب سیفِ نوشاہی حصہ اول لکھی اور مکمل کی گئی ہے قارئین یوں سمجھیں کہ یہ کتاب خاک نشینی زبان میں لکھی گئی ہے۔ لہذا راقم الحروف کو موردِ الزام نہ ٹھہرایا جائے۔ کیونکہ اس زبان کی شروعات دوسری طرف سے ہوئی ہے جنگ اور محبت میں تمام حربے جائز سمجھے جاتے ہیں۔ جب یہ سطور لکھی جارہی تھیں تو معلوم ہوا کہ عصمت اللہ کا مقالہ قلمی ڈبے سے نکل کر زیورِ طبع سے آراستہ کردیا گیا ہے۔ اُس کا ردِّ بلیغ کیا جاچکا ہے اور محاکمہ کی شکل میں عنقریب شائع کردیا جائے گا پھر (نہ رہے گا بانس اور نہ بجے گی بانسری)

marfat.com

(ضروری بات)

عصمت اللہ زاہد۔ منیر الحق۔ ملاں خاک نشین شکریلوی نے اپنی تحریروں میں سیّد نوشہ گنج بخش قادری قدس سرہ' کی ولادت ووفات اور نسب کی غلط نشاندہی کرتے ہوئے عوام الناس کو گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور فی الفور اُنکے منفی لٹریچر کا ردِ بلیغ کر دیا گیا ہے۔ اب قارئین کرام کی تسلی کے لیے مطبوعہ اور قلمی کتابوں سے سیّد نوشہ پیر عالیجاہ کے شجرہ نسب کے عکوس اگلے صفحات پر پیش خدمت ہیں۔ یہ شجرہ جات ایک سو سال سے لیکر اڑھائی تین سو سال تک پرانے ہیں اور خاندان نوشاہی کے بنیادی اور ثانوی مآخذ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

(1) ماہنامہ القادر (2) کنز الرحمت فارسی و پنجابی (3) بیاض نوشاہی (4) شجرہ جدّی نوشہ گنج بخش (5) کرسی نامہ نوشہ پیر از عمر بخش (6) گلستان نوشاہی ہاشمی کے عکس پیش خدمت ہیں۔ سیف نوشاہی حصہ اوّل کے بعد ملاں کے بقیہ رسالوں کا ردِ بلیغ حصہ دوم میں پیش کیا جائے گا۔

انشاء اللہ العزیز (یار زندہ صحبت باقی)

marfat.com

اظہارِ تشکّر

کتابِ ہذا کی کمپوزنگ اور اشاعت کے مراحل میں الحاج خلیفہ مولانا لیاقت حسین نوشاہی صاحبزادہ پیر سیّد محمد طاہر شاہ ابرار نوشاہی نے اہم کردار ادا کیا اور کُتب ومخطوطات کا گہرا مطالعہ رکھنے والے مولانا طارق محمود مجاہد نوشاہی نے اپنے لائق صد تحسین مشوروں سے بندہ ناچیز کی مدد فرمائی ہے اور حسبِ ضرورت پرانی کتابوں کے قلمی نسخے اور مخطوطات فراہم کر کے اس کتاب کی زیب وزینت کو چار چاند لگائے ہیں راقم الحروف دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کا ممنون ومشکور ہے۔

دل شاد بامراد رہیں سب مہرباں میرے
آباد حشر تک رہیں سب قدرداں میرے

marfat.com

﴿کتاب ہذا کی اشاعت کے لیے تعاون خصوصی﴾

عاشقِ سیّدنا غوث الاعظم قدس سرہ' الحاج خلیفہ غلام سرور نوشاہی کے فرزندِ ارجمند جناب غلام مصطفیٰ مخلصؔ نوشاہی صاحب نے اس کتاب کی اشاعت کے تمام اخراجات برداشت کیے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے اور انکے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے اور انکے والد مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین ثم آمین۔

غلام مصطفیٰ مخلصؔ نوشاہیاوے، سچے عشقدا رنگ نصیب ہووی
پاویں لازوال انعام ازلوں ،مدنی ماہی دا سنگ نصیب ہووی
مُرشد شاہ خوشاب دی نظر پاروں، حبِ نوشہ دی ونگ نصیب ہووی
خدمت دین اسلام دی کریں سیّدؔ، شالہ ایسی اُمنگ نصیب ہووی

تمت بالخیر

marfat.com

سلسلہ نوشاہیہ

کی چند اہم کتابیں

جن کا مطالعہ کرنا سلسلہ نوشاہی کے ہر فرد کے لیے انتہائی ضروری ہے

لوامع البرکات فی تحقیق السّادات (مطبوعہ)

تصنیف سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی۔

شجرہ شریف نوشاہی (مطبوعہ)

تصنیف پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی قدس سرہٗ۔

انوار السیادت فی آثار السعادت (مطبوعہ)

علویہ کی سیادت کے اثبات میں

مولفہ سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہی قادری۔

سیادۃ العلویہ (مطبوعہ)

تصنیف حضرت علامہ سیّد شریف احمد شرافتؔ نوشاہی۔

marfat.com

ضربِ نوشاہی بر مدعی چندر بنسیائی (مطبوعہ)

مولفہ ابوالاویس پیر سیّد کوثر حسین شاہ سیّد نوشاہی قادری۔

سلسلہ نوشاہیہ کا تعارف (مطبوعہ)

مصنفہ پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی۔

نوشہ گنج بخش (مطبوعہ)

از تصنیف پیر سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی قادری۔

گلدستہ نوشاہی (مطبوعہ)

رشحات قلم حضرت علامہ سیّد ابوالکمال برقؔ نوشاہی۔

مُناقباتِ نوشاہیہ (مطبوعہ)

اردو فارسی کلام علامہ قاضی غلام مرتضٰی صابرؔ نوشاہی ۔

بزمِ نوشاہیہ قادریہ آر ملے لیڈز 12 ویسٹ یارک شائیر انگلینڈ ا

marfat.com

عکس سی حرفی پکار پیر روشن ضمیر ۔ از نظام نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

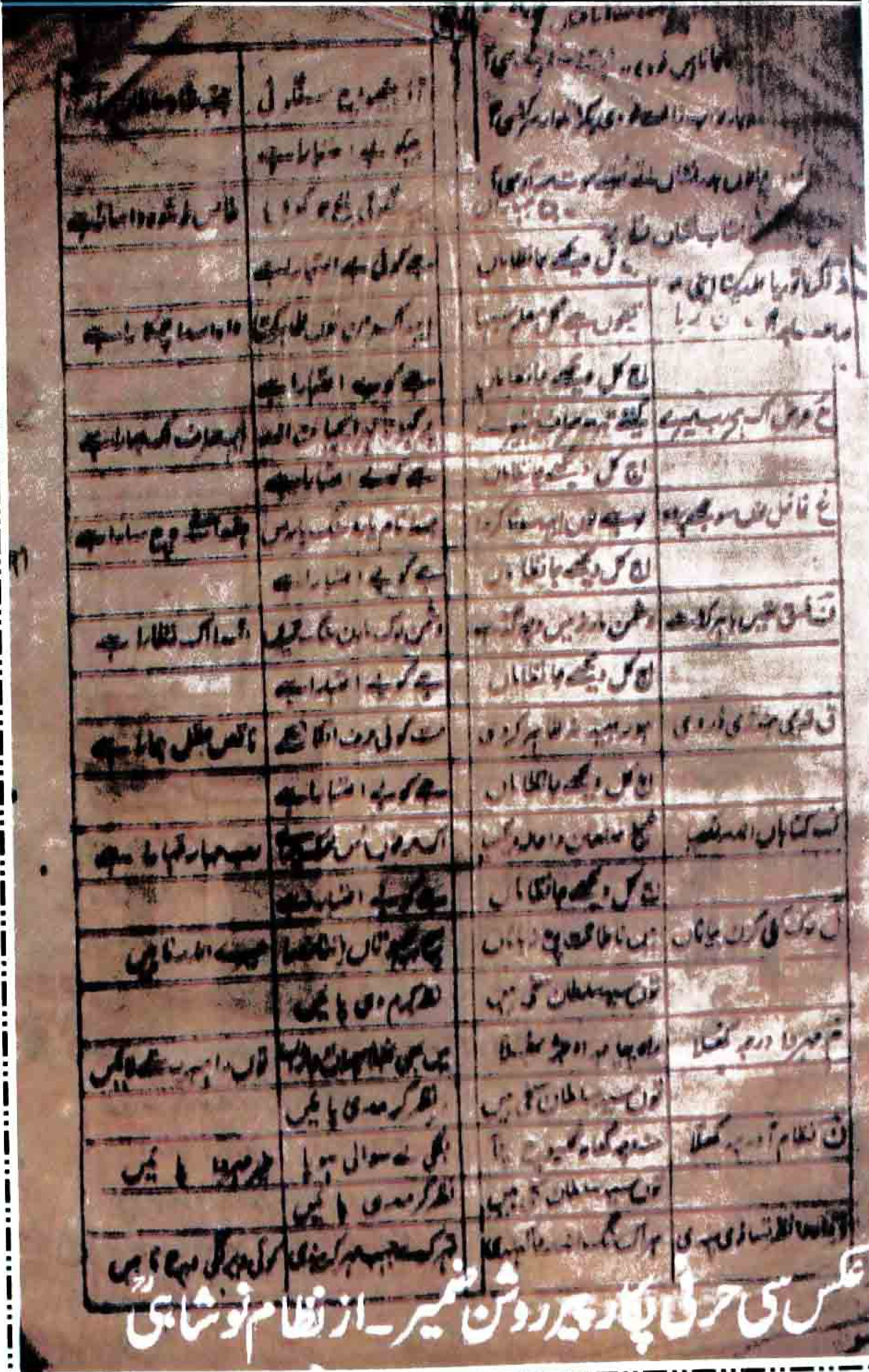

عکس سی حرفی پکار پیر روشن ضمیر ۔ از نظام نوشاہیؒ

marfat.com

عکس سی حرفی پکار پیر روشن ضمیر ۔ از نظام نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

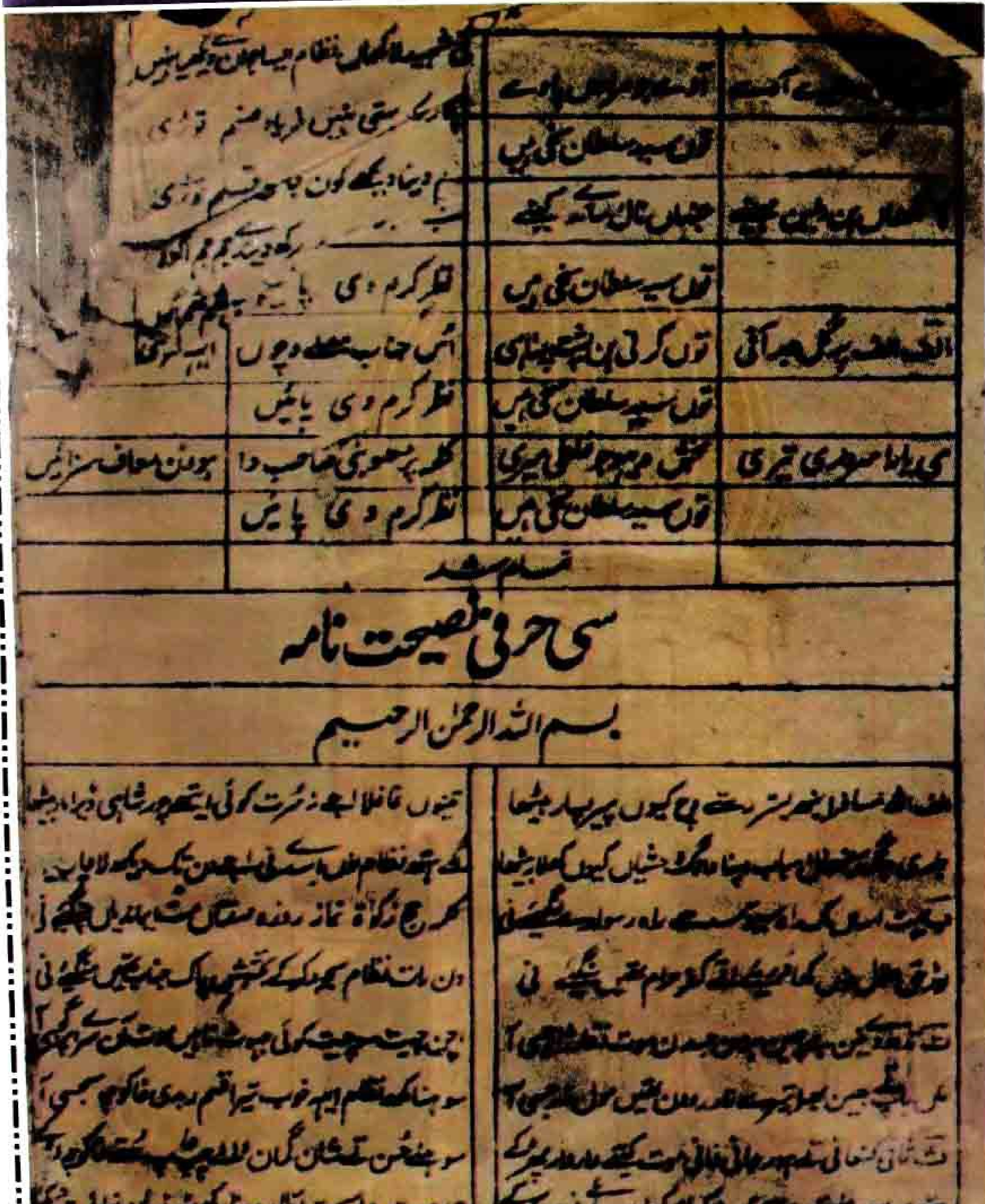
توں سید سلطان سخی ہیں

نظر کرم دی پائیں

سی حرفی نصیحت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عکس سی حرفی پکار پیر روشن ضمیر ۔ از نظام نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

عکس آئینہ اسرار جس میں نظام نوشاہی نے اپنے مرشد کے نام کے ساتھ سیّد لکھا ہے

۲۶

نقل نمازوں چنگی مجلس کول انہاندے بہنا
علم وفا محبت رحمت پیر میرے وچ چلے
سرّ حقانی دل [illegible] وچ صوفی سالک زاہد
کسب تواضع [illegible] رہبر سچی جیب سلونی
درمیانی بحر عرفانی [illegible] باتاں کرئے
میں اس درد آند [illegible] گنہار کمینہ
اول آخر ظاہر باطن [illegible] پیر رنگیلا
سنو عزیزو ایہ گل [illegible] دی حقیقت
اوہ دستار شریف انہاندی [illegible]
امر نوشاہ دا جو نوشاہی کرن تابعداری
پشت بہ پشتی ہاشم شاہ دی [illegible] علم
ہاشم شاہ دی پشتو [illegible] ایہ گل [illegible]

گل انہاندی بحر عرفانی دین دنی دا گہنا
شرم حیا تے درویشی کم انہاں نچ [illegible]
خضر الیاس انہاں نصیب [illegible] علم توحید
گل کرن تے طالب تائیں شوق [illegible] اندر
چپ ہو لوسی کم [illegible] ایسے غدب البیو [illegible]
ایہا اسدی شوق محبت [illegible] کرنید
کر تعظیم نظام فقیرا شعر سنا کر حیلا
اوہ دستار مبارک الی گل کراں اتفاقی
سنہ نبوی مسلا سچا گل ایہو سچ بیتی
ہاشم شاہ اسا ڈے لوں نہ کرسن [illegible]
سجناں اٹھے امر قبولیا نیت نال ربانی
تا وقت کوئی یار نظاماں کرسی حکم [illegible]

التماس غزل بنام پیر روشن ضمیر سرکار سید سلطان علی شاہ صاحب دستار مبارک

لے سیّو میں وگنہاری باندی شاہ سلطان دیہاں

نوشاہ گنج بخشدا پوتا
دل بھتیں [illegible] وچ [illegible]
ہر اک بند اصفت [illegible]
میں بھی [illegible] فیض حضوری
بڑی کمینی میں بے لجی
دن اتے میں [illegible] کردی

داہ مکھ نور نورانی
روشن شمع نوشاہی
واہ واہ [illegible] رنگلا
در پہ آن بچھائی [illegible]
ڈگدی [illegible] آور [illegible]
بے تخواہی تیری بردی
تیرے گھر وچ کجھ نہ گھاٹا
ایک تیری گولی بردی

بیٹھے [illegible] خلوت [illegible] کھجاں وحدت کہانیاں

پیشانی وچ نور چمکے
فرد قرآن [illegible]
چنگیاں [illegible] نظام [illegible]
یاد ہو [illegible]
ہن خود لاچا [illegible]
دور [illegible] ایہ سر [illegible]
بخش بندیوں انا [illegible]
کھا کھا روٹیاں [illegible]

جیوں بجلی اسمانیاں
خلقاں اس جہانیاں
صفتاں عالیشانیاں
سن عرضاں نادانیاں
گلاں سچ دیا ندیاں
غم لہراں طوفانیاں

کتاب ہذا کے ملنے کا پتہ شاہی دواخانہ راولپنڈی

marfat.com

عکس آئینہ اسرار مطبوعہ مصنفہ نظام الدین مرید وخلیفہ سنگھوئی دربار

٤٧

[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]

دربیان غزل شریف در جہانی پیر رہنما حضرت سید سلطان ملک شاہ صاحب سنگوئی شریف

[illegible]

[illegible]

کتاب ہذا انگریزی کا پنجابی [illegible] راولپنڈی

marfat.com

عکس آئینہ اسرار جسمیں مولف نے اپنے دادا مرشد کے نام کیساتھ سیّد لکھا ہے

ہور ہزاراں طالب خادم کی میں عرض گزاراں
ہاں اک ذکر رہیا اوہ وساں جیوں تا دی ورتا گے
کوئی دن اجیلوں اگے سنگ حضرت حضور دے تاگے
ہاشم شاہ دے نال محبت قبلہ عالم والی
اکثر چھوٹے بیٹھے ہوندے والی باپ پیارے
حضرت نوشاہ امر ستایا اندر مجلس تائیں
ایس بکھیڑ نہ ہوشوں خالی اصل اتائی
آہیں آہیں سیہناں کہیا کرنا حضوری
فر دستار خلافت والی نوشاہ پیر عطا وا
اوہ جی وارث امر کیا حضرت نوشاہ سرتیں
شاہ ہاشم شاہ دیری چالی سمجھو تیس تائیں
سبہناں امر قبول حضوری بہت ہوئی دل تازی
بانی خلیفے صیبے طالب بعد اولاد وہاندی
ہور اک راوی کرے روایت سند کتابوں پوری
دو فرزند انہاندے ہوئے بیعت نوشاہ جی پائی
پاک سلیمان نوری صاحب کہیا پاک بلاوں
آپ اٹھے اولاد انہاندی فیض لیا اس در تھیں
دلدریائی لقب حضوری نام ہاشم شاہ اصلی
گھر فرزند انہاندے ہویا شاہ محمد و لا
فر گدی دستار خلافت انہاں وصل ہوئی
نوشاہ ثانی کہن انہاں نوں ہو جو ان پیکو
سید مہدی رسول انہاں نوں بیٹا بخشیا خالق
اوہ دستار مبارک جیڑی باپ انہاں نوں دتی

جس تحقیق نوشاہ دی کیتی اوہ محرم اسرار اں
حضرت نوشاہ ثانی جیکوں جسدا ناں چھیڑ سدے
طالب خادم ہو بہتیرے آ بیٹھے سنگات
جیوں یعقوب یوسف دی آہی الفت عجب نرالی
ہن تک ایہ گل ظاہر دیکھو بندہ کی وچارے
ایہ جو مینوں نعمت بخشی خالق اکبر سائیں
ہاشم شاہ نوں سی کرا نگا بیشک اپنی جائی
ہو جو آپ امر فرماؤ اوہ گل ہوسی پوری
بیٹے ہاشم شاہ نوں بخشی جیوں حقاں وتاوا
ہیں ہاشم شاہ ہاشم نوشہ کوئی گل وکھری ناہیں
ہن تعظیم تسانوں لائق سدی کرو سلامی
کر تعظیماں ہاشم شاہ نوں دین مبارک بادی
حضرت ہاشم شاہ سعد تو ہن رحمت پئی چاری
حضرت نوشاہی دا مرشد پاک سلیمان نوری
تاں جو چھیڑدا ایہ صاف نیت اخلاصوں
تاں بیعت نوشاہ دی ہو دسیا کر تسانوں
ہن تو ہوں تعظیم بجا دن نمبر ہر دستار گھر تیر
نوشاہی تے دریائی پشتی پانی صاحب نسلی
زاہد عابد سخی دلاور سچ جانی مقبول لا
اسی طرح سب گل لوکی اک رہیا نہ کوئی
حضرت رحمت انہاں اندر بہوں بخشش چنا دوں
لائق تک انہاں نوں تازہ گدیوں کیتا مالک
جنت وسیا اوں حضرت سے علی پائی ذی جتی

marfat.com

عکس گلزار نوشاہی مطبوعہ جس میں نوشہ پیر کو عباس بن علی المرتضٰی کی اولاد لکھا ہے

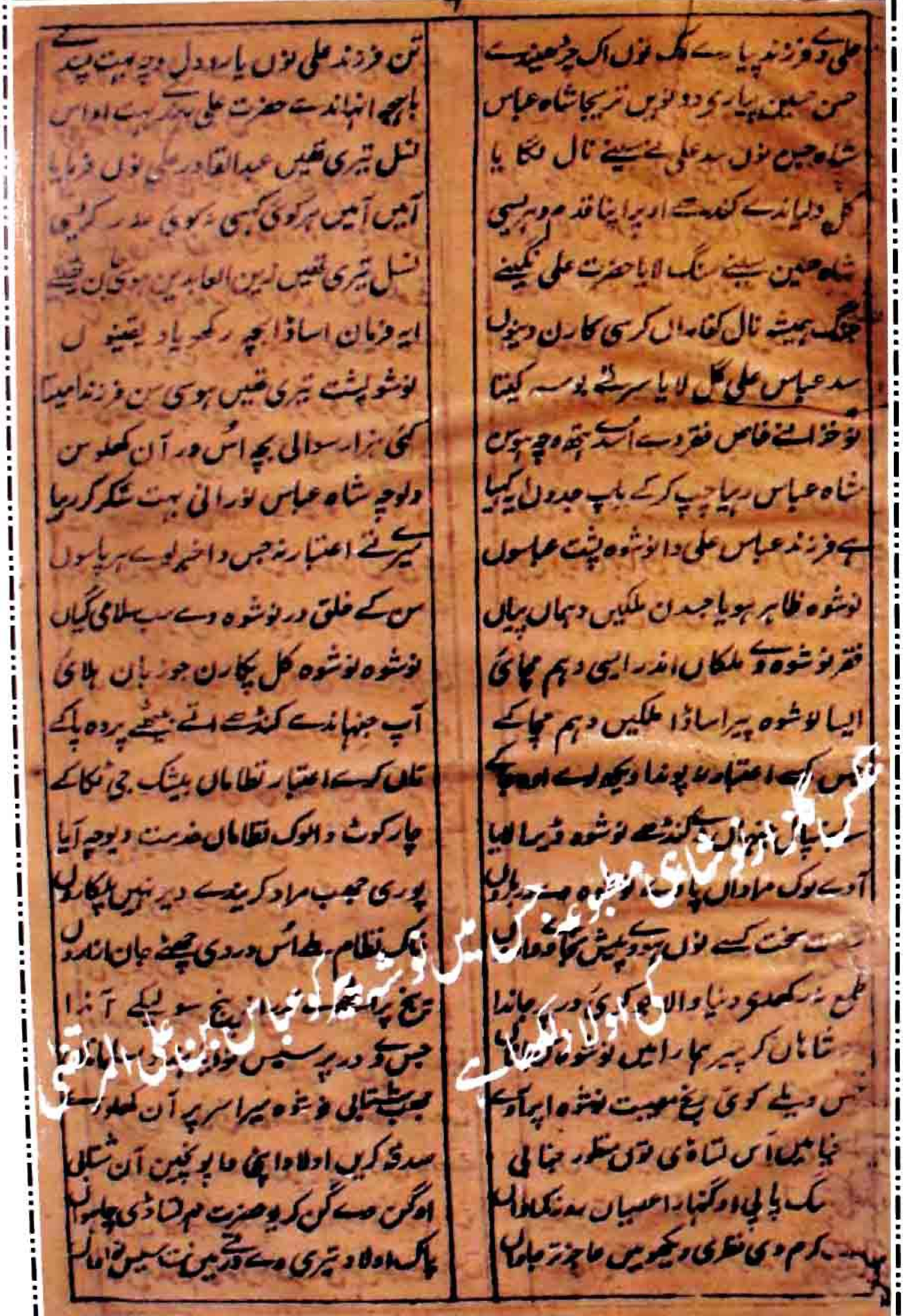

علی دے فرزند پیارے تک نوں اک چڑھیندے
حسن حسین پیارے دو نوبیں تریجا شاہ عباس
شاہ حسین نوں سید علی نے سینے نال لگایا
کل دلبندے کندھے اوپر اپنا قدم دھریسی
شاہ حسین سینے سنگ لایا حضرت علی نگینے
جنگ ہمیشہ نال کفاراں کرسی کارن دین دے
سید عباس علی گل لایا سر تے بوسہ کیتا
نوشو اسنے خاص فقر دے اسدے پُتر وچ ہوسن
شاہ عباس رہیا چپ کرکے باپ جدوں ایہ کیہا
ہے فرزند عباس علی دا نوشوہ پشت عباسوں
نوشوہ ظاہر ہویا جدن ملکیں دھماں پیاں
فقر نوشوہ دے ملکاں اندر ایسی دھم مچائی
ایسا نوشوہ پیر اساڈا ملکیں دھم مچا کے
کس کسے اعتقاد نہ پوندا دیکھو لے اوہ جا کے
سب بیماراں جہاں دے کنڈھے نوشوہ ڈیسا لیا
آوے لوک مراداں پاون نوشوہ جس در بولوں
سخت کسے نوں ہووے پیش مخاطب
طمع نہ رکھو دنیا والی کوئی ور جاندا
شاہاں کر پیر ہمارا ایں نوشوہ
جس ویلے کوئی پیغ مصیبت نوشوہ اپنا
دنیا میں آس شاہی توں سنگ نہ جانا
سنگ بابلی وو گنہار اعصیاں
کرم دی نظری دیکھو میں عاجز تر جانا

تن فرزند علی نوں یاسو دل وچ بہت پسندے
باہج انہاں دے حضرت علی ہور بہت اولاس
نسل تیری تھیں عبدالقادر علی نوں فرمایا
آئیں آئیں ہر کوئی کیسی نہ کوئی عدد کریسی
نسل تیری تھیں زین العابدین ہوسی ابن حسینے
ایہ فرمان اساڈا اچے رکھو یاد یقینوں
نوشو پشت تیری تھیں ہوسی سن فرزند امیدا
کئی ہزار سوالی بچہ اس در آن کھلوسن
دلو چہ شاہ عباس نورانی بہت شکر کر رہیا
پیرے نے اعتبار نہ جس دا اخیر لوے ہر پاسوں
سن کے خلق در نوشوہ دے سب سلامی گیاں
نوشوہ نوشوہ کل پکارن جو زبان ہلائی
آپ جنہاں دے کنڈھے اتے بیٹھے پردہ پاکے
تاں کرے اعتبار نطاماں بیشک جی لگاکے
چار کوٹ دا لوک نظاماں خدمت دے وچ آیا
پوری حاجت مراد کریندے دیر نہیں پل کاروں
نک نظام طاؤس ودی چھٹے جان انہاں دوں
تیغ پراہم ... پیغ سو لیکے آندا
جس کر در پہ سنیس ...
جب بستانی نوشوہ میرا سر پہ آن کھلوسے
سدا کریں اولاد اپنی مایوس نہ آن شکل
اوہ کس دے گن کرے حضرت ہم شادی چا لوں
پاک اولاد تیری دے در تے ... نت سیس نواواں

عکس گلزار نوشاہی مطبوعہ جس میں نوشہ پیر کو عباس بن علی المرتضی کی اولاد دکھایا ہے

marfat.com

عکس شجرہ نسب صاحبزادگان سنگھوئی مرتبہ مرزا اطلا محمد پشاوری جو سیدنا علیؓ پر منتہی ہوتا ہے

marfat.com

عکس شجرہ طریقت جس میں صاحبزادگان سنگھوئی کے جدامجد عبدالرسول کو سیّد عبدالرسول لکھا ہے

یا اللہ — یا محمد

الحمدللہ بکرم ودود کریم — بحمد نصرت بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرۂ شریف نوشاہی قادریہ

گر تجلی ذات خواہی صورت مرشد ببیں — ذاتِ حق را آشکارا اندرونِ خود ببیں۔

گر تو میخواہی کہ جناب در دو عالم سروری — باش در دنیا محبت خاندانِ قادری

سلسلہِ داران چشت سہروردو نقشبند — فیض یابند از درِ عالی نشاں قادری

اِقبلو ھذا دعائی اے رحیمُ لامکان — استغفرولا احمدِ سید عالی نشاں

اے خداوندا بذاتِ کبریا کے واسطے
میں آیا ہوا ہوں تحت قیدِ غفلت میں اسیر
خواجہ صاحب حسن بصری شاہ حبیب عجمی رفیق
شاہ جواں معروف کرخی بزرگ سقطی اولیاء
شیخ شبلی پیر صاحب عالیجاہ عبد العزیز
خواجہ یوسف۔ ابوالحسن شاہ بوسعید الدین پیر
خواجہ عبد الوہاب سید بوالنصر شاہ گیلانی
خواجہ احمد شاہ کی برکت حرمتِ مسعود شاہ
ازبرائے سید علی شاہ شاہِ امیر و پیر جو،
شاہ محمد غوث قاضی شاہ مبارک شاہ معروف
ہادی محمد پیر نوشہ کی جو عزت دیکھ کے
دولا محمد شاہ دلا ور پیر سید عبد الرسول
شاہ غلام حسین صاحب پھر اکبر علی شاہ متقی
پنجتن امام باراں چوداں ایہہ معصوم جو،
از بحرمت لطف اپنے سے رحیم و لامکاں
اے گداگر درگاہ نوشہ یہ حافظ فقیر
کر کرم ایک نظر اس گنہگار نذیر پر،

رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ کے واسطے
کھول دے مشکل میری مشکل کشا کے واسطے
لطف کر داؤد شاہ لقبِ عطا کے واسطے
حرمتِ جنید شاہ بزرگِ وفا کے واسطے
بحر عبد الواحد وعدہ راحتِ ندا کے واسطے
حرمتِ محی الدین میراں رہنما کے واسطے
حرمت شاہ سید صوفی زاہد صفا کے واسطے
از طفیل کرم علی شاہ پُرضیا کے واسطے
صدقہ شمس الدین عالی مرتقا کے واسطے
شاہ سلیمان پاک نوری مدعا کے واسطے
صاحبِ دستار ہاشم شاہ شفاء کے واسطے
بحرمت شاہ نیک عالم پارسا کے واسطے
پھر شاہ سخی سلطان علی پیشوا کے واسطے
حرمتِ خیر النساء ارض و سماء کے واسطے
رحم بحیراں نظام دین صاحب اولیا کے واسطے
حق لگائے مانگے صدا روزِ جزا کے واسطے
رکھتا ہے امید بخشش کی صلے علی کے واسطے

تصنیف:۔ سائیں نظام الدین نوشاہی قادری

خادم نوشاہی: نذیر احمد سجادہ نشین دربار حضرت نظام الدین
قادری نوشاہی، ڈھوک حافظ متصل ایئرپورٹ راولپنڈی

عکس شجرہ طریقت جس میں صاحبزادگان سنگھوئی کے جدامجد عبدالرسول کو سیّد عبدالرسول لکھا ہے

marfat.com

آئینہ اسرار کے سرورق کا عکس جس پر اولاد نوشہ پیر کو سیّد لکھا گیا ہے

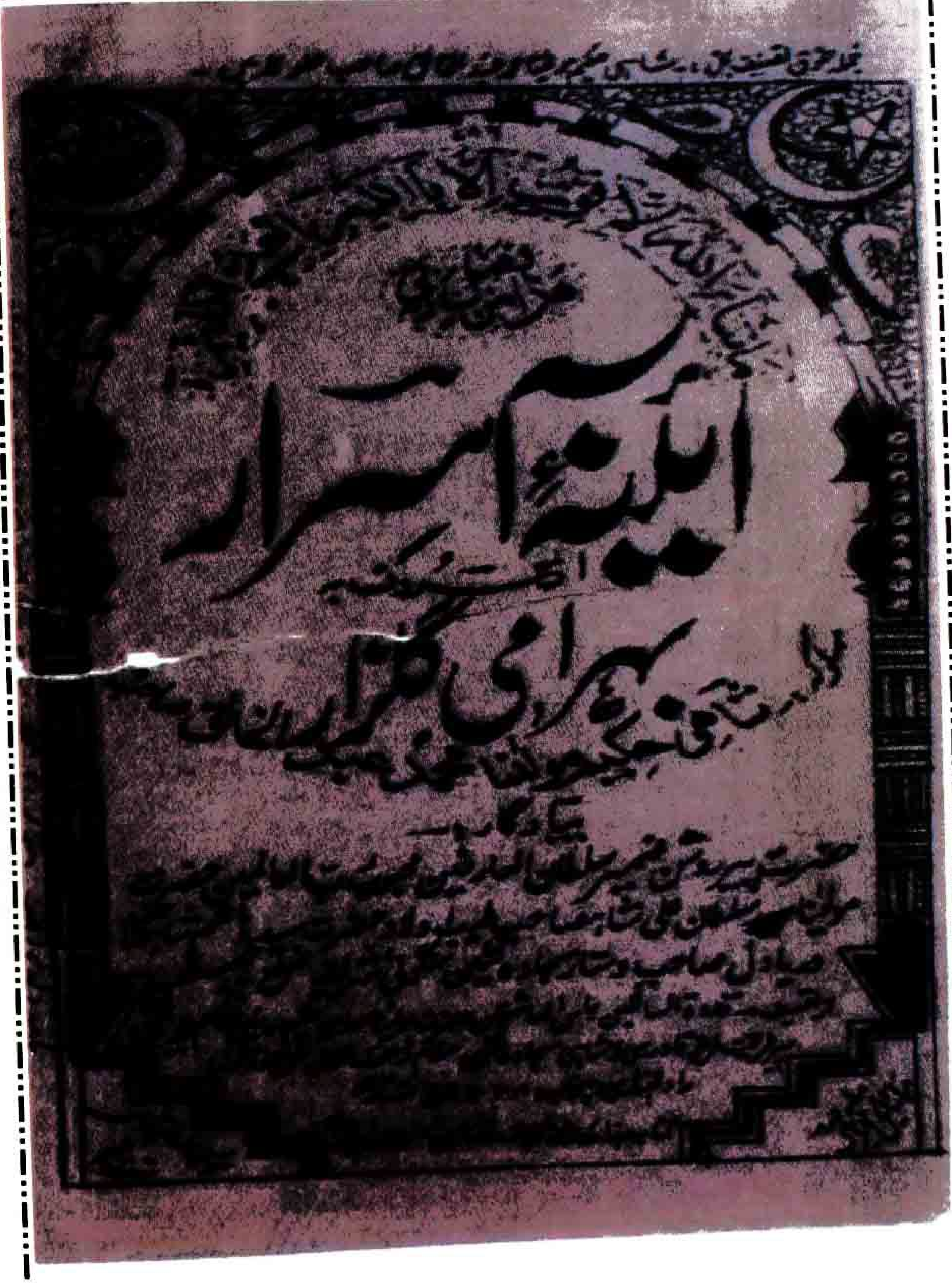
آئینہ اسرار

آئینہ اسرار کے سرورق کا عکس جس پر اولاد نوشہ پیر کو سیّد لکھا گیا ہے

marfat.com

گلزار نظام کا عکس جس میں عبدالرسول کو سیّد عبدالرسول لکھا گیا ہے

شاہ محمد غوث قاضی شاہ مبارک شاہ معروف
شاہ سلیمان پاک نوری مُدعا کے واسطے

ہادی محمد پیر نوشہ کی جو عزمت دیکھ کے
صاحبِ دستار ہاشم شاہ شفاء کے واسطے

دولا محمد شاہ دلاور پیر سیّد عبدالرسول
فرحرمت شاہ نیک عالم پارسا کے واسطے

شاہ غلام حسین صاحب پھر اکبر علی شاہ متقی
پھر شاہ سخی سلطان علی پیشوا کے واسطے

پنج تن امام بارہ چوداں ایہہ معصوم جو
حرمتِ خیر النساء ارض وسماء کے واسطے

از بحرمت لطف اپنے سے رحیم و لامکاں
رحم کیجیو اس نظام دین صاحب اولیا کے واسطے

اے گدا گردرگاہ نوشہ یہ حافظ فقیر
حق اگائے مانگے صدا روز جزا کے واسطے

گلزار نظام کا عکس جس میں عبدالرسول کو سیّد عبدالرسول لکھا گیا ہے

marfat.com

عکس شجرہ جدی نوشہ گنج بخش از بیاض نوشاہی قلمی

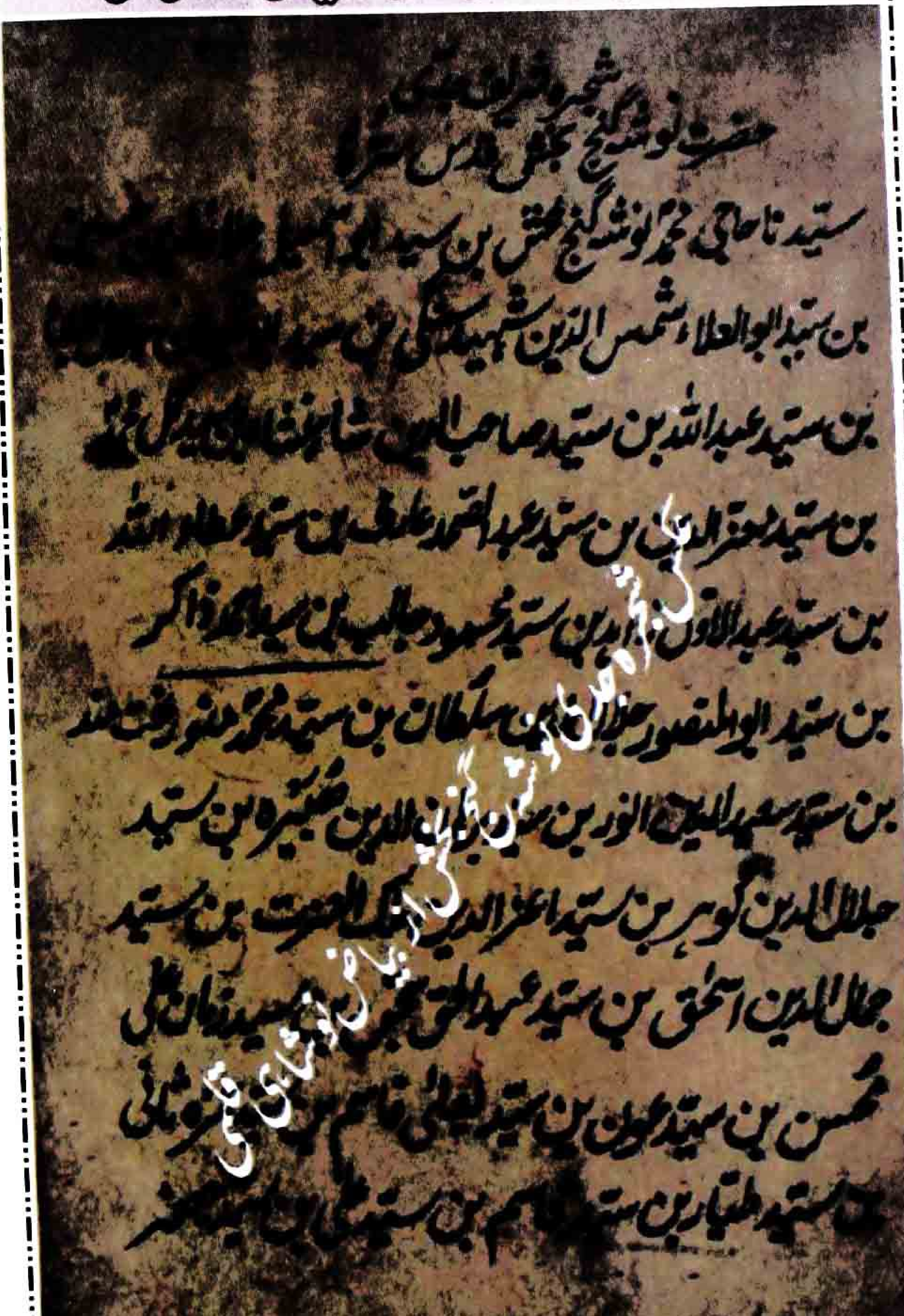
شجرہ شریف جدی
حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ
سیدنا حاجی محمد نوشہ گنج بخش بن سید ابو
بن سید ابو العلاء شمس الدین شہید ... بن سید
بن سید عبد اللہ بن سید صاحب الدین شاہ
بن سید معز الدین بن سید عبد الصمد عاشق بن سید عطاء اللہ
بن سید عبد الاول ... بن سید محمود جالب بن سید ... ذاکر
بن سید ابو المنصور ... بن سید سلطان بن سید محمد منور
بن سید ... الانور بن سید ... الدین ... بن سید
جلال الدین گوہر بن سید اعز الدین ... بن سید
جمال الدین اسحاق بن سید عبد الحق ... بن سید ... علی
محسن بن سید ... بن سید ... قاسم بن ...
... سید طیار بن سید ...

marfat.com

عکس شجرہ جدی نوشہ گنج بخش از بیاض نوشاہی قلمی

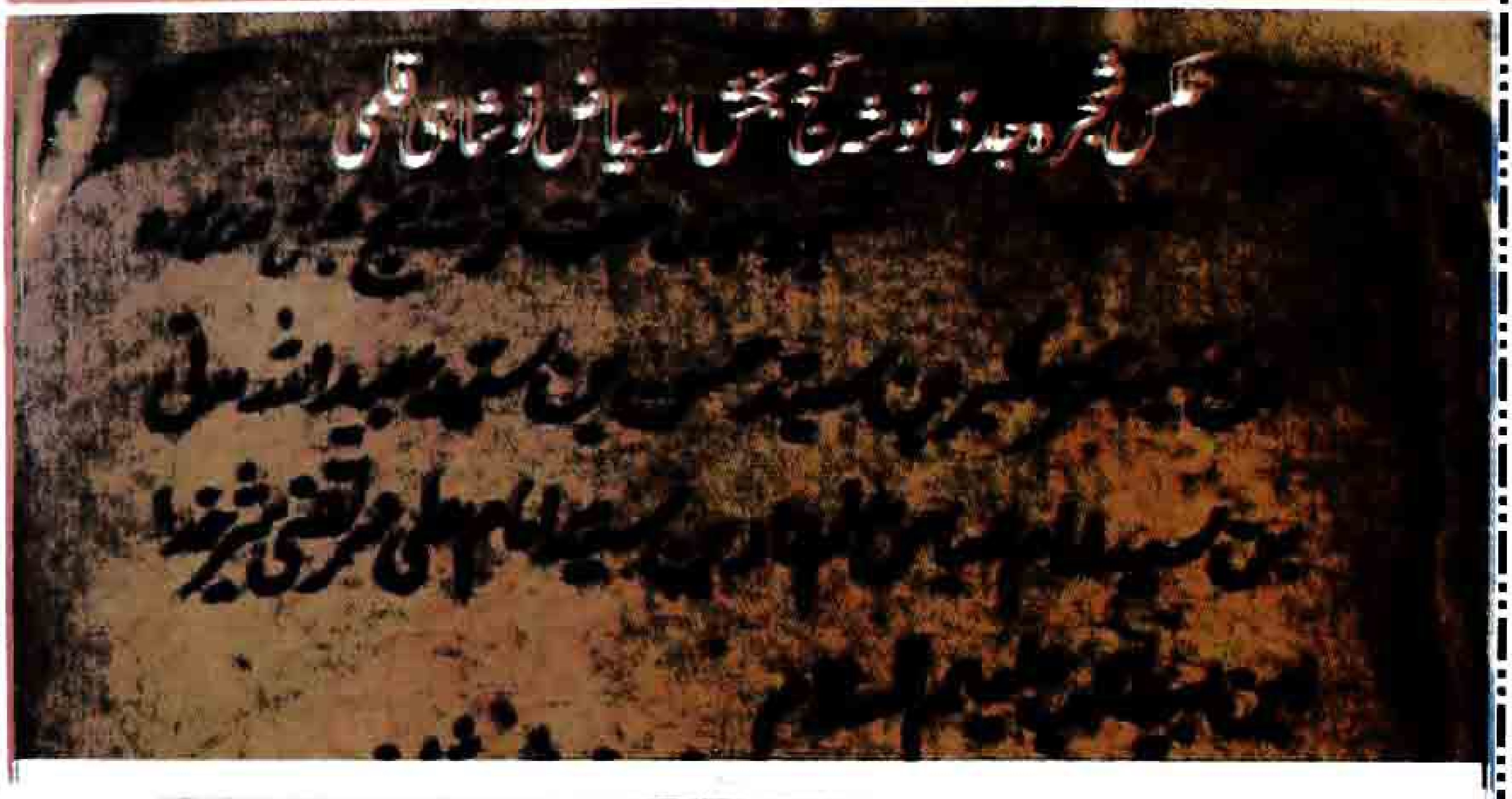

عکس شجرہ طریقت صاحبزادگان گھمی مرتبہ نظام نوشاہی

marfat.com

عکس کرسی نامہ نوشہ رحمۃ اللہ علیہ پیر از کنز الرحمت پنجابی مطبوعہ

بہت کرامت تحقیق ظاہر ہر تھیں لکھاں بیلیس　　وقت وصال وصیت کیتی آپے قبر بنائیں
ہوون عطا سبر آمد تارہ جھڑی جگہ مکانوں　　قبر بناؤ اوسے جاگہ مرقد اساں چھپانوں
غرض ہمالی قبر مبارک جھڑی جگہ مکانے　　ہوون عطا سبر آمد تارہ ریہے لکھے کھوائے
باپ نوشہ حاجی دا ولی سائیں ریڈی الیس حضوری　　یاد صدا اکھ ہر ہر یاقت تکھوائے عصمت ضروری
ست واری سچ کیتا اسنے ورے عالی پائے　　متقیاں دی نجی منزل اللہ بس بٹھائے
نوشہ والا جام پلایس آکھ ساقی اک واری　　اندر حلق عمیر اسدے جرعہ ست ستاری
سالک اشرف یاد صدا وچہ تحویت نوں پائے　　ذکر مبارک نوشہ والا صبح مساؤ پائے
ماں آہدی اسم مبارک والی جیوی آیا　　دیوں نسل بزرگاں جیٹھک آ شرف کھول سنایا
کہ گئیا دوال پڑھن مبارک جیٹھا اکو سنائی　　دو رد آہا پہلوال اتھاؤں سچی گل سنائی

کرسی صفی نوشہ حاجی اتھے لکھاں پوری　　شام صبح کرو پڑھو مطلب ملے ضروری

کرسی نامہ

نام علاؤ الدین آکیہا سو حاجی نوشہ والا　　وحدت دے گلستانوں بھیا وہ وحدت کی حق تعالیٰ
نور الٰہی اوہ مظہر رب جلال سمارا　　اوہ ہویا گھر ہوئے پیدا جیو تکر روشن تارا
جو ہویا گھر ساہن پیدا اختر ان نور الٰہی　　گل محمد گل عرفانی وچہ بستان صفائی
نور شمع عرفان الٰہی موج الدین ربانی　　بوند اکو لوں صدق ہوئی اندر باغ عرفانی
نام اوتل اوہ سیل کرم دا بحر وچوں عرفانی　　کان ہدایت جان اوتل اوہ مبارک دنیا فانی
جالب اسدا باپ مبارک مہک جیوں کستوری　　اچھر شوق محبت اندر رنگیا رنگ حضوری
یعنی سلطان ولایت والا اوہ سلطان گرامی　　مثل دوجے گھر پیدا ہویا جسدے شان گرامی
صاحب لطف الٰہی آیا نامی سائیں سہارا　　بعد تہ نامی شخص موحد تابع عالم سارا
کور اکیہا سو اسدا کامل دشمن کور کرائے　　دی عزت سی ملک زیادہ دنیا دین وسالے
کور روشن نام مبارک جیوں انواری　　جن ہا رب گرامی اسدا صوت بہتر پیاری
لکھو لکھ نام مبارک اسدا کامل آہا مرد ربانی　　شاہ قطب آسمان عرفانی آہا قطب حقانی
آہا شاہ بزرگ تا جو سر سالار فقیراں　　داؤن شاہ سخاوت والا فائق وچہ امیراں

عکس کرسی نامہ نوشہ پیر از کنز الرحمت پنجابی مطبوعہ

marfat.com

عکس کرسی نامہ نوشہ رحمۃ اللہ علیہ پیر از کنز الرحمت پنجابی مطبوعہ

[illegible] مبارک ... لطف کمال ... ودیا — [illegible]

صاف ... رنگت ہویا ... — [illegible]

ایسے ... لکھے ... حضرت ... — ... یاد کریں ... رحمت ...

عالی شان ولادت نوشہ حاجی عز شان اللہ — نام علاؤالدین جنہاں تخلص حق لقب الا

مثنوی

اندر بطن مبارک ماں دے حضرت نوشہ آیا — مثل چراغ منور جیویں گھر ماں دا چمکایا

وچ مبارک دن فرشتے ہر دن ماں گھر بھیجے — زینت زیب اندر آسماناں دے وا سجے لیسے

... خوشی ... نور انوار دی — ... خوش ... کوئی

... قامت ... باہر آیا — ... سعادت بخت نازل فرمایا

... خبر ہوئی ... نوشہ والی — ... سعادت والا گکرن خیالی

... آکھی ... کوئی — خاطر جمع کیا ... رحمت ... ہوئی

... تابیں — ... ابھیں

نام محمد حاجی ... لکھائیں — ... نائیں

... تربیت ... الٰہی — ... رحمت ... فیض ربانی

... نوشہ الا ... رب جڑنا — ... مبارک ... پایا

... فرمایا حضرت لطف کرم ... ہوں — نوشہ ... فضل الٰہوں

... فرمائے — ہووے ... کولوں ... اٹھاوے

... کر ... کا بی — ... آیا ... فضل الٰہی

... مبارک ... — ... فرشتے ... شاہ ...

... شتری ... کادوں — ... ہوئی کل نحوست جاوں

شاہ سلیمان ... — ... مبارک حاجی ... رکھوائے

پاڑ پوشاک مبارک ... — ... حفاظت رکھو شاہ فرمایا

بروم کرو حفاظت ... باد ... — ... حکم جیویں ... سر کارو

عکس کرسی نامہ نوشہ پیرؒ از کنز الرحمت پنجابی مطبوعہ

marfat.com

عکس شجرہ جدی نوشہ گنج بخش مطبوعہ از سیّد شیر علی شاہ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد صلوات سلام [illegible] اے محبوب [illegible]
چارے یار نبیدے پیارے جیوں آسمانی [illegible]
پہلا یار نبیدا پیارا سادق صدق یقینوں
عمر خطاب رفیق پیارا پایا قرب حضوروں
عثمان غنی چہار تریجا کرے غنیمت بھانی
چوتھا یار علی شاہ مرداں شیر خدا کہاوے
حسن حسین پیارے اُسدے اللہ نام دکاوے
پنجتن دی تعریف نہ ہوندی باہر وسعت خیالاں
تیسرا بیٹا شاہ علی دا حضرت عباس جہانے
بیٹا خاص حقیقی ہویا شاہ علی دا پایا
دو فرزند رہے [illegible] نام اونہاندا دساں
دوسرا بیٹا سلطان محمد نور شاہ وچ حرمے
عبداللہ شاہ مدنی وچوں حسن شاہ فیر ہویا
[illegible] ہویا حمزہ اول یارہ
علی محمد شاہ فیر ہویا اعلیٰ درجہ پایا
طیار شاہ جد ہویا اگوں اسدا بیٹا بھانی
حمزہ ثانی شاہ فیر ہویا سوہنا پیر سداوے
قاسم علی شاہ جد ہوئے اندر ملک عربے
اگوں شاہ قطب جد ہویا آیا ہندوستانے
عبدالحق شاہ پیر بہادر سوہناں حسن جوانی
[illegible] سب پیدا کیتا سوہنا پیر سداوے
علی گوہر شاہ اچھا ہویا اوہ فرزند پیارا
کرے عبادت مولا والی نال دلیندے جانی
ہر دم ذکر مولا دا کردا وچہ ساری زندگانی
رحم [illegible] عالم روشن جو دوران تے
سلطان شاہ فیر شاہ کہاوے خلقت [illegible]
[illegible] ہویا اگ اونہاں شاہ [illegible]

[illegible]
جہاں اسد حضرت نبی [illegible]
تصدیق رفیق حضرت دا [illegible] پایا [illegible]
[illegible] ہو دا اسمانی ظاہر [illegible]
[illegible] قرآن جیہی سی نال [illegible]
[illegible] دال حق کی [illegible] نعمتاں نال [illegible]
[illegible] خاص شہیدی [illegible]
[illegible] جز بندہ [illegible] بہت کسے [illegible]
نام [illegible] ہویا اسدا خاص شہید [illegible]
[illegible] امام حسین [illegible] شہید [illegible]
عبداللہ شاہ مدنی [illegible]
ادس ملک [illegible] نال [illegible]
[illegible] کتاب وچوں شجرہ [illegible]
جعفر شاہ فیر اسدا [illegible]
قاسم علی شاہ اگوں [illegible]
بہت بہادر سوہناں ہویا [illegible]
[illegible] بہادر مالک [illegible]
[illegible] شاہ سی [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] سی سوہناں [illegible]
[illegible] عبادت [illegible] کیتی [illegible]
[illegible] شاہ فیر [illegible] خوبی دکھاوے
[illegible] شاہ [illegible] گوہر شاہ دا [illegible]
[illegible] شاہ [illegible] اگے سی فرزند [illegible]
[illegible] شاہ فیر اگوں ہویا رحمت [illegible]
نام [illegible] جہان [illegible]
جو [illegible] آوے مطلب پاوے خالی کوئی نہ جاندی
[illegible] ملک [illegible] حکومت پائی

عکس شجرہ جدی نوشہ گنج بخش مطبوعہ از سید شیر علی شاہ نوشاہی

marfat.com

عکس شجرہ جدی نوشہ گنج بخش مطبوعہ از سید شیر علی شاہ نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

۳

[illegible]

marfat.com

عکس نسب نامہ نوشہ پیر منقول گلستان نوشاہی از سید محمد حسین ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

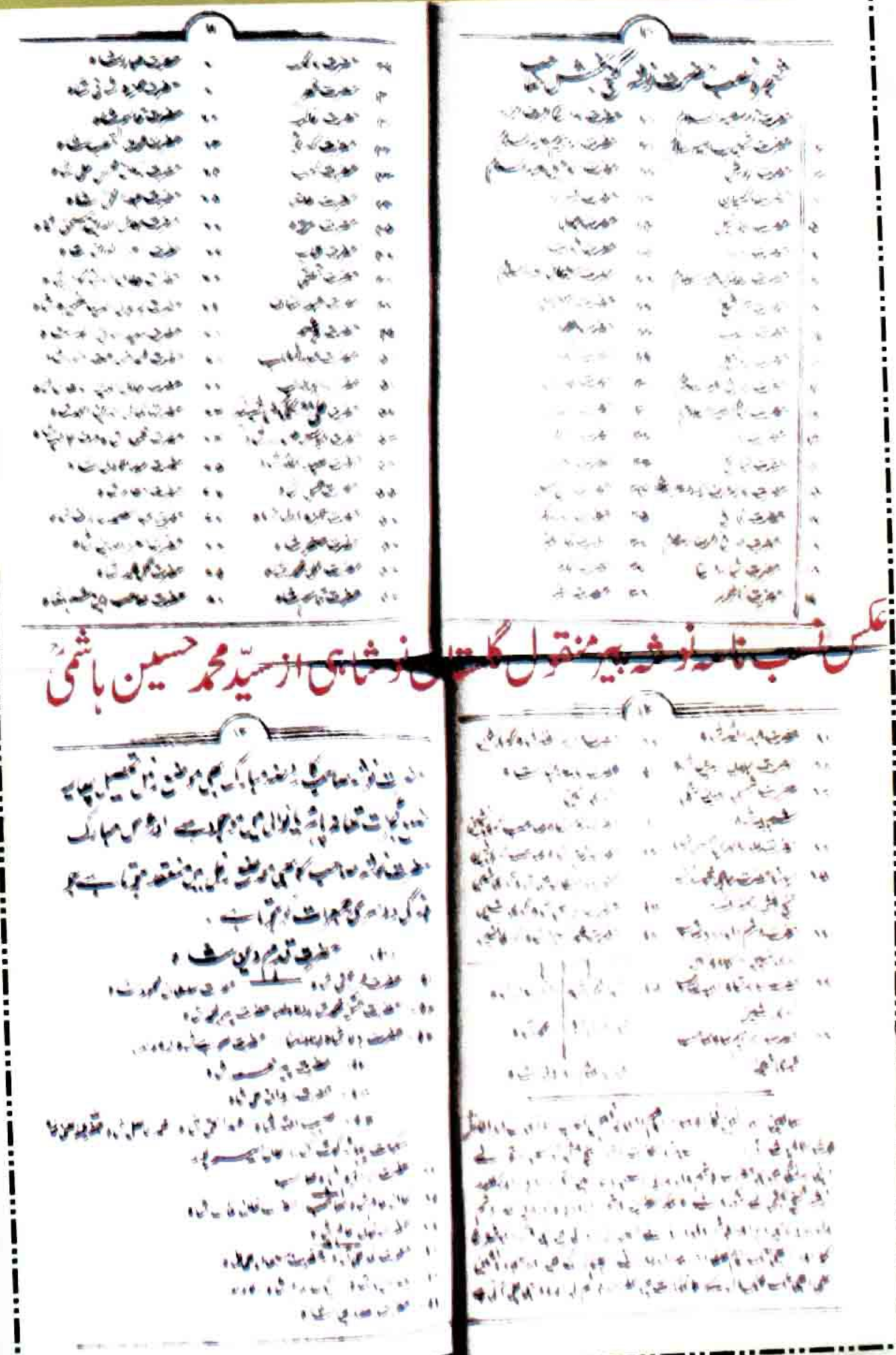

marfat.com

عکس شجرہ نسبی نوشہ پیر منقول از ماہنامہ القادر مطبوعہ گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ اللہ و نصلی علی رسول رب العالمین

شجرۂ نسبی

جناب حضرت نوشو حاجی گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ

حضرت نوشاہ حاجی بن علاؤالدین پیر ۔ شیر نوشیر از پستانِ وحدت ز تقی شیر

بود سنگین مظہر نور الٰہی سر بسر ۔ شہ جلال از لطف ایزد بادشاہ و دادگیر جلی

داشت ہمچو بادہ در دل غنچہ عشق او نہاں ۔ کرد ساہن مرغ شوق از آشیان دل اسیر

گل محمد گلبن از بوستانِ معرفت ۔ موحدین ز نور شمع معرفت روشن ضمیر

از ہنر ابر حق باز از عرفاں راکشاد ۔ بلشہ از او تیل سیلِ بحر وحدت موج گیر

تیل سعد صحیفۂ دنیا نگرواند دل او زیں ۔ خاکپائے جالب آمد رشک افشاں چوں عنبیر

ہمراز شوق و محبت کرد و ذکر جہر را ۔ یافت سلطان از سے بائے معرفت تاج و سریر

داشتمند و بحشمندی از فیض کائنات ۔ ساند ما از لطف الٰہی یافت الطاف کبیر

کوفت بجرعہ کوس وحدت بر در کثرت شتاب ۔ کور کردہ دشمنان خویش را کورا اسیر

ملک عزت راست زیبا خلعت عزت ہبر ۔ نام شاہ نور روشن گشت چوں بدر منیر

گشت حسن خالق مطلق ز قید ممکنات ۔ کھوکھر آمد مرجع حاجات ہر برنا و پیر

قطب شاہ آسمان معرفت قطب کمال ۔ شاہ آئین مقتدائے قافلہ میر و فقیر

[illegible] مظفر ماں شد چوں خضر ۔ شاہ دادن از سخاوت بود چوں ابر مطر

[illegible] لطافت سکیان را او حق ۔ شاہ کوہ از لطف ایزد بود بر اعدا نصیر

[illegible] از دگر [illegible] مناف ۔ از علی ابن ابی طالب جہاں شد نیز گیر

عکس شجرہ نسبی نوشہ پیر منقول از ماہنامہ القادر مطبوعہ گورداسپور

marfat.com

عکس شجرہ نسب نوشہ پیر رحمۃ اللہ علیہ مرتبہ سیّد عمر بخش رسول نگری قلمی

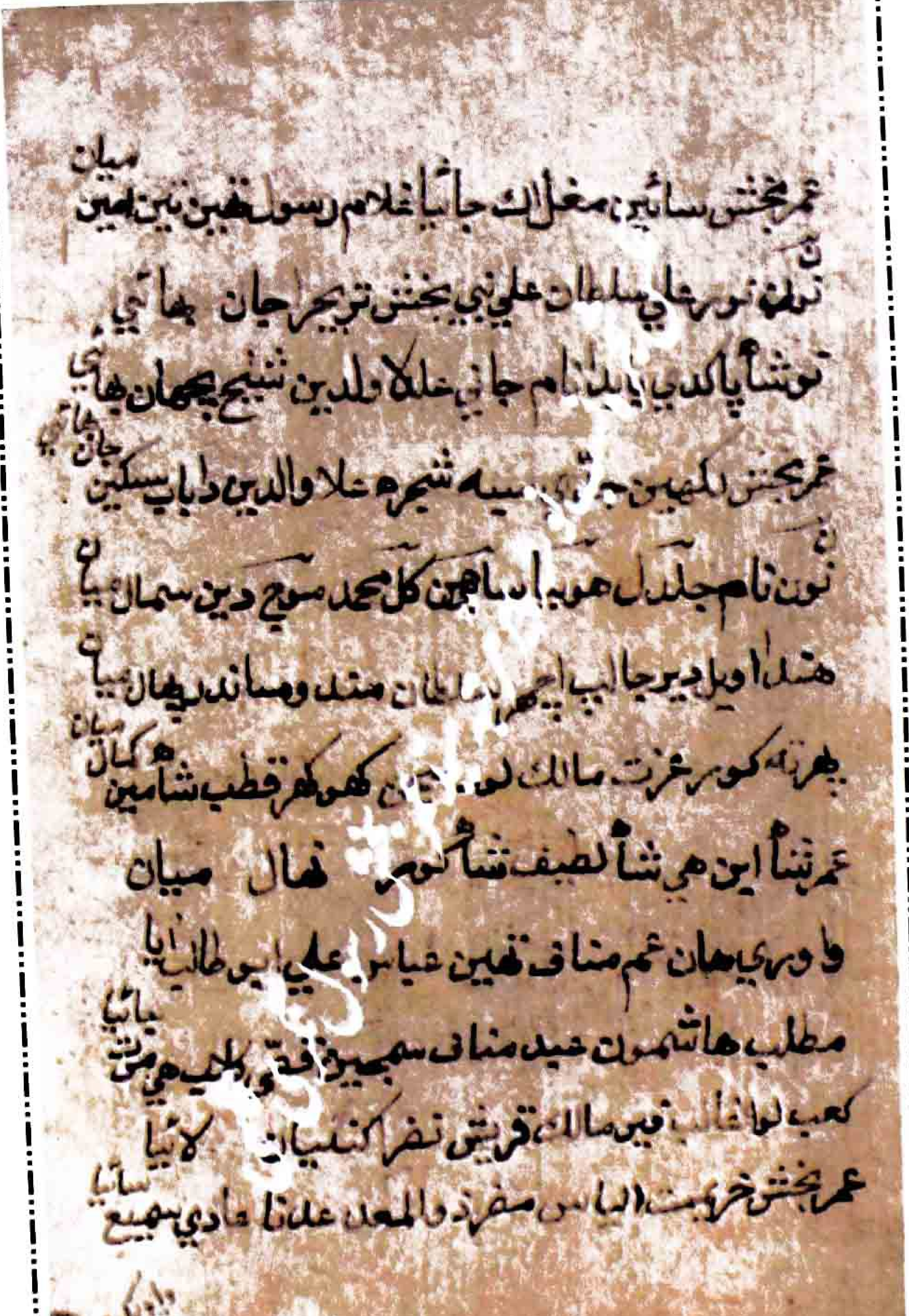

میاں
عمر بخش سائیں مغل اک جا آیا غلام رسول نہیں تین ہیں
نیلھ نو ہجائی سلطان علی نبی بخش تریجا جان بھائی
نوشا پاک دی نسل نام جانی علاالدین شیخ پچھان بھائی
عمر بخش لکھیں [illegible] سیہ شجرہ علاالدین داباپ سکین جان بھائی
نون نام جلال ہوئیا [illegible] کل محمد سوہج دین سمان بھائی
ہند اولیا دیر جا اپ [illegible] سلطان منت وسانا پچھان بھائی
پھر [illegible] کو عزت مالک [illegible] کھوکھر قطب شاہ سین کمال میاں
عمر تینا این ہی شاہ لطیف شاہ کو [illegible] نہال میاں
داوہری ہان عمر مناف نہیں عباس علی ابی طالب آیا
مطلب ہاشم عبد مناف [illegible] قصی کلاب ہی مرہ جا آیا
کعب لوی غالب فہر مالک قریش نضر کنعان لا آیا
عمر بخش خزیمہ الیاس مضر نزار معد عدنان وادی [illegible] سنایا

marfat.com

عکس نسب نوشہ پیر از تذکرہ نوشاہی منقول احوال و آثار نوشہ گنج بخش

[illegible]

عکس نسب نوشہ پیر از تذکرہ نوشاہی منقول احوال و آثار نوشہ گنج بخش مولفہ عصمت اللہ مطبوعہ

[illegible]

عکس نوشہ بھگل گلاب وا مطبوعہ

marfat.com

عکس شجرہ نسب نوشہ پیر عالیجاہ رحمۃ اللہ علیہ منقول نوشہ پُھل گلاب دا مطبوعہ

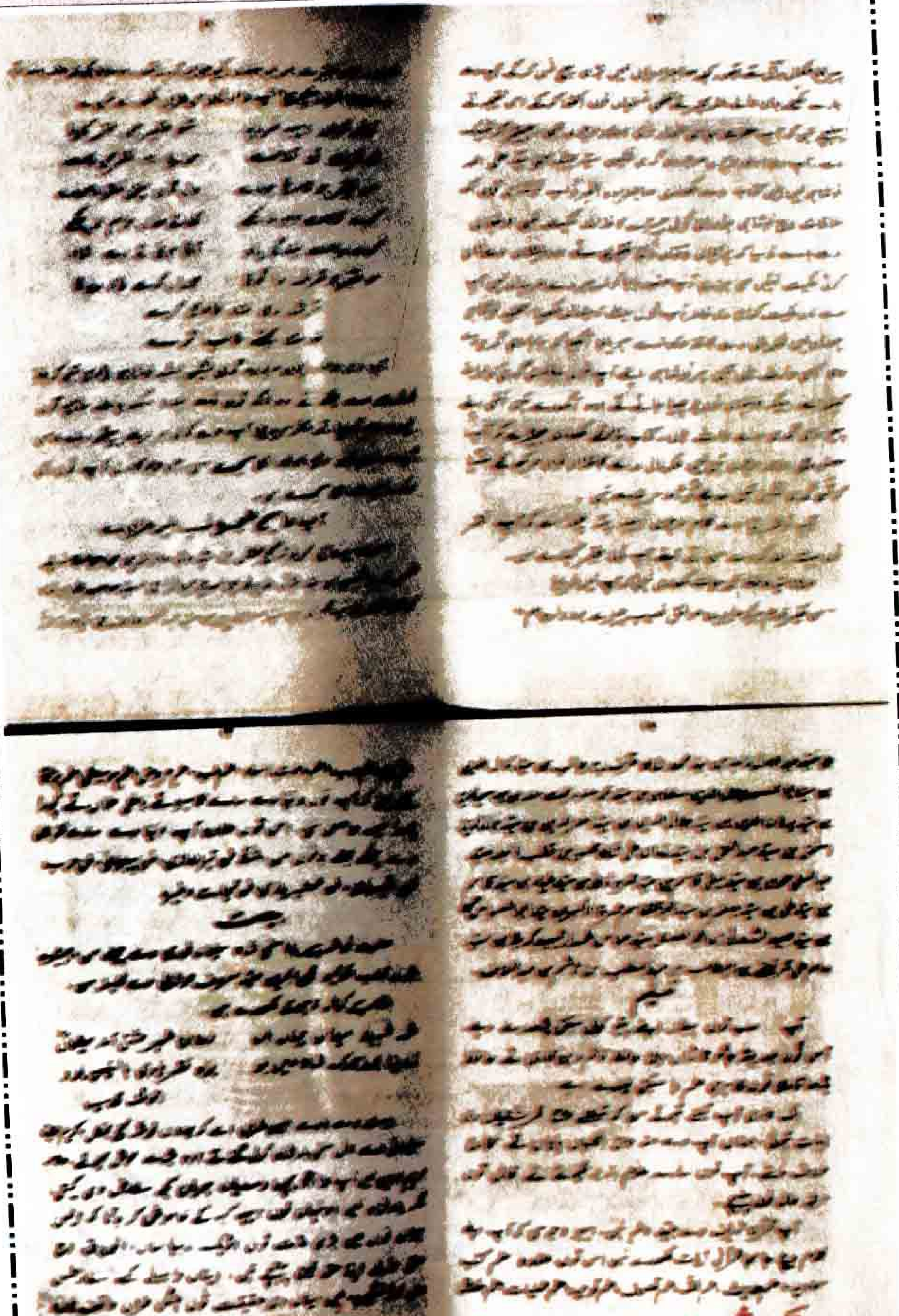

عکس شجرہ نسب نوشہ پیر عالیجاہ منقول نوشہ پھل گلاب دا مطبوعہ

marfat.com

عکس کرسی نامہ نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ منقول از کنز الرحمت فارسی مطبوعہ

در بیان کرسی جدی بے نظم قلم — یادگیر با وضوح صحیح مساوی این انجوان

حضرت نوشاہ حاجی بن علاؤ الدین پیر — شیر تر نوشید از پستان وحدت ز فقر شیر

بود سنگین مظہر نور الٰہی سر بسر — شد جلال از لطف ایزد پادشاہ و دادگیر

داشت ہو یاد در دل خود گنج عشق او نہان — کرد ساہن مرغ شوق از آشیان دل اسیر

گل محمد گل بن از بوستان معرفت — موج دین از نور شمع معرفت شد مستنیر

از ہو [illegible] ذوق بازار عرفان را کشاد — باشد از او جیل سیل بحر وحدت موج گیر

میل سوئے بیفہ دنیا نکرد از دل او یل — خاکپائے جا آپ مد مشک افشان چون عبیر

آنچہ از شوق و محبت کرد ذکر جہر را — یافت سلطان در دیار معرفت تاج و سریر

وا فتند و سخت [illegible] از فیض کائنات — ساند راز لطف الٰہی یافت الطاف کبیر

کوفت بہرہ کوس [illegible] کشت شاب — کور کردہ دشمنان خویش را کہ را اسیر

ملک عزت راست زیبا [illegible] عزت بہر — نام شاہ کود روشن گشت چون بدر منیر

گشت سجن فانی مطلق ز [illegible] ممکنات — کھوکھر آمد مرجع حاجات ہر برنا و پیر

قطب شاہ از آسمان معرفت [illegible] — شاہ آئین مقتدائے قافلہ میر و فقیر

شاہ ابن رہنمائے گمرہان شد چو خضر — شاہ دادن از سخاوت بود چون ابر مطیر

از لطیف آمد لطافت در کمال راہ حق — شاہ کو راز لطف ایزد بود بر اعدا نصیر

صاف کردہ آئینہ دل را ز زنگ غم صاف — از علی ابن ابیطالب جہان شد مستنیر

جلد در قید کتابت یک بیک آوردہ ام — گر ندانی کرسی جدی اشرف یادگیر

در تولد حضرت نوشاہ عالی منقبت — شد ہویدا اش شاہ علاؤالدین شاہ دو جہان

چو شد پرتو شمع قطب زمان — چو فانوس در بطن مادر نہان

ملائک ہمہ تہنیت خوان شدند — ز خجنک زفقے شاد و خندان شدند

ز چرخ نہم زیب خود خواستہ — فلک اطلس خویش آراستہ

کواکب در عیش و شادی زدند — خوشا عالم شادی زدند

نشادی فلک شد چنان خیمہ گین — کہ آمد کف پائے او بر زمین

marfat.com

عکس پمفلٹ دستور العمل مطبوعہ

انجمن خاندان نوشاہیہ

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ

دستور العمل

انجمن خاندان نوشاہیہ

زیر سرپرستی

صاحبزادگان حضرت سید محمد ہاشم شاہ ۔ دریادل رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین و فرزندِ اصغر اعلیٰحضرت مجددِ ملت قطب الاقطاب فرزند ابوتراب
(علیہ السلام) جگر گوشہ جناب رسالت مآب (صلی اللہ علیہ وسلم) گنجینہ رموزِ الٰہیہ
صاحب سلسلہ عالیہ نوشاہیہ حضور پُر نور
سیدنا شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش (قدس سرہ)

سید غلام رسول شاہ برق نوشاہی ناظم شعبہ نشر و اشاعت و دبیر اعلیٰ انجمن خاندان نوشاہیہ
(نور آرٹ پریس راولپنڈی سے چھپوا کر صدر دفتر انجمن سے شائع کیا)
عبدالمجید کاتب نیا محلہ راولپنڈی

عکس پمفلٹ دستور العمل مطبوعہ

marfat.com

عکس پمفلٹ دستور العمل مطبوعہ

اغراض و مقاصد

انجمن خاندان نوشاہیہ

(۱) وابستگان سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کی تنظیم کرنا۔

(۲) کتب تصوّف خصوصاً سلسلہ عالیہ نوشاہیہ قادریہ کی نشر و اشاعت

(۳) دار العلوم نوشاہیہ کا اجراء بر دربار شریف حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہ

(۴) ماہنامہ النوشاہی کا اجراء۔

(۵) تعمیر، تحفظ و مرمت روضہ اقدس سیدنا حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ
واقع رنمل شریف تحصیل پھالیہ ضلع گجرات۔

(۶) سالانہ عرس شریف حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ کا نظم و نسق۔

(۷) تبلیغِ اسلام۔

(۸) تقاریب اسلامی پر اجلاس منعقد کرنا۔

قوانین و ضوابط

انجمن خاندان نوشاہیہ

زیر سرپرستی

صاحبزادگان ہاشمیہ

عکس پمفلٹ دستور العمل مطبوعہ

marfat.com

عکس پمفلٹ دستور العمل جسمیں صاحبزادگان سنگھوئی کے دادا صاحب کا نام سیّد ہادی حسین شاہ لکھا ہے

۶

(۱۲) اختیارات مجلس عاملہ (۱) جملہ آمدنی دربار شریف حضرت صاحبزادگان ہاشمیہ جولائی ۱۹۵۲ء سے لیکر ۱۹۸۲ء تک برائے حصول اغراض و مقاصد انجمن ہذا خرچ کرنا۔

(۲) قوانین و ضوابط کی ترمیم و تنسیخ ماسوائے اختیار (۱)

(۳) مجلس عاملہ بوقتِ ضرورت ارکین جلسہ کا اجلاس طلب کر سکتی ہے۔

(۱۳) اختیارات ارکین مجلس عامہ (۱) ارکین مجلس عامہ جب چاہیں انجمن کے حسابات کی جانچ پڑتال کر سکتے ہیں۔

(۱۴) اسماء موجودہ عہدیداران انجمن خاندان نوشاہیہ

(۱) صدر اعلیٰ:۔ عالیجناب پیر سلطان سید ہادی حسین شاہ صاحب نوشاہی سجادہ نشین سنگھوئی شریف۔

(۲) نائب صدر:۔ جناب صاحبزادہ سید علی محمد صاحب نوشاہی۔

(۳) دبیر اعلیٰ:۔ سید پیر غلام رسول شاہ صاحب برقی نوشاہی ہاشمی سجادہ نشین آستانہ عالیہ چک سواری۔

(۴) دبیر:۔ جناب صاحبزادہ سید محمد سعید شاہ صاحب نوشاہی۔

(۵) امین:۔ جناب صاحبزادہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب نوشاہی۔

(۶) دبیر تبلیغ:۔ جناب صاحبزادہ سید علی احمد شاہ صاحب نوشاہی۔

عکس پمفلٹ دستور العمل جسمیں صاحبزادگان سنگھوئی کے دادا صاحب کا نام سیّد ہادی حسین شاہ لکھا ہے

marfat.com

عکس پمفلٹ دستور العمل اولاد نوشہ پیر کے ناموں کیساتھ سیّد لکھا ہے

۷

اسمائے موجودہ اراکین مجلس عاملہ

(۱) عالیجناب حضرت باوا محمد شاہ صاحب

(۲) جناب حاجی الحرمین حکیم پیر سیّد فضل حسین شاہ صاحب نوشاہی از پنڈ عزیز۔

(۳) جناب صاحبزادہ سیّد پیر عالم شاہ صاحب نوشاہی از آستانہ عالیہ چک سواری۔

(۴) جناب صاحبزادہ سیّد رشید احمد صاحب نوشاہی۔

(۵) جناب صاحبزادہ سیّد فقیر محمد صاحب نوشاہی از ٹل۔

(۶) جناب صاحبزادہ سیّد ولی محمد صاحب نوشاہی۔

(۷) جناب صاحبزادہ سیّد فقیر شاہ صاحب نوشاہی از پنڈ عزیز۔

(۸) جناب صاحبزادہ حکیم سیّد عبدالعزیز شاہ صاحب نوشاہی از ٹل

(۹) جناب صاحبزادہ سیّد شیر علی شاہ صاحب نوشاہی۔

(۱۰) جناب صاحبزادہ سیّد جمشید احمد صاحب نوشاہی

(۱۱) جناب صاحبزادہ سیّد ولائیت حسین شاہ صاحب نوشاہی۔

(۱۲) جناب صاحبزادہ سیّد محمد شریف صاحب نوشاہی۔

(۱۳) جناب صاحبزادہ سیّد برکت علی شاہ صاحب نوشاہی۔

عکس پمفلٹ دستور العمل اولاد نوشہ پیر کے ناموں کیساتھ سیّد لکھا ہے

marfat.com

شَجَرَۃٌ طَیِّبَۃٌ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ

شجرہ نسبت نوشاہیہ

(۱) مخدومِ اعظم حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخشؒ بن ابو اسمٰعیل سید علاؤ الدین حسین غازی
بن ابو العلا سید شمس الدینؒ شہید عرف شکین شاہ بن ابو سلیمان سید جلال الدین محمدؒ
بن سید عبد اللہ ذاکر ہو بن سید صاحب الدین شاہ محمد شاہنشاہ
بن سید گل محمد بن سید معز الدین بن سید عبد الصمد عارف بن سید عطاء اللہ
بن سید عبد الاوّل زاہد بن سید محمد شاہ عرف پیر جالب
بن سید کمال الدین احمد ذاکر بن سید ابو المنصور جلال الدین سلطان
بن سید محمد منور بخت مند بن سید سعید الدین سکندر شاہ انور
بن سید برہان الدین ہبیرہ بن سید جلال الدین گوہر علی
بن سید اعز الدین عزت بن سید جمال الدین اسحٰق
بن سید عبد الحق سیحن بن سید زمان علی شاہ محسن
بن قطب الہند سید عبد العلی عون بن سید یعلی قاسم
بن سید حمزہ ثانی بن سید طیار۔ بن سید قاسم بن سید علی
بن سید جعفر بن سید ابو القاسم حمزۃ الاکبر
بن سید ابو العباس حسن بن سید عبید اللہ مدنی
بن ابو الفضل سید عباس علمدار شہید کربلا بن سید الائمہ ابو الحسن امام علی مرتضیٰ

عکس سی حرفی در فراق نوشہ گنج بخشؒ از سید ضمیر حسین نوشاہی مطبوعہ

marfat.com

روضہ اقدس شیخ المشائخ حضرت شاہ معروف قادری رحمۃ اللہ علیہ (خوشاب شریف)

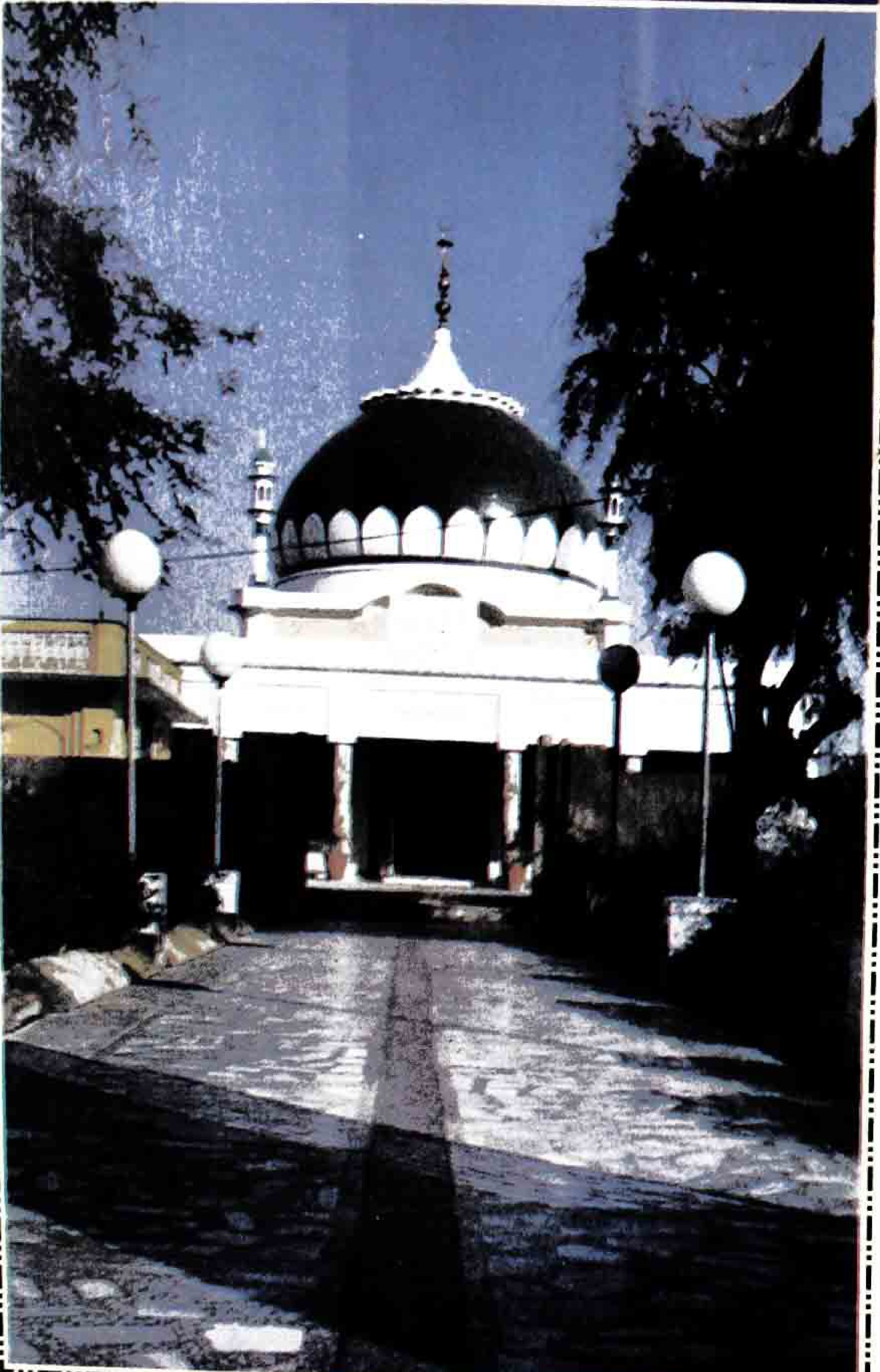

marfat.com

مزار پر انوار قطب الکونین حضرت سخی سلیمان نوری قریشی قادری رحمۃ اللہ علیہ (بھلوال ضلع سرگودھا)

marfat.com

دربار پرانوار حضرت پیر سید الحاج علاؤالدین حسین غازی رحمۃ اللہ علیہ

گھوگانوالی ضلع

(والد ماجد حضرت سید نوشہ پیر رحمۃ اللہ علیہ)

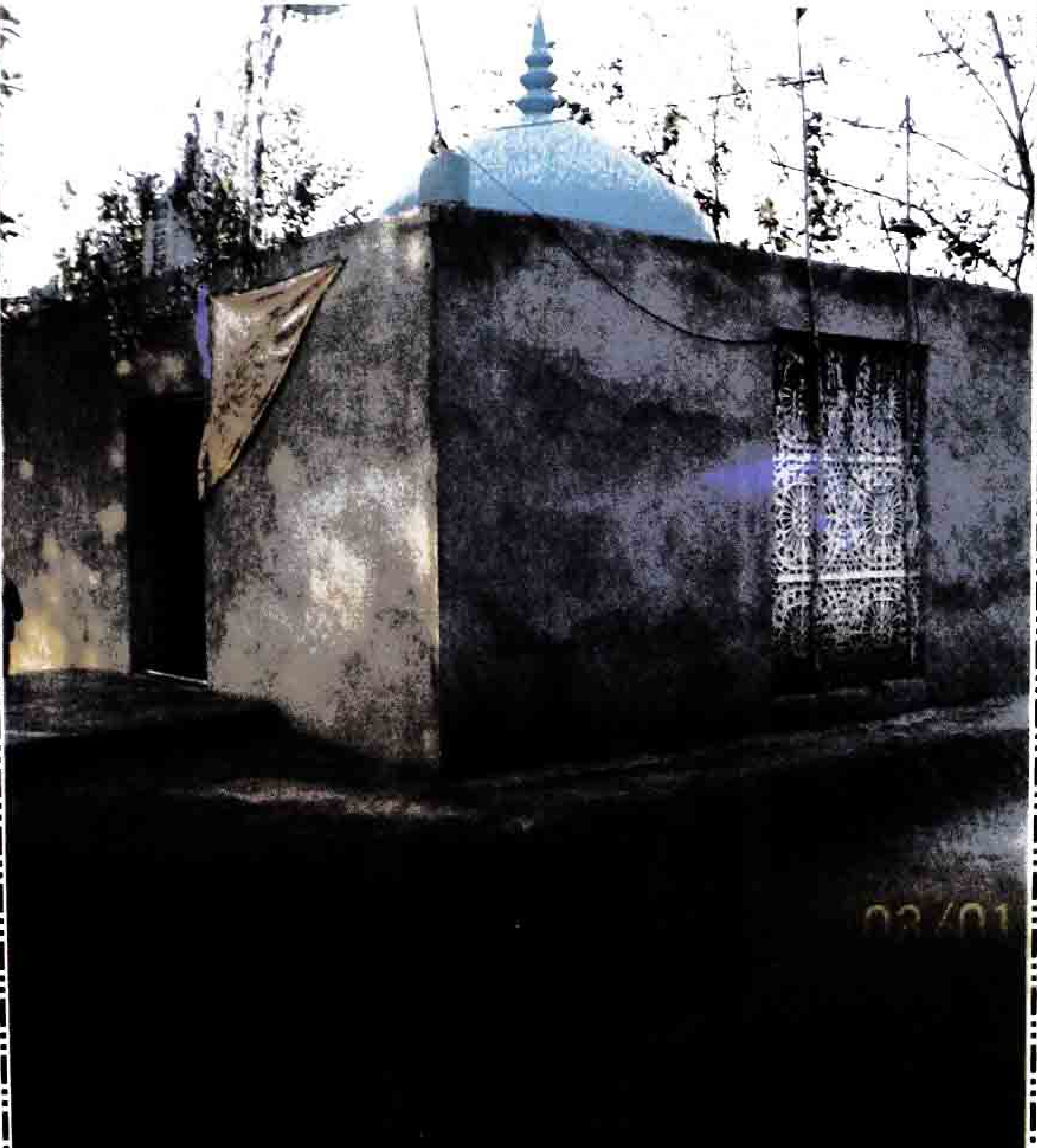

marfat.com

روضہ عالیہ مجدد اعظم حضرت سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

شجرہ شریفہ قادریہ نوشاہیہ بحر العلومیہ

یاالٰہی کرم فرما مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
مشکلیں حل کر علی مشکل کشا کے واسطے

حسن بصری و حبیب عجمی و حضرت داؤد
خواجہ معروف کرخی باصفا کے واسطے

شہ سری سقطی جنید و شیخ شبلی بوالفضل
بوالفرح و بوالحسن شاہ اولیا کے واسطے

چشمۂ رشد و ہدایت خواجہ ابو سعید
غوث اعظم پیر پیراں رہنما کے واسطے

سید عبدالوہاب و سید صوفی باکمال
عارف حق سید احمد منو کے واسطے

سید مسعود جیلانی اور سید شاہ علی
حضرت شیخ میر قبلہ بے ریا کے واسطے

سید شمس الدین اور سید محمد غوث شہ
دو مبارک حضرت معروف شیخ کے واسطے

شہ سلیمان و محمد و سید نوشہ ولی
شاہ ہاشم شیخ سید پیر ضیا کے واسطے

سید ابراہیم سید ملک شیخ سید حسن
اور غلام شہ محمد متقی کے واسطے

سید السادات قطب اولیا بحر علوم
شہ چراغ دیں محمد پارسا کے واسطے

مطلع انوار رحمت پیر سید بوالکمال
یعنی حضرت برق شاہ بادشا کے واسطے

سالک راہ طریقت واقف اسرار حق
سید معروف عارف مہتدی کے واسطے

یاالٰہی رحمت باب ان بزرگوں کے طفیل
ہوں یہ بخشیں غریب بے نوا کے واسطے

التجا مسکین کی ہے اے خدا کر قبول
عارفان سلسلہ نوشاہیہ کے واسطے

سلسلہ نوشاہیہ کی چند اہم کتابیں

جن کا مطالعہ کرنا سلسلہ نوشاہی کے ہر فرد کے لیے انتہائی ضروری ہے

لوامع البرکات فی تحقیق السادات (مطبوعہ) تصنیف پیر سیّد ابوالکمال برق نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ شریف نوشاہی (مطبوعہ) تصنیف پیر سیّد ابوالکمال برق نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

انوار السیادت فی آثار السعادت (مطبوعہ) علویہ کی سیادت کے اثبات میں
مولفہ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

سیادۃ العلویہ (مطبوعہ) تصنیف حضرت علامہ سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

ضربِ نوشاہی بر مدعی چندر بنسیائی (مطبوعہ)
مولفہ ابوالاویس پیر سیّد کوثر حسین شاہ سیّد نوشاہی قادری۔

سلسلہ نوشاہیہ کا تعارف (مطبوعہ) مصنفہ پیر سیّد ابوالکمال برق نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

نوشہ گنج بخش (مطبوعہ) تصنیف پیر سیّد ابوالکمال برق نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

گلدستہ نوشاہی (مطبوعہ) رشحات قلم حضرت علامہ پیر سیّد ابوالکمال برق نوشاہی قادری رحمۃ اللہ علیہ

مُناقباتِ نوشاہیہ (مطبوعہ) اردو فارسی کلام علامہ قاضی غلام مرتضیٰ صابر نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ

بزمِ نوشاہیہ قادریہ آرملے لیڈز ۱۲ ویسٹ یارک شائیر انگلینڈ